جمعہ
30 اگست 2024

FRIDAY
30-AUGUST-2024

روزنامہ
WATTAN
The Urdu Daily
وطن
بڈگام

صفحہ 08 — کوہلی کی ڈیپ فیک ویڈیو وائرل

صفحہ 08 — شاہین دوسرے ٹیسٹ سے باہر

■ جلد: 14 ■ شمارہ نمبر: 191 ■ صفحات: 08 ■ قیمت: 02 روپے ■ Pages: 08 | No: 191 | Vol: 14 ■ RNI No. JKURD/2011/37141 ■ The Urdu Daily WATTAN Budgam

جموں کشمیر میں اسمبلی انتخابات، نیم فوجی دستوں کی 500 مزید کمپنیوں کی تعیناتی کو ہری جھنڈی

اضافی فورسز جموں وکشمیر بھیجنے کا عمل شروع

امرناتھ یاترا کیلئے جموں وکشمیر بھیجی 500 فورسز کمپنیاں بھی فی الحال یوٹی میں تعینات رہے گی

سرینگر/29 اگست/ /

جموں کشمیر میں اسمبلی انتخابات کے آزادنہ اور منصفانہ انعقاد کیلئے نیم فوجی دستوں کی تقریباً 500 مزید کمپنیاں تعینات کی جارہی ہیں جبکہ اتنی ہی تعداد میں کمپنیاں جو امرناتھ کی سالانہ یاترا کیلئے جموں کشمیر بھیجی گئی تھیں کو فی الحال یوٹی میں تعینات رکھا جائے گا۔ سی این آئی کے مطابق جموں وکشمیر میں تین مرحلوں میں ہونے والے اسمبلی انتخابات کے لیے نیم فوجی دستوں کی تقریباً 500 مزید کمپنیاں تعینات کی جا رہی ہیں جبکہ اتنی ہی تعداد میں کمپنیاں جو امرناتھ کی سالانہ یاترا کیلئے بھیجی گئی تھیں کو فی الحال جموں کشمیر میں ہی تعینات رکھا جائے گا۔ ذرائع نے بتایا کہ انتخابی مشق کے ہموار انعقاد کیلئے مرکزی مسلح پولیس فورس (سی اے پی

ایف) کی تقریباً 500 مزید کمپنیاں مرکزی وزارت داخلہ کے ذریعے جموں و کشمیر میں تعیناتی کیلئے بھیجی جارہی ہیں۔ ان فورسز کمپنیوں نے جموں کشمیر تک پہنچنا شروع کردیا ہے اور تعیناتی ایک ہفتے کے اندر مکمل ہوجائے گی۔ مزید 500 کمپنیوں کے علاوہ، اتنی ہی تعداد میں نیم فوجی دستوں کمپنیاں جنہیں مرکزی وزارت داخلہ نے جون میں امرناتھ یاترا سے پہلے جموں وکشمیر بھیجا تھا، کو بھی فی الحال میں برقرار رکھا گیا ہے اور انہیں اسمبلی انتخابات کیلئے تعینات کیا جارہا ہے۔ نیم فوجی دستے علاقے کے تسلط کے گشت، پولنگ سٹیشنوں، انتخابی ریلیوں کے مقامات وغیرہ کی نگرانی کے لیے تعینات کیے جائیں گے۔ کچھ کمپنیاں یہاں پہنچ چکی ہیں جبکہ دیگر اگلے چند دنوں میں پہنچ جائیں گی۔ اگلے ایک ہفتے میں مکمل تعیناتی ختم ہوجائے گی۔ پہلے ہی، وزارت دفاع نے جموں صوبے میں تقریباً 3000 فوجیوں کو ملی ٹنسی کے خلاف آپریشن شروع کرنے اور دراندازی کے راستوں کو بند کرنے کے لیے بھیج دیا۔۔۔۔101

اسمبلی انتخابات؛ دوسرے مرحلے کیلئے نوٹیفکیشن جاری

کاغذات نامزدگی بھرنے کی آخری تاریخ 5 ستمبر، جانچ پڑتال 6 ستمبر کو ہوگی

سرینگر/29 اگست/ /

الیکشن کمیشن آف انڈیا نے جموں وکشمیر میں اسمبلی انتخابات کے دوسرے مرحلے کیلئے امیدواروں کے کاغذات نامزدگی بھرنے کا نوٹیفکیشن جاری کیا۔ کاغذات نامزدگی بھرنے کی آخری تاریخ 5 ستمبر جبکہ جانچ پڑتال 6 ستمبر کو ہوگی۔ اس کے علاوہ امیدوار 9 ستمبر تک اپنے نامزدگی فارم واپس لے سکتے ہیں۔ سی این آئی

کے مطابق جموں کشمیر میں اسمبلی انتخابات کے دوسرے مرحلہ کیلئے الیکشن کمیشن آف انڈیا نے نوٹیفکیشن جاری کر دی ہے۔ کمیشن کی جانب سے جاری کردہ نوٹیفکیشن کے مطابق کاغذات نامزدگی بھرنے کی آخری۔۔۔۔102

جموں وکشمیر میں زلزلہ کے جھٹکے محسوس

سرینگر/۲۸ اگست //

جموں کشمیر میں جمعرات کو زلزلہ کا ہلکا جھٹکا محسوس کیا گیا ہے جس کا محور افغانستان تھا جہاں پر اس کی پیمائش ریکٹر پیمانے پر 5.7 درج کی گئی ہے۔ اس بیچ زلزلہ جموں کشمیر، دلی اور پاکستان کے کچھ شہروں میں بھی محسوس کیے گئے۔ وائس آف انڈیا کے مطابق جموں کشمیر میں جمعرات کو زلزلہ کے جھٹکے محسوس کیے گئے۔ گزشتہ ہفتے دو بار جموں کشمیر میں اسی۔۔۔103

پہلے مرحلہ کیلئے اسمبلی انتخابات؛ امیدواروں میں سے صرف چار خواتین شامل

سرینگر/29 اگست//

جموں کشمیر میں پہلے مرحلہ کیلئے اسمبلی انتخابات میں بھارتیہ جنتا پارٹی، کانگریس، نیشنل کانفرنس اور پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی کے 65 امیدواروں میں سے صرف چار خواتین امیدوار شامل ہے جن میں محبوبہ مفتی کی صاحبزادی التجا مفتی، نیشنل کانفرنس کی سکینہ یتو اور ڈی ڈی سی کشتواڑ کی چیئرپرسن پوجا ٹھاکر کے علاوہ بی جے پی کی واحد خاتون امیدوار شگن پریہار کشتواڑ سے ہیں۔ سی این آئی کے مطابق جموں کشمیر میں اسمبلی انتخابات کے پہلے مرحلہ کیلئے کاغذات نامزدگی دائر کرنے کا عمل مکمل ہوچکا ہے اور پہلے مرحلہ میں صرف 6 فیصدی خواتین امیدوار انتخابات میں حصہ لے رہی ہے اور 94 فیصد امیدوار مرد ہیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ پارلیمنٹ نے گزشتہ سال خواتین ریزرویشن بل کو منظور کرنے کے بعد یہ پہلا اسمبلی انتخاب ہے جس میں خواتین کو پارلیمنٹ اور ریاستی اسمبلیوں میں 33 فیصد ریزرویشن دینے کی بات کی گئی تھی۔ تاہم جب پہلے مرحلے میں خواتین کو نمائندگی دینے کی بات آتی ہے تو پی ڈی پی، نیشنل کانفرنس، کانگریس اور بی جے پی پارٹیاں بیک۔۔۔۔104

ٹنل کے آر پار موسلادار بارشیں جاری

سونہ مرگ اور پیر پنچال کی پہاڑیوں پر ہلکی برفباری، بارشوں سے معمول کی زندگی متاثر

سرینگر/29 اگست/ /

وادی کشمیر میں دگرگوں موسمی صورتحال کے چلتے ٹنل کے آر پار موسلادار بارشوں کا سلسلہ جاری ہے جبکہ سونہ مرگ اور امرناتھ گھپا پر بھی ہلکی برفباری ریکارڈ کی گئی۔ ادھر گزشتہ دنوں جاری پیر پنچال کے آر پار موسلادار بارشوں نے وادی کے اطراف واکناف میں جہاں معمول کی زندگی متاثر رہی وہیں مسلسل بارشوں کے نتیجے میں ندی نالوں میں طغیانی آنے کے نتیجے میں کئی علاقوں میں سیلابی صورتحال پیدا ہوگئی ہے۔ مسلسل بارشوں کے نتیجے میں دریا جہلم میں پانی کی سطح میں اضافہ ہوگیا ہے۔ اسی دوران محکمہ موسمیات نے۔۔۔۔105

شمالی کمان کے فوجی کمانڈر کا راجوری کا دورہ

سندر بنی سیکٹر میں سرحد پر سیکورٹی اور آپریشنل تیاریوں کا جائزہ لیا

سرینگر/29 اگست/ /

سرحدوں پر سیکورٹی اور آپریشنل تیاریوں کا جائزہ لینے کیلئے فوج کے شمالی کمان کے کمانڈر لیفٹننٹ جنرل پرتیک چندر اکمار نے جموں کے راجوری ضلع میں سرحدی علاقوں ان کا دورہ کیا۔ اسی موقعہ پر انہوں نے فوجی اہلکاروں سے بھی بات چیت کی اور انہیں کسی بھی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کیلئے تیار رہے۔ سی این آئی کے مطابق شمالی فوج کے کمانڈر لیفٹننٹ جنرل چندر اکمار نے راجوری کے سندربنی میں فوجیوں کی آپریشنل تیاریوں کا جائزہ لیا۔ شمالی کمان نے ایکس پر لکھا کہ فوجی کمانڈر نے جنرل آفیسر کمانڈنگ وائٹ نائٹ کور کے ساتھ راجوری کے سندربنی میں فوج کی آپریشنل تیاریوں کا جائزہ لیا۔ اس میں کہا گیا کہ لیفٹننٹ جنرل کمار نے فوجیوں کی بہادری اور آپریشنل تیاری کا اعتراف کیا اور چوکسی اور تیاری کے اعلیٰ معیار کو برقرار رکھنے کے لیے فوجیوں کو سراہا۔ انہوں۔۔۔۔106

مژھل اور ٹنگڈار میں دراندازی کی دو کوششیں ناکام

تین بھاری ہتھیاروں سے لیس ملی ٹنٹ ہلاک، جنگلات میں تلاشی آپریشن جاری: فوج

سرینگر/29 اگست//

سرحدی ضلع کپواڑہ کے مژھل اور ٹنگڈار سیکٹروں میں لائن آف کنٹرول کے ساتھ دو الگ الگ دراندازی کی کوششوں کے دوران تین دراندازوں کو ہلاک کردیا گیا ہے۔ ادھر راجوری میں سیکورٹی فورسز اور ملی ٹنٹوں کے مابین فائرنگ کے تبادلے کے بعد تلاشی آپریشن جاری ہے۔ سی این آئی کے مطابق کپواڑہ کے مژھل اور ٹنگڈار سیکٹروں میں لائن آف کنٹرول کے ساتھ فوج نے دراندازی کی دو الگ الگ کوششوں کے دوران تین دراندازوں کو ہلاک کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ مژھل میں کنٹرول لائن کے قریب فائرنگ۔۔۔۔107

مغل روڈ پر المناک سڑک حادثہ رونما

شہری لقمہ اجل، 8 مسافر شدید طور پر زخمی ہو گئے

سرینگر/29 اگست//

وادی کشمیر کے شوپیان ضلع کو راجوری اور پونچھ کے جڑواں اضلاع سے جوڑنے والے مغل روڈ پر المناک سڑک حادثے میں ایک شہری لقمہ اجل بن گیا جبکہ آٹھ دیگر مسافر زخمی ہو گئے۔ سی این آئی کو نمائندے نے اس ضمن میں تفصیلات فراہم کرتے ہوئے بتایا کہ مغل روڈ پر ایک المناک حادثہ پیش آیا جس دوران ایک شہری کی موت واقع ہوئی۔ نمائندے کے مطابق حادثہ اس وقت پیش آیا جب ایک گاڑی ایکو زیر نمبر JK12D-1910 صبح چند بیارہ کے قریب حادثے کا شکار ہوگئی، جس کے نتیجے میں اس میں سوار ایک شہری از جاں ہوگیا جبکہ آٹھ دیگر زخمی ہو گئے۔ زخمیوں کو سب ضلع اسپتال۔۔۔۔108

یو پی حکومت کی ڈیجیٹل پالیسی پر پرینکا کا طنز

سرینگر/29 اگست//

پرینکا گاندھی نے 'تم دن کو کہو رات تو رات، ورنہ حوالات' جملے کا استعمال کرتے ہوئے ڈیجیٹل میڈیا پالیسی اور اساتذہ کی بھرتی جیسے مسائل پر یوگی حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ وائس آف انڈیا کے مطابق کانگریس جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی نے بی جے پی پر حملہ بولتے ہوئے 'تم دن کو کہو رات تو رات۔۔۔۔109

بی جے پی اسمبلی انتخابات میں تاریخ رقم کرنے والی ہے

پی ڈی پی این سی میں ہمت ہے تو 370 کی منسوخی کے بعد جموں وکشمیر کی صورتحال پر بحث کریں

سرینگر/29 اگست/ /

بی جے پی جموں وکشمیر اسمبلی انتخابات میں تاریخ رقم کرنے والی ہے کا دعویٰ کرتے ہوئے بی جے پی کے سینئر لیڈر اور پارٹی کے جنرل سکریٹری ترون چگ نے عبداللہ، مفتی اور گاندھی کو چیلنج کرتے ہوئے کہا کہ ان میں ہمت ہے تو وہ 5 اگست 2019 کے بعد جموں وکشمیر کی صورت حال پر بی جے پی کے ساتھ کھلی بحث کریں۔ سی این آئی کے مطابق جموں میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بی جے پی کے قومی جنرل سکریٹری اور جموں کشمیر انچارج ترون چگ نے کہا کہ عمر عبداللہ اور محبوبہ مفتی کو ہم سے اس پر بحث۔۔۔۔110

بی جے پی کو شکست دینے کیلئے پیر پنچال کے علاقوں میں اتحاد قائم کرنیکی اشد ضرورت: عمر

سرینگر/29 اگست//

بی جے پی کو زیادہ سے زیادہ سیٹوں سے شکست دینے کیلئے پیر پنچال کے علاقوں میں اتحاد قائم کرنے کی اشد ضرورت ہے کی بات کرتے ہوئے نیشنل کانفرنس کے نائب صدر عمر عبداللہ نے کہا کہ لوک سبھا کبھی بھی انتخابات کو فراموش نہیں کیا اور ان انتخابات کے ذریعے ہی یہاں کی اسمبلی کو مضبوط کیا جائے گا۔ سی این آئی کے مطابق نیشنل کانفرنس حلقہ انتخاب گاندربل کا ایک خصوصی اجلاس پارٹی کے ضلعی آفس مجاہد منزل گاندربل میں ایک غیر اجلاس پارٹی نائب صدر عمر عبداللہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس دوران عمر عبداللہ نے پارٹی سے وابستہ افراد کو کمربستہ، پُرعزم اور ثابت قدم رہنے کی ہدایت کرتے۔۔۔۔111

پیچیدہ امراض میں مبتلا افراد کیلئے سفر حج پر پابندی عائد

12 سال سے کم عمر کے بچوں اور حاملہ خواتین کو سفر حج کی اجازت نہیں ہوگی

سرینگر/29 اگست//

سعودی وزارت حج کی جانب سے جاری ہیلتھ ایڈوائزری میں کہا گیا ہے کہ 2025 کیلئے پیچیدہ امراض میں مبتلا افراد سفر حج پر روانہ نہیں ہو سکیں گے۔ سی این آئی مانیٹرنگ ڈیسک کے مطابق سعودی وزارت حج و عمرہ کی جانب سے پاکستان کی وزارت مذہبی امور کو حج 2025 سے متعلق ہیلتھ ایڈوائزری موصول ہوگئی۔ ترجمان مذہبی امور کا بتانا ہے کہ مراسلے کے مطابق پیچیدہ امراض میں مبتلا افراد کو سفر حج پر روانہ نہیں ہو سکیں گے، شدید موسم کے پیش نظر صرف تندرست و توانا۔۔۔۔112

پاسپورٹ سیوا پورٹل ضروری اپ گریڈ کے لئے پانچ دنوں تک عارضی طور پر بند رہے گا

سرینگر/29 اگست/ /

حکومت نے اعلان کیا کہ پاسپورٹ سیوا پورٹل ضروری اپ گریڈیشن کیلئے پانچ دنوں تک عارضی طور پر بند رہے گا۔ اسی دوران 30 اگست کو فارم جمع کرانے والوں کیلئے نئی تاریخوں کا اعلان کیا جائے گا جبکہ آئندہ پانچ دنوں تک کوئی بھی کام نہیں ہوگا۔ سی این آئی کے مطابق پاسپورٹ سیوا پورٹل ضروری اپ گریڈیشن کیلئے پانچ دنوں تک عارضی طور پر بند رہے گا۔ حکام کے مطابق پورٹل 29 اگست کو شام 8 بجے سے 2 ستمبر 2024 کی صبح 6 بجے تک بند رہے گا۔ اس عرصے کے دوران کوئی بھی شہری پاسپورٹ کی کسی بھی سہولیات کا فائدہ نہیں اٹھا سکے گا جبکہ اس کے علاوہ انہوں نے کہا کہ جن افراد کو 30 اگست کا وقت دیا گیا تھا ان کیلئے نئے شیڈول کا اعلان کیا جائے گا۔ وزارت۔۔۔۔113

عوام کو اس وقت شاطر سیاسی طاقتوں کیساتھ مقابلہ

دشمنوں کے ناپاک عزائم اور منصوبے کو وقت رہتے سمجھنے کی ضرورت: فاروق عبداللہ

سرینگر/29 اگست/ /

جموں وکشمیر کے عوام کو اس وقت بدترین، شاطر اور ابن الوقت سیاسی طاقتوں کیساتھ مقابلہ ہے، جو ریاست کے لوگوں کو مذہب، زبان، رنگ ونسل اور علاقائی بنیادوں پر تقسیم کرنے پر تلے ہوئے ہیں، یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے جموں وکشمیر کے عوام کو آئینی اور جمہوری حقوق سے محروم کر دیا ہے اور یہ لوگ آج بھی یہاں کے عوام کو کمزور کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ سی این آئی کے مطابق ان باتوں کا اظہار صدر جموں وکشمیر نیشنل کانفرنس نے آج ضلع رام کے بانہال، گول اور سنگلدان سے آئے ہوئے پارٹی لیڈران اور عہدیداران سے اپنے رہائش گاہ پر خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقعے پر سینئر پارٹی لیڈر اور امیدوار برائے حلقہ۔۔۔۔114

خواتین تھکن کو نظر انداز نہ کریں

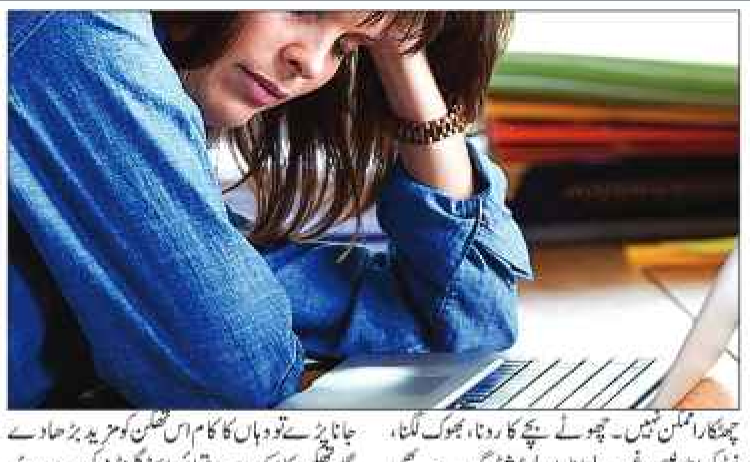

ماہرین طب و نفسیات کا کہنا ہے کہ ہمارے ہاں ہر چار عورتوں میں سے ایک عورت تھکن کا شکار ہے جس کی ایک سے زیادہ وجوہ ہیں جن میں سر فہرست خون کی کمی ہے جو خواتین میں عام طور سے پائی جاتی ہے۔ خواتین میں تھکن کی ایک اور وجہ نیند کی کمی ہے۔ خواتین ہاؤس وائف ہوں یا ورکنگ وومن اپنے گھروں اور ملازمت کی جگہوں پر جس قسم کے سخت اور مشقت طلب کام انجام دیتی ہیں، ان کا تقاضا یہ ہے کہ وہ کم سے کم 8 یا 9 گھنٹے کی گہری نیند ضرور لیں ورنہ نیند کی کمی سے پیدا ہونے والے نقصانات جمع ہوتے رہتے ہیں جو بعد میں بڑی مشکلات پیدا کر دیتے ہیں۔ چناں چہ لازم ہے کہ ایک رات کی بے خوابی کا اثر زائل کرنے کے لیے اگلی راتوں میں اپنی نیند ضرور پوری کر لیں۔ نیند کے دوران اس میں خلل پڑنا بھی لازم ہے جس سے چھٹکارا ممکن نہیں۔ چھوٹے بچے کا رونا، بھوک لگنا، فیڈ کرانا، نیپی وغیرہ بدلوانا، اور لوڈ شیڈنگ سے بھی نیند میں خلل پڑتا ہے جس کے نتیجے میں دوسرے دن آپ تھکن محسوس کریں گی اور ایسے میں اگر دفتر جانا پڑے تو وہاں کا کام اس تھکن کو مزید بڑھا دے گا۔ تھکن کا ایک سبب تھائیرائیڈ گلینڈز کی سست روی ہے۔ اس مرض کی دیگر علامات میں جلد میں خشکی اور تناؤ کا پیدا ہونا، بالوں کا پتلا اور بے لچک ہو جانا، مخصوص ایام میں بے قاعدگی کا پیدا ہو جانا بھی شامل ہے۔ اگر اس کا بروقت اور صحیح علاج نہ کرایا جائے تو رات کو نہ صرف نیند میں خلل واقع ہوتا ہے، بلکہ متاثرہ خاتون بہت جلد تھکن محسوس کرنے لگتی ہیں، خاص طور پر درمیانی عمر کی خواتین میں اس بیماری کو زیادہ بڑھتے دیکھا گیا ہے۔ پھر بے توجہی، بے پروائی اور علاج نہ کرانے یا بے احتیاطی سے یہ بیماری زور پکڑتی ہے اور خاتون بہت تھوڑا سا کام کر کے بھی بہت جلد خود کو زیادہ تھکا تھکا محسوس کرنے لگتی ہیں لہٰذا اس تھکن کو نظر انداز نہ کریں بلکہ فوراً اپنے ڈاکٹر سے رجوع کریں، تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ اس تھکن کا اصل سبب کیا ہے اور اس کا سدباب کس طرح ممکن ہے۔ تھکن کو کام کی زیادتی اور بے آرامی کے زمرے میں ڈال کر مطمئن نہ ہو جائیں، بلکہ وجہ جاننا بے حد ضروری ہے۔

کیا ذیابیطس کے مریضوں کے لیے انڈے نقصان ہوتے ہیں

انڈے غذائی کولیسٹرول سے بھرپور ہوتے ہیں تو کیا یہ ذیابیطس ٹائپ ٹو کے شکار افراد کھا سکتے ہیں۔ درحقیقت عام طور پر غذائی کولیسٹرول سے بھرپور غذائیں جیسے انڈوں کے بارے میں ذیابیطس کے مریضوں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ انہیں کھانے سے گریز کریں۔ تاہم کچھ عرصے قبل طبی جریدے امریکن جرنل آف کلینیکل نیوٹریشن میں شائع ایک تحقیق میں یہ بات سامنے آئی کہ ذیابیطس کے مریض کسی خوف کے بغیر انڈے کھا سکتے ہیں۔ درحقیقت ہفتہ بھر میں 12 انڈے کھانے سے بھی ذیابیطس ٹائپ ٹو یا پری ڈائیبیٹس کے مریضوں میں خون کی شریانوں سے جڑے امراض جیسے امراض قلب یا فالج وغیرہ کا خطرہ نہیں بڑھتا۔ ذیابیطس کے شکار افراد میں صحت کے لیے نقصان دہ کولیسٹرول ایل ڈی ایل کی سطح میں اضافہ کا خطرہ ہوتا ہے جو کہ امراض قلب کا باعث بن سکتا ہے۔ اب نئی تحقیق میں بتایا گیا کہ انڈوں کا استعمال ذیابیطس کے شکار افراد کے خون میں موجود کولیسٹرول کی سطح پر کچھ زیادہ اثرات،

ریشوں سے بھرپور گوبھی صحت کے لیے انتہائی مفید

کراچی: ماہرین گوبھی کو برسلز اسپراؤٹس کی طرح سپر فوڈ قرار دینے پر غور کر رہے ہیں کیونکہ ہر ماہ اس کے نئے فوائد سامنے آ رہے، اس میں کینسر سے لڑنے والے طاقتور اجزا اور فائبر کا خزانہ موجود ہے اس کا تعلق براسیکا فیملی سے ہے اور اسی وجہ سے یہ صحت کا ایک خزانہ ہے۔ ماہرین کے مطابق ایک کپ پھول گوبھی میں صرف 27 کیلوریز ہوتی ہیں۔ اس میں دو گرام پروٹین، 5.3 گرام کاربوہائیڈریٹس، دو گرام چینی اور دو گرام سے کچھ زائد فائبر (ریشے) موجود ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ وٹامن سی، فولیٹ، وٹامن کے، اور وٹامن بی 6 کی بھی اچھی مقدار پائی جاتی ہے تاہم حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اس میں چکنائی صفر ہوتی ہے۔ گوبھی اینٹی آکسیڈنٹس سے بھرپور ہے یہ اینٹی آکسیڈنٹس خلیاتی سطح پر تباہی اور خرابی کو روکتے ہیں۔ اسی وجہ سے یہ سوزش، اندرونی جلن اور کئی اقسام کے کینسر کو روکتی ہے۔ گوبھی معدے کے لیے انتہائی مفید ہے اور یہ بلڈ پریشر قابو رکھنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ دوسری جانب گوبھی میں میگنیشیم کی مقدار پٹھوں، عضلات اور دماغ کے لیے انتہائی مفید ہے۔ گوبھی میں موجود فولیٹ اور وٹامن بی 6 دماغی اور اعصابی نظام کو تندرست حالت میں رکھتے ہیں۔ اس میں موجود 'وٹامن کے' ہڈیوں کی معدنیات کو برقرار رکھتا ہے اور ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں۔ اس میں کیلوریز کی کم مقدار وزن بڑھنے نہیں دیتی۔ گوبھی کو سلاد، دہی اور آلوؤں کے ساتھ کھانا زیادہ مفید ہوگا۔ اگر اسے سفید چاولوں یا مسالے دار چاولوں کے ساتھ ملا کر دیا جائے تو بچے بھی اسے خوشی خوشی کھاتے

ایچ آئی وی کے خلاف موثر ویکسین کی تیاری میں پیشرفت

ایچ آئی وی انفیکشن لاعلاج مرض ہے جو کہ ایڈز کی شکل میں دنیا بھر میں لاکھوں افراد کی اموات کا باعث بن چکا ہے۔ مگر بہت جلد ایچ آئی وی لاعلاج مرض نہیں رہے گا کیونکہ ماہرین طب نے اس پر قابو پانے کے لیے موثر ویکسین کے حوالے سے انقلابی پیشرفت کی ہے۔ ہارورڈ یونیورسٹی کے ماہرین نے ایچ آئی وی انفیکشن کے حوالے سے ویکسین تیار کی تھی اور اب انسانوں میں اس کے ابتدائی تجربات میں محققین کو کامیابی ملی ہے۔ تحریر جاری ہے جن افراد پر تجربے کے طور پر اس ویکسین کا استعمال کرایا گیا، ان کے اندر ایچ آئی وی کے خلاف کسی نہ کسی قسم کا ردعمل سامنے آیا ہے جبکہ 80 فیصد مریضوں میں تو یہ پیشرفت کافی نمایاں رہی۔ محققین نے یہ بھی دریافت کیا کہ یہ ویکسین ایچ آئی وی کے شکار 67 فیصد بندروں پر موثر ثابت ہوئی اور اس سے عندیہ ملتا ہے کہ یہ انسانوں میں بھی موثر ثابت ہوگی۔ تاہم ان کا کہنا تھا کہ ابھی یہ کہنا قبل از وقت ہوگا کہ یہ ویکسین ایچ آئی وی کے حوالے سے موثر ثابت ہوگی، بندروں پر تجربہ حوصلہ افزا ثابت ہوا مگر اس انفیکشن کے شکار افراد میں اس حوالے سے مزید ٹیسٹ کیے جانے کی ضرورت ہے۔ اگلے مرحلے پر محققین کی جانب سے جنوبی افریقہ کی ایچ آئی وی کی شکار ڈھائی ہزار خواتین میں اس ویکسین کی آزمائش کی جائے گی۔ یہ ان 5 میں سے ایک ویکسین ہے جو کہ آزمائشی مراحل میں سے گزری ہیں، تاہم اتنی موثر پہلے کوئی ویکسین ثابت نہیں ہوئی۔

آواز کی لہروں سے کینسر کی شناخت کرنے والا آلہ ایجاد

کیرولینا: سنگاپور کے طبی ماہرین نے موذی مرض کی شناخت کرنے کے لیے ایسا آلہ ایجاد کر لیا جو آوازوں کی لہروں سے کینسر کی شناخت کرے گا۔ تفصیلات کے مطابق ڈیوک یونیورسٹی، ایم آئی ٹی اور سنگاپور کی ننیانگ یونیورسٹی کے ماہرین نے مشترکہ تحقیقات کے بعد ایسا آلہ ایجاد کیا جو آوازوں کے ذریعے کینسر کی شناخت کر سکتا ہے۔ ماہرین کے مطابق یہ آلہ خون کے نمونوں پر مبنی مائع بایوپسی کے طریقے سے خون میں موجود کینسر کے ذرات کی آسانی کے ساتھ شناخت کر سکتا ہے۔ آلے کو انسانی جسم میں موجود باریک نالی سے گزارا جاتا ہے جس کے بعد ایک خاص سمت سے آواز کی لہریں پھینکی جاتی ہیں تاکہ کینسر والے بڑے اور سخت خلیات کو سطح پر آسانی کے ساتھ لایا جا سکے۔ ماہرین کے مطابق اس عمل سے کینسر کا خلیہ تباہ نہیں ہوتا بلکہ اسے آسانی اور بہت تفصیل سے دیکھا جا سکتا ہے کہ یہ مرض کی کون سی قسم ہے۔ ڈیوک یونیورسٹی میں میٹریل سائنس کے پروفیسر ٹونی جون ہوانگ اور ان کے ساتھیوں نے خون کو ایک باریک نالی سے گزارا اور اس پر ایک خاص سمت سے آواز کی لہریں پھینکیں چونکہ آواز یہاں دباؤ کی قوت ڈال رہی تھی اس لیے خون کے تندرست خلیات گزرتے رہے لیکن کینسر والے بڑے اور سخت خلیات خون کی سطح پر ظاہر ہو گئے، بعد ازاں ماہرین نے انہیں ایک اور چینل کے ذریعے خانے میں جمع کیا۔ ماہرین کا کا کہنا ہے۔

خشک میوہ جات کھانے سے سپرم کی طاقت میں اضافہ

ایک تازہ ترین تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ خشک میوہ جات کھانے سے سپرم کی صحت میں بہتری آتی ہے۔ سائنس دانوں کے مطابق جن مردوں نے 14 ہفتوں تک روزانہ اخروٹ، بادام اور ہیزل نٹ کھائے ان کے سپرم کی تعداد بڑھ گئی اور ساتھ ہی ساتھ ان کے سپرم کے تیرنے کی طاقت میں بھی اضافہ ہوا۔ یہ تحقیق ایک وقت سامنے آئی ہے جب تقریباً تمام مغربی دنیا کے مردوں میں سپرم کی تعداد میں کمی ریکارڈ کی گئی ہے، جس کی وجہ آلودگی، سگریٹ نوشی اور غیر صحت مند خوراک بتائی جاتی ہے۔ سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ اچھی اور متوازن خوراک سے اس مسئلے پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ ہر سات میں سے ایک جوڑے کو بچہ پیدا کرنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اور تقریباً نصف جوڑوں میں اس کی وجہ مرد ہوتے ہیں۔ سائنس دانوں نے 119 صحت مند مردوں کا انتخاب کیا جن کی عمریں 18 اور 35 سال کے درمیان تھیں اور انھیں دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ ان میں سے ایک گروپ کو روزانہ 60 گرام خشک میوہ کھانے کو دیا گیا جب کہ دوسرا گروپ جو خوراک پہلے کھایا کرتا تھا، اسی پر قائم رہا۔ سائنس دانوں نے معلوم کیا کہ میوہ جات کھانے والے گروپ کے سپرم کی تعداد میں ماہرین کے مطابق اس تحقیق کی تصدیق اس طرح سے ہوتی ہے کہ خشک میوہ جات میں اومیگا 3 فیٹی ایسڈ، اینٹی آکسیڈنٹ اور بی وٹامن فولیٹ ہوتے ہیں جن کے بارے میں پہلے سے معلوم ہے کہ وہ مردانہ زرخیزی میں اضافہ کرتے ہیں۔ تمام مغربی دنیا کے مردوں میں سپرم کی تعداد میں کمی واقع ہو رہی ہے، جس کی وجہ آلودگی، سگریٹ نوشی اور غیر صحت مند خوراک بتائی جاتی ہے سپین کی یونیورسٹی آف رویرا کے ڈاکٹر البرٹ سالس ہوئتوس اس تحقیق کے سربراہ تھے۔ انھوں نے کہا: سائنسی شواہد اکٹھے ہو رہے ہیں کہ اچھی خوراک سے زرخیزی میں مدد مل سکتی ہے تاہم کچھ دوسرے سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ یہ مرد صحت مند اور بظاہر زرخیز تھے، اس لیے یہ دیکھنا ابھی باقی ہے

کم نمک کھانا بھی جان لیوا ثابت ہو سکتا ہے

نمک کا بہت زیادہ استعمال فالج اور ہارٹ اٹیک کا خطرہ بڑھا دیتا ہے مگر اس کے بہت کم استعمال کے نتیجے میں بھی ایسا ہو سکتا ہے۔ یہ انتباہ کینیڈا میں ہونے والی ایک طبی تحقیق میں سامنے آیا ہے۔ میک ماسٹر یونیورسٹی اور ہیملٹن ہیلتھ سائنسز کی اس تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ نمک کا بہت کم استعمال کرنے کے نتیجے میں دل کے دورے اور فالج جیسے جان لیوا امراض کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ اس تحقیق کے دوران 49 ممالک کے ایک لاکھ 30 ہزار افراد کا جائزہ لیتے ہوئے دیکھا گیا کہ نمک کے استعمال، امراض قلب اور فالج وغیرہ کے درمیان کیا تعلق ہے۔ نتائج سے معلوم ہوا کہ لوگ چاہے ہائی بلڈ پریشر کے ہی شکار کیوں نہ ہو، غذا میں نمک کا بہت کم استعمال دل کے دورے اور فالج کا خطرہ بہت زیادہ بڑھا دیتا ہے۔ محققین کا کہنا ہے کہ نمک کا زیادہ استعمال کم کرنے کی اہمیت پہلے ہی سامنے آ چکی ہے تاہم اسے انتہائی کم کر دینا بھی کوئی فائدہ مند چیز نہیں۔ عالمی ادارہ صحت کی جانب سے روزانہ پانچ سے چھ گرام نمک استعمال کرنا صحت کے لیے فائدہ مند قرار دیا گیا ہے۔ تاہم نئی تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ 3 گرام سے کم نمک کا استعمال جان لیوا۔

نرم و ملائم ہاتھ؛ خواتین کے حُسن کی علامت

ملک وال: چہرے کی دیکھ بھال کے چکر میں ہم اکثر اپنے ہاتھوں کو یکسر بھول جاتے ہیں۔ ہاتھوں کو نرم و ملائم بنانے کے لیے آپ گھریلو نسخہ استعمال کر سکتی ہیں۔ اس کے لیے بہت زیادہ محنت کی ضرورت بھی نہیں پڑے گی۔ اکثر ہم چہرے کی دیکھ بھال میں لگ جاتے ہیں اور جسم کے دوسرے حصوں کو یکسر نظر انداز کر دیتے ہیں جس کا زیادہ اثر ہمارے ہاتھوں اور پیروں پر پڑتا ہے۔ آپ اپنے پیر تو چھپا سکتی ہیں لیکن اپنے ہاتھ بھی نہیں چھپا سکتیں، اس کے علاوہ جب آپ اپنی دوست خواتین یا رشتے داروں سے ہاتھ ملاتی ہیں تو آپ کے ہاتھوں کی سختی کی وجہ سے آپ کی شخصیت پر بہت برا اثر پڑتا ہے، اس لیے آپ اپنے ہاتھوں کی رنگت کو نکھاریں اور ان کو نرم و ملائم بنائیں جس کے لیے آپ گھریلو نسخے استعمال کر سکتی ہیں اور ہاتھوں کو نرم و ملائم بنا سکتی ہیں۔ کھردرے اور جھریوں والے ہاتھ پوری شخصیت پر برا اثر ڈالتے ہیں جس سے شخصیت اور وقار مجروح ہوتا ہے۔ جس طرح چہرے کو حفاظت کی ضرورت ہوتی ہے، اسی طرح ہاتھوں کو بھی حفاظت اور توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہاتھوں کی پشت زیادہ حساس اور نرم ہوتی ہے، اس لیے یہ زیادہ خراب ہو کر بدنما لگنے لگتی ہے۔ ہتھیلی کی پشت کی جلد پر چکنائی والے غدود نہیں ہوتے، اس لیے اسے جسم کے دوسرے حصوں کی نسبت زیادہ چکنائی کی ضرورت ہوتی ہے اور مطلوبہ چکنائی نہ ملنے کی صورت میں ہاتھوں کی جلد خراب ہو جاتی ہے۔

فضائی آلودگی بھی ذیابیطس کی وجہ بن سکتی ہے، تحقیق

میسوری، امریکہ: بظاہر فضائی آلودگی اور ذیابیطس کے مرض کے درمیان دور دور تک کوئی تعلق نظر نہیں آتا لیکن اب ایک تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ آلودگی بھی ذیابیطس کی وجہ بن سکتی ہے۔ اس سے قبل عالمی ادارہ برائے صحت (ڈبلیو ایچ او) نے واضح طور پر اعلان کیا تھا کہ فضائی آلودگی سے ہر سال سانس، پھیپھڑوں کے کینسر، امراض قلب اور دیگر بیماریوں سے لاتعداد اموات ہو رہی ہیں۔ لیکن اب اس کا ذیابیطس سے بھی تعلق دریافت ہوا ہے۔ سینٹ لوئی میں واقع واشنگٹن یونیورسٹی اسکول آف میڈیسن نے دیگر اداروں کے ساتھ مل کر فضائی آلودگی اور ذیابیطس کے درمیان تعلق کا انکشاف کیا ہے۔ یہ تحقیق لینسٹ پلانیٹری ہیلتھ نامی جرنل میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں امریکی فوجیوں کا ساڑھے آٹھ سال تک مطالعہ کیا گیا ہے جو ذیابیطس کے شکار نہ تھے۔ اس مطالعے میں کئی ماڈلوں پر تحقیق کی گئی ہے جن میں فضا میں سوڈیم کی موجودگی اور نچلے اعضا میں فریکچر کو بھی نوٹ کیا گیا ہے۔ اس بنا پر ماہرین نے کہا ہے کہ فضائی آلودگی سے ہر سال 32 لاکھ افراد ذیابیطس میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ تحقیق کے سینئر محقق زائد ال علی نے کہا، 'ہماری تحقیق بتاتی ہے کہ پوری دنیا میں فضائی آلودگی اور ذیابیطس کے درمیان گہرا تعلق تھا۔ یہاں تک کہ ڈبلیو ایچ او اور امریکی محکمہ ماحولیات کے تعین کردہ آلودگی کے کم معیار پر بھی ذیابیطس لاحق ہو سکتی ہے۔ اب تک ماہرین ذیابیطس اور آلودگی کے درمیان تعلق کو سمجھ نہیں سکے ہیں۔ تاہم آلودگی کے اجزا سانس کے ذریعے جسم کے اعضا اور ٹشوز تک میں جذب ہو جاتے ہیں۔ اس طرح سے جسم میں انسولین کی حساسیت متاثر ہوتی ہے جس سے لوگ شوگر کے مرض میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ غریب ممالک اس سے زیادہ لوگ متاثر ہو رہے ہیں جن میں بھارت اور انڈونیشیا جیسے ممالک شامل ہیں جبکہ کینیڈا، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ جیسے ممالک میں یہ شرح بہت کم ہے۔

چاکلیٹ کا عالمی دن چاکلیٹ کھا کر منائیں

کیا آپ جانتے ہیں آج دنیا بھر میں بچوں اور بڑوں کی پسندیدہ چاکلیٹ کا عالمی دن منایا جا رہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اب سے 467 سال قبل آج ہی کے دن یورپ میں پہلی بار چاکلیٹ متعارف کروائی گئی تھی اور یہ دن اسی کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ دنیا بھر میں چاکلیٹ کی مختلف اقسام پائی جاتی ہیں جن میں تلخ، کھٹے اور پھیکے ذائقے جبکہ سفید، سیاہ اور بھورے رنگ کی چاکلیٹس شامل ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ بظاہر دانتوں کے لیے نقصان دہ سمجھی جانے والی چاکلیٹ جسمانی و دماغی صحت پر نہایت مفید اثرات مرتب کرتی ہے۔ آئیں دیکھتے ہیں کہ چاکلیٹ کھانے سے ہم کیا کیا فوائد حاصل کر سکتے ہیں۔ ایک امریکی طبی جریدے میں چھپنے والی ایک تحقیق کے مطابق باقاعدگی سے چاکلیٹ کھانا دماغی کارکردگی میں اضافہ کرتا ہے۔ چاکلیٹ کھانے والوں کی یادداشت ان افراد سے بہتر ہوتی ہے جو چاکلیٹ نہیں کھاتے یا بہت کم کھاتے ہیں۔ دراصل چاکلیٹ دماغ میں خون کی روانی بہتر کرتی ہے جس سے یادداشت اور سیکھنے کی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق ناشتے میں چاکلیٹ کھانے والے افراد دن بھر چاک و چوبند رہتے ہیں اور وہ اپنے کاموں میں زیادہ صلاحیت اور مستعدی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ براؤن چاکلیٹ جسم کو نقصان پہنچانے والے کولیسٹرول میں کمی کر کے مفید کولیسٹرول کو بڑھاتی ہے۔

موٹاپے کا سبب بننے والی ایک اور وجہ

جسم کے فربہ ہونے کی بے شمار وجوہات ہیں جن میں سب سے بڑی وجہ جنک فوڈ کا استعمال اور ورزش نہ کرنا ہے، تاہم ماہرین نے موٹاپے کا سبب بننے والی ایک اور وجہ کی طرف نشاندہی کی ہے۔ ماہرین کے مطابق رات میں اچھی اور پرسکون نیند سونا آپ کے صحت مند رہنے کی ضمانت ہے۔ تاہم اگر آپ رات میں بے سکون نیند سوتے ہیں یا کم سوتے ہیں تو یہ آپ کو موٹاپے میں مبتلا کر سکتی ہے۔ نیند میں خلل پڑنا اور بے سکون نیند سونا آج کل کے دور میں معمول بن چکا ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ تو سونے سے قبل اسمارٹ فونز کا استعمال ہے جس کی نیلی روشنی نیند کے خلیات پر منفی اثر ڈالتی ہے۔ نیند میں یہ خلل جسم پر کئی منفی اثرات مرتب کرتا ہے۔ یہ دن کے اوقات میں بے چینی اور سستی پیدا کرنے کا سبب بن سکتا ہے، جسم کے میٹا بولزم میں کمی کر سکتا ہے جبکہ یہ آپ کی بھوک میں اضافہ کر کے آپ کے جسم کو فربہی کی طرف مائل بھی کر سکتا ہے۔ سویڈن کی اپسالا یونیورسٹی کے طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ بے سکون نیند دراصل موٹاپے کو دعوت دینے کا سبب ہے۔ ان کے مطابق بہتر اور پرسکون نیند ایک اچھی اور خوشگوار طرز زندگی کی ضمانت ہے جو کئی طبی پیچیدگیوں سے بچا سکتی ہے۔ ماہرین کی تحقیق کے مطابق صرف ایک رات بھی کم یا بے سکون نیند اگلے دن جسم کے میٹا بولزم کو نہایت سست کر دیتی ہے جس کے بعد جسم کو اپنے معمول کے افعال جیسے نظام تنفس اور ہاضمہ کے لیے درکار توانائی کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔ تحقیق میں شامل ماہرین کا یہ بھی کہنا ہے کہ کم نیند جسم کے ان خلیات کو متحرک کرتی ہے جو بھوک پیدا کرتے ہیں۔

بچوں کو نظر کی کمزوری سے بچانے کا آسان طریقہ

حال ہی میں ایک تحقیق میں ماہرین نے انکشاف کیا کہ وہ بچے جو باہر کھلی فضا میں کھیلتے اور مختلف سرگرمیوں میں اپنا وقت گزارتے ہیں، ان میں دور کی نظر کی کمزوری کا امکان کم ہوتا ہے۔ برٹش جرنل آف اوپتھیمولوجی میں شائع ہونے والی اس تحقیق کے لیے 5 ہزار سے زائد بچوں کا معائنہ کیا گیا۔ تحقیق کے لیے ماہرین نے بچوں اور ان کے والدین کے طرز زندگی، ان کے معمولات اور دیگر عوامل کا جائزہ لیا۔ ماہرین نے دیکھا کہ وہ بچے جو باہر کھلی فضا میں کم وقت گزارتے تھے نتیجتاً ان میں وٹامن ڈی کی کمی ہوتی تھی، ایسے بچوں میں نظر کی کمزوری یا اس کا امکان زیادہ پایا گیا۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ کھلی فضا میں کھیلنا بچوں کی جسمانی و دماغی صحت کے لیے نہایت مفید ہے۔ یہ ان پر بے شمار مثبت اثرات مرتب کرتا ہے جو آگے چل کر ان کے رویوں اور سماجی زندگی کو بہتر بناتے ہیں اور ان کی ذہانت و احیت کا تعین کرتے ہیں۔ اس سے قبل بھی ایک تحقیق میں بتایا گیا تھا۔

بائیڈن نے مودی کے امن کے پیغام، یوکرین کیلئے جاری انسانی امداد کیلئے تعریف کی

بائیڈن اور مودی نے اقوام متحدہ کے چارٹر کی بنیاد پر بین الاقوامی قانون کے مطابق تنازعہ کے پرامن حل کے لیے اپنی مسلسل حمایت کا اعادہ کیا

واشنگٹن// امریکی صدر جو بائیڈن نے وزیر اعظم نریندر مودی سے فون پر بات کی اور یوکرین کے لیے "امن کے پیغام" اور جاری انسانی حمایت" کے لیے ان کی تعریف کی۔ وزیر اعظم کے 23 اگست کو کیف کے دورے کو کئی حلقوں میں سفارتی توازن کے عمل کے طور پر دیکھا گیا کیونکہ گزشتہ ماہ ان کے روس کے دورے نے بائیڈن انتظامیہ کی طرف سے تنقید اور کچھ مغربی دارالحکومتوں میں غم و غصے کو جنم دیا تھا۔ دورے کے دوران مودی نے یوکرین کے صدر ولادیمیر زیلنسکی سے کہا کہ یوکرین اور روس کو جنگ ختم کرنے کے لیے مل بیٹھنا چاہیے اور یہ کہ ہندوستان امن کی بحالی میں "فعال کردار" ادا کرنے کے لیے تیار ہے۔ ایک غیر مائیکرو بلاگنگ سائٹ پوسٹ میں، بائیڈن نے کہا: "میں نے وزیر اعظم مودی کے ساتھ پولینڈ اور یوکرین کے حالیہ دورے پر بات کرنے کے لیے بات کی، اور یوکرین کے لیے امن کے پیغام اور جاری انسانی امداد کے لیے ان کی تعریف کی۔" امریکی صدر نے کہا کہ "ہم نے بنگلہ دیش میں امن اور خوشحالی کے لیے مل کر کام کرنے کے لیے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔" مودی کے روس، پولینڈ اور یوکرین کے دورے اور بنگلہ دیش میں حالیہ پیش رفت کے بعد دونوں رہنماؤں کے درمیان یہ پہلی ملاقات تھی۔ وائٹ ہاؤس نے کال کے ایک ریڈ آؤٹ میں کہا کہ دونوں رہنماؤں نے مودی کے پولینڈ اور یوکرین کے حالیہ دورے کے ساتھ ساتھ ستمبر میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ صدر نے وزیر اعظم کی پولینڈ اور یوکرین کے تاریخی دوروں کے لیے تعریف کی، جو کئی دہائیوں میں کسی ہندوستانی وزیر اعظم کا پہلا دورہ تھا، اور یوکرین کے لیے امن کے پیغام اور توانائی کے شعبے سمیت جاری انسانی حمایت کے لیے۔" وائٹ ہاؤس نے کہا۔ رہنماؤں نے ہند۔بحرالکاہل میں امن اور خوشحالی میں حصہ ڈالنے کے لیے کواڈ جیسے علاقائی گروپوں کے ذریعے مل کر کام کرنے کے اپنے مسلسل عزم پر بھی زور دیا۔" کال کے وائٹ ہاؤس کے ریڈ آؤٹ میں بنگلہ دیش کا کوئی حوالہ نہیں تھا، جس کا ذکر پی ایم مودی نے ایکس 'X' پوسٹ میں کیا تھا۔ اس سے پہلے، مائیکرو بلاگنگ سائٹ پر ایک پوسٹ میں، پی ایم مودی نے کہا کہ بائیڈن کے ساتھ کال کے دوران، انہوں نے یوکرین کی صورتحال سمیت مختلف علاقائی اور عالمی مسائل پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ انہوں نے امن اور استحکام کی جلد واپسی کے لیے ہندوستان کی مکمل حمایت کا اعادہ کیا۔ مزید برآں مودی نے کہا کہ انہوں نے اور بائیڈن نے بنگلہ دیش میں جاری صورتحال پر بھی تبادلہ خیال کیا اور معمولات کی جلد بحالی اور اقلیتوں، بالخصوص ہندوؤں کے تحفظ کو یقینی بنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ بنگلہ دیش میں رونما ہونے والی سیاسی پیش رفت کے بعد، ہندوستان اس ملک میں اقلیتوں، خاص طور پر ہندوؤں کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے مسلسل دباؤ ڈال رہا ہے۔ واضح رہے وزیر اعظم نریندر مودی نے پیر کو امریکی صدر جو بائیڈن سے فون پر بات کی۔ فون پر بات چیت کے دوران دونوں رہنماؤں نے یوکرین کی صورتحال اور بنگلہ دیش میں ہندوؤں کی سلامتی پر بھی بات کی۔ خود پی ایم مودی نے یہ جانکاری دی ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر پوسٹ کرتے ہوئے پی ایم مودی نے کہا کہ ہم نے یوکرین کی صورتحال سمیت علاقائی اور عالمی مسائل پر بات چیت کی ہے۔ میں نے امن اور استحکام کی جلد واپسی کے لیے ہندوستان کی مکمل حمایت کا اعادہ کیا۔ ہم نے بنگلہ دیش کی صورتحال پر بھی تبادلہ خیال کیا اور بنگلہ دیش میں معمولات کی جلد بحالی اور اقلیتوں بالخصوص ہندوؤں کے تحفظ کو یقینی بنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ ایک حکومتی بیان کے مطابق مودی نے جو بائیڈن کی ہندوستان امریکہ اسٹریٹجک پارٹنرشپ کی بھی تعریف کی ہے۔ رہنماؤں نے دو طرفہ تعلقات میں پیش رفت کا جائزہ لیا اور اس بات پر بھی زور دیا کہ ہندوستان اور امریکہ کا مقصد دونوں ممالک کے لوگوں کے ساتھ ساتھ پوری انسانیت کو فائدہ پہنچانا ہے۔ پی ایم مودی نے بائیڈن کو یوکرین کے دورے کے بارے میں بھی بتایا مودی نے یوکرین میں جاری تنازعہ پر بائیڈن کے ساتھ بات چیت کے دوران اپنے دورہ کیف کے بارے میں بھی بتایا۔ یہاں انہوں نے یوکرین کے صدر زیلنسکی سے بات کی۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ وزیر اعظم نے بات چیت اور سفارت کاری کے حق میں ہندوستان کے موقف کی وضاحت کی۔ یہی نہیں بلکہ کہا گیا کہ ہندوستان امن کی واپسی کے لیے اور ملک میں استحکام لانے کے لیے ہر طرح کا تعاون کرتا ہے۔ بنگلہ دیش کی صورتحال پر تشویش کا اظہار کیا مودی اور بائیڈن دونوں نے بنگلہ دیش کی صورتحال پر اپنی تشویش کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے بنگلہ دیش میں امن و امان کی بحالی اور اقلیتوں بالخصوص ہندوؤں کے تحفظ کو یقینی بنانے پر زور دیا۔ بنگلہ دیش کی سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کے استعفیٰ اور ہندوستان آنے کے بعد سے وہاں ہندوؤں کے مندروں کے ساتھ ساتھ ہندوؤں کے گھروں پر حملوں کی خبریں بھی آتی رہی ہیں۔ بنگلہ دیش کی نئی عبوری حکومت پہلے ہی کہہ چکی ہے کہ وہ امن و امان کی بحالی اور تمام اقلیتوں کے تحفظ کے لیے پرعزم ہے۔

بحر ہند کا علاقہ بنا اکھاڑہ

ہندوستان۔چین دونوں نے کولمبو بندرگاہ پر ایک ساتھ کھڑے کیے اپنے جنگی جہاز

ویب ڈیسک// بحر ہند کا علاقہ ایک بار پھر ہندوستان اور چین کا سیاسی اکھاڑہ بنتا ہوا نظر آرہا ہے۔ اس کا سب سے تازہ نظارہ اس وقت دیکھنے کو ملا جب پیر کو ہندوستانی جنگی جہاز سری لنکا کے کولمبو بندرگاہ پر پہنچا۔ اسی وقت چین کے تین جنگی جہاز بھی وہاں پہنچ گئے۔ واضح ہو کہ ہندوستانی بحریہ کا جہاز آئی این ایس سری لنکا کے تین روزہ دورے پر ہے۔ اس سلسلے میں سری لنکا کی بحریہ نے ایک پریس ریلیز میں کہا کہ ہندوستانی بحریہ کا جہاز سری لنکا کے دورے پر ہے۔ ہندوستانی ہائی کمشنر نے بھی اپنی ایک پریس ریلیز میں اتوار کو کہا تھا کہ آئی این ایس ممبئی 163 میٹر لمبا جہاز ہے جس پر 410 اراکین کا دستہ سوار ہے۔ ہائی کمیشن کے مطابق اس جہاز کا سری لنکا کی کسی بندرگاہ پر جانا پہلی بار ہوا ہے۔ ہندوستانی جنگی جہاز کی آمد پر سری لنکائی بحریہ نے کہا کہ کمانڈر کیپٹن سندیپ کمار نے مغربی بحریہ علاقہ کے کمانڈر، ریئر ایڈمیرل چینتا کا کمار سنگھے سے مغربی بحریہ کمان دفتر میں ملاقات کی۔ جنگی جہاز کے کولمبو میں ٹھہراؤ کے دوران ہندوستانی اراکین سری لنکا کے کچھ سیاحتی مقامات کا بھی دورہ کریں گے۔ غور طلب رہے کہ ہندوستان پہلے بھی سری لنکا میں چینی جنگی جہاز، جاسوسی کشتیوں اور آبدوز کے ٹھہرنے پر کولمبو کے سامنے اپنی شکایت درج کرا چکا ہے۔ اس درمیان سری لنکا نے چینی جنگی جہاز کے وہاں ٹھہرنے پر وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ "چینی پیپلز لبریشن آرمی کی بحریہ کے تین جنگی جہاز ہے فیئی، بوجھیشان اور کلیانشان بھی پیر کی صبح رسمی سفر پر کولمبو بندرگاہ پہنچے"۔ واضح ہو کہ ہے فیئی 144.50 میٹر لمبا جنگی جہاز ہے جس پر 267 اراکین سوار ہو سکتے ہیں جبکہ بوجھیشان 210 میٹر لمبا جنگی جہاز ہے جس پر 872 اراکین ہیں جبکہ کلیانشان بھی 210 میٹر لمبا جنگی جہاز ہے جس پر 334 لوگ سوار ہو سکتے ہیں۔ ٹائمز آف انڈیا سے بات چیت میں ہندوستانی دفاعی نظام کے افسر نے کہا ہے کہ چین کے جنگی جہاز جو اس کے اینٹی پائریسی اسکارٹ فورسیز میں بھی شامل ہیں اب پہلے سے زیادہ وقت تک IOR میں ٹھہر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بحر ہند کے اس جگہ پر چینی بحریہ کی موجودگی سے اس علاقے میں بیجنگ کی مسلسل اضافی لاجسٹیکل سہولیات کی کھوج ہندوستان کے لیے ایک چیلنج بن گئی ہے۔ ویسے سیاسی طور پر دیکھا جائے تو سری لنکا میں صدارتی انتخاب ہونے والے ہیں۔ کہا جا رہا ہے کہ چین کے حمایتی مانے جانے والے نیشنل پیپلز پاور کے انورا کمارا دسانائیکے کے مقابلے ہندوستان کے حامی صدر رنیل وکرما سنگھے زیادہ بہتر ثابت ہو سکتے ہیں۔

بھارت اور سنگاپور نے دوسری وزارتی گول میز کانفرنس منعقد کی

سنگاپور// مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارامن، وزیر خارجہ ایس جے شنکر، تجارت اور صنعت کے مرکزی وزیر پیوش گوئل اور مرکزی وزیر اطلاعات و نشریات اشونی ویشنو نے دوسرے ہندوستان۔سنگاپور وزارتی ڈائیلاگ (ISMR) میں شرکت کی۔ دونوں ممالک نے ڈیجیٹل، مہارت کی ترقی، پائیداری، صحت کی دیکھ بھال، رابطے اور جدید مینوفیکچرنگ میں تعاون کا جائزہ لیا۔ جے شنکر نے سنگاپور کے نائب وزیر اعظم گان کم یونگ، وزیر خارجہ ویوین بالا، وزیر داخلہ اور قانون کے شانموگم ایس سی اور ڈیجیٹل ترقی اور اطلاعات کے وزیر جوزفین ٹیو، وزیر برائے افرادی قوت ٹین سی لینگ اور وزیر تجارت چی ہانگ ٹاٹ کا ان کے عزم کے لیے شکریہ ادا کیا۔ ایکس کو لے کر، جے شنکر نے کہا، آج ایک نتیجہ خیز دوسری ہندوستان۔سنگاپور وزارتی گول میز میں ہم نے ڈیجیٹل، مہارت کی ترقی، پائیداری، صحت کی دیکھ بھال، رابطے اور جدید مینوفیکچرنگ میں تعاون کا جائزہ لیا۔ قبل ازیں ایک پریس ریلیز میں، وزارت خارجہ نے کہا، آئی ایس ایم آر ایک منفرد طریقہ کار ہے جو ہندوستان اور سنگاپور کے باہمی تعلقات کے لیے ایک نیا ایجنڈا طے کرنے کے لیے قائم کیا گیا ہے۔ اس کی افتتاحی میٹنگ ستمبر 2022 میں نئی دہلی میں ہوئی تھی۔" اس نے مزید کہا، "یہ ملاقات دونوں فریقوں کو اپنی اسٹریٹجک شراکت داری کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لینے اور اسے مزید بلند اور وسیع کرنے کے لیے نئی راہوں کی نشاندہی کرنے کے قابل بنائے گی۔"

یشونت سنہا اٹل بہاری واجپئی کے نام پر بنائیں گے نئی پارٹی

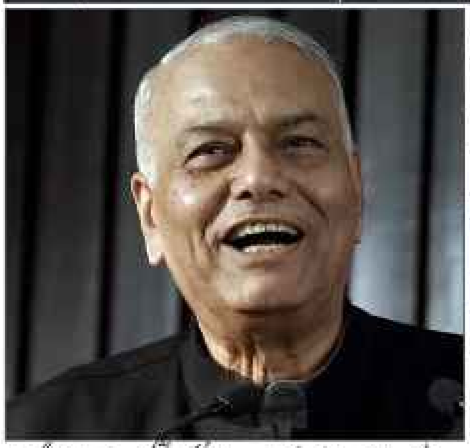

نئی دہلی// جھارکھنڈ میں اسمبلی انتخاب سے قبل سیاسی ہلچل کافی تیز ہوگئی ہے۔ جہاں ایک طرف سابق وزیر اعلیٰ چمپئی سورین کا معاملہ سرخیوں میں ہے وہیں دوسری طرف اب بی جے پی کے سابق سینئر رہنما یشونت سنہا ایک مرتبہ پھر مرکزی سیاست میں واپسی کی قواعد میں لگ گئے ہیں۔ اس درمیان انہوں نے سابق وزیر اعظم اٹل بہاری واجپئی کے نام پر نئی پارٹی بنانے کا بھی اعلان کر دیا ہے۔ اس سلسلے میں یشونت سنہا کی قیادت میں پارٹی کی تشکیل کا فیصلہ ہزاری باغ میں 'اٹل وچار منچ' کی میٹنگ میں کیا گیا۔ میٹنگ میں جھارکھنڈ کی سیاسی صورتحال پر بات چیت کے بعد سیاسی پارٹی کی تشکیل کی تجویز پاس کی گئی۔ اس موقع پر یشونت سنہا نے کہا کہ آج کی سیاست چاپلوسی کی ہوگئی ہے۔ بھارت رتن اٹل بہاری واجپئی کے افکار پر چل کر ہی سماج اور معاشرہ کے لیے صاف ستھری سیاست کر کے ہر طبقہ کی بھلائی کی جاسکتی ہے۔ اس وقت ان کے خیالات اور اصول پر عمل کرنے کی شدید ضرورت ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس تنظیم میں سماج کے ہر طبقہ کے لوگوں کو جوڑا جائے۔ میٹنگ میں اٹل وچار منچ کے رہنماؤں اور کارکنوں نے اٹل جی کے خیالات پر عمل کر کے ان کے خواب کو شرمندہ تعبیر کرنے کی ہر ممکن کوشش کا عزم بھی کیا۔ حالانکہ یشونت سنہا کی قیادت میں اٹل بہاری واجپئی کے نام پر پارٹی کب تشکیل دی جائے گی اس کی جانکاری ابھی سامنے نہیں آئی ہے۔ غور طلب رہے کہ یشونت سنہا جنتا دل اور بی جے پی کے بعد ممتا بنرجی کی قیادت والی ترنمول کانگریس کا بھی حصہ رہ چکے ہیں۔ گزشتہ صدارتی انتخاب میں اپوزیشن پارٹیوں نے یشونت سنہا کو ہی اپنا امیدوار بنایا تھا۔ ویسے ہزاری باغ سیٹ سے یشونت سنہا رکن پارلیمنٹ کی طویل پالی کھیل چکے ہیں جبکہ ان کے بیٹے جینت سنہا بھی اس سیٹ سے رکن پارلیمنٹ رہے ہیں۔

"بھادوری کھانا تقریب" فرقہ وارانہ ہم آہنگی کی علامت

جلپائی گوڑی// مغربی بنگال کے جلپائی گوڑی میں راجونشی برادری کی بھادوری کھانا تقریب منعقد کی گئی جو فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور اتحاد کی علامت بن گئی۔ اس تقریب میں تمام ذاتوں اور مذاہب کے لوگوں کو مدعو کیا گیا۔ بھادوری کھانا تقریب ایک روایتی تقریب ہے، جو قدیم زمانے سے راجونشی برادری میں چلی آرہی ہے۔ اس تقریب میں بھانجی بہن اپنے ماموں کے گھر کھانا کھانے آتے ہیں۔ لیکن اس بار تقریب کا انعقاد قدرے مختلف انداز میں کیا گیا، جس میں تمام ذاتوں اور مذاہب کے لوگوں کو شامل کیا گیا۔ اس تقریب میں آسام اور بنگال کے اساتذہ، پروفیسرز اور فنکار بھی موجود تھے، جو اتحاد اور ہم آہنگی کی علامت ہے۔

آر جی کار اسپتال ریپ کے رد عمل میں کئی درگا پوجا کمیٹیوں کا پوجا کیلئے ملنے والی گرانٹ رد کرنے کا اعلان

کلکتہ// آر جی کار میڈیکل کالج و اسپتال میں عصمت دری کے واقعے کے بعد پولس انتظامیہ اور اسپتال کے رویے سے حکومت کے تئیں عوامی سطح پر شدید ناراضگی ہے اس کے رد عمل میں مغربی بنگال میں کئی درگا پوجا کمیٹیوں نے پوجا کیلئے ملنے والی گرانٹ 85,000 روپے کو رد کرنے کا اعلان کیا ہے۔ ہگلی میں چندر نگر کی بوشن تنگھا کی صدر ریتا داس نے کہا کہ ہم نے اس سال اس گرانٹ کے بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ اپنے ممبران کے جذبات کا احترام کیا جاسکے جو پوسٹ گریجویٹ ٹرینی ڈاکٹر پر اس کے کام کی جگہ پر ہونے والے وحشیانہ حملے کے بعد سخت ناراض ہیں۔ یہ گرانٹ گزشتہ کئی سالوں سے درگا پوجا کمیٹیوں کو مل رہے ہیں۔ اتر پارہ شکتی سنگھا کے پرن جیت بھٹاچاریہ نے بھی حکومت کے گرانٹ کا بائیکاٹ کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس وقت تک رقم قبول نہیں کریں گے جب تک اس گھناؤنے جرم میں ملوث افراد کو پکڑ کر انصاف کے کٹہرے میں نہیں لایا جاتا۔ دیگر کمیٹیوں بشمول مرشد آباد میں لال گوکرشا پور سنیا میلا اور نادیہ کے بیتھواڈاہری ٹاؤن کلب نے بھی گرانٹ کو مسترد کرنے کے اپنے فیصلے سے مقامی انتظامیہ کو مطلع کیا ہے۔ جادو پور میں ہیلیفیلڈ پارک درگا کمیٹی نے تحسیمتا شرہ خاندان کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتے ہوئے گرانٹ کو مسترد کر دیا ہے۔ کمیٹی کے ایک اہلکار نے کہا کہ ہم نے متفقہ طور پر احتجاج اور انصاف کے مطالبات کی موجودہ صورتحال کو دیکھتے ہوئے گرانٹ کو واپس کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ فورم فار درگا اتسو جو کمیونٹی درگا پوجا کمیٹیوں کی نمائندگی کرتا ہے، نے اس تہوار کو المناک واقعہ سے الگ رکھنے پر زور دیا۔ ایک سینئر عہدیدار پارتھا گھوش نے کہا کہ ہم اس سانحہ سے غم زدہ اور صدمے میں ہیں اور اس میں ملوث تمام افراد کے لیے مثالی سزا کا مطالبہ کرتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ جلد از جلد انصاف فراہم کیا جائے لیکن معلوم نہیں اس واقعے کو درگا پوجا کی گرانٹ کیوں جوڑا جا رہا ہے۔ بنگال کی درگا پوجا جسے یونیسکو کا اعزاز ملا ہے۔

دہلی شراب پالیسی معاملہ: کویتا کی درخواست ضمانت منظور

نئی دہلی// سپریم کورٹ نے منگل کے روز دہلی شراب پالیسی معاملہ میں بی آر ایس کی رہنما کویتا کی درخواست ضمانت منظور کرلی۔ عدالت نے اپنے فیصلے میں سی بی آئی اور ای ڈی کی تفتیشی کارروائیوں پر سخت اعتراض کیا اور ان کے طریقہ کار پر سوال اٹھائے۔ خیال رہے کہ تلنگانہ کے سابق وزیر اعلیٰ کے چندر شیکھر راؤ کی بیٹی کے کویتا 15 مارچ سے پولیس حراست میں تھیں۔ سپریم کورٹ نے وضاحت کی کہ سی بی آئی اور ای ڈی کی تفتیش میں شفافیت کی کمی ہے اور ان کی کچھ دلیلیں درست نہیں ہیں۔ عدالت نے کہا کہ کسی بھی ملزم کو ٹھوس ثبوت کے بغیر طویل عرصے تک حراست میں نہیں رکھا جاسکتا اور تفتیشی ایجنسیوں کی کارروائیوں پر برہمی کا اظہار کیا۔ دریں اثنا، سپریم کورٹ نے دہلی ہائی کورٹ کے اس حکم کو مسترد کر دیا جس میں ہائی کورٹ نے کویتا کی ضمانت کی درخواست مسترد کر دی گئی تھی۔ سپریم کورٹ نے کویتا کو دونوں معاملوں میں 10 لاکھ روپے کے ضمانتی مچلکے پیش کرنے، گواہوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے اور گواہوں کو متاثر نہ کرنے کی شرط پر ضمانت دینے کی ہدایت دی گئی ہے۔ کویتا کے وکیل نے عدالت کے فیصلے کا خیر مقدم کیا اور اسے انصاف کی فتح قرار دیا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ مستقبل میں اس کیس میں صحیح اور منصفانہ تحقیقات ہوں گی۔ دہلی شراب پالیسی معاملہ کی تفتیش کے دوران دیگر ملزمان بھی تحقیقات کے دائرے میں ہیں۔ دہلی کے وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال بھی اس معاملہ میں ملزم ہیں اور تاحال جیل میں قید ہیں۔ سپریم کورٹ کی جانب سے دہلی شراب پالیسی معاملے میں بی آر ایس رکن کونسل کویتا کی منظوری کرنے کے بعد احاطہ سپریم کورٹ میں کویتا کے بھائی و بی آر ایس پارٹی کے کارگزار صدر تارک راماراؤ سے پارٹی کے ارکان اسمبلی نے گلے لگا کر خوشی کا اظہار کیا۔ بتایا گیا ہے کہ بی آر ایس کے 20 ارکان اسمبلی اور اہم قائدین گزشتہ روز ہی دہلی پہنچ گئے تھے جہاں یہ تمام سپریم کورٹ میں آج کی سماعت کے موقع پر موجود تھے جیسے ہی عدالت اعلیٰ کی جانب سے ضمانت منظور کرنے کا اعلان کیا۔ اس کے فوری بعد کورٹ ہال سے نکل کر بی آر ایس قائدین سپریم کورٹ کی مین گیٹ کے باہر آئے۔ جہاں بی آر ایس کے ارکان اسمبلی نے تارک راماراؤ سے گلے لگا لیا۔ اور مسرت کا اظہار کیا۔

حکومت نے لوگوں سے فرضی ای میلز اور ای نوٹس سے ہوشیار رہنے کی اپیل کی

نئی دہلی// جعلی ای میل اور فرضی ای نوٹس سے متعلق دھوکہ دہی کے بڑھتے ہوئے واقعات کے پیش نظر حکومت نے ایک بار پھر لوگوں کو خبردار کیا ہے کہ وہ اس طرح کے جعلی میل اور ای نوٹس سے ہوشیار رہیں اور ان کا جواب دینے کے بجائے فوری طور پر سائبر کرائم کوآرڈینیشن سینٹر کی ویب سائٹ پر اس کی شکایت کریں۔ سائبر کرائم میں ملوث شاطر سازش کرنے والے نہ صرف عام لوگوں کو نشانہ بناتے ہیں بلکہ وہ اس طرح کی جعلی میل بھیج کر وزارت داخلہ کی مختلف تفتیشی ایجنسیوں سے وابستہ لوگوں کو بھی دھوکہ دے رہے ہیں۔ اس کے پیش نظر حکومت وقتاً فوقتاً لوگوں کو ایڈوائزری اور وارننگ جاری کرتی رہتی ہے۔ جس میں لوگوں سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ اس طرح کے جعلی میل اور ای نوٹس سے ہوشیار رہیں۔ سرکاری سیکورٹی مشینری نے ایک بار پھر کہا ہے کہ سائبر فراڈ کرنے والے جعلساز لوگوں کو مختلف تحقیقاتی ایجنسیوں کی مہر کے ساتھ ان کے لیٹر پیڈ پر جعلی ای میل اور ای نوٹس بھیج کر ان پر چائلڈ پورنوگرافی، بچوں کے جنسی استحصال اور پورنوگرافی جیسے کاموں میں شامل ہونے کا الزام لگا رہے ہیں۔ ان جعلی ای نوٹس اور ای میلز کے ذریعے ان لوگوں کو سزا دینے کی دھمکیاں دے کر ان سے رقم بٹوری جا رہی ہے۔ نوٹس میں کہا جاتا ہے کہ آپ آئندہ 24 گھنٹے میں ان کی ہدایت کے مطابق تعاون کریں بصورت دیگر ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی اور انہیں گرفتار کرلیا جائے گا۔ تفتیشی ایجنسیوں کا کہنا ہے کہ لوگوں کو اس طرح کے میلز اور نوٹسز کا جواب نہیں دینا چاہیے اور فوری طور پر تحقیقاتی ایجنسیوں کو آگاہ کرنا چاہیے۔ ان کا کہنا ہے کہ تفتیشی ایجنسی کبھی بھی ایسی ای میل یا ای نوٹس نہیں بھیجتی ہے۔ اس طرح کی میل یا نوٹس موصول ہونے پر لوگوں کو تفتیشی ایجنسی کو فون کرنا چاہیے اور پوچھنا چاہیے کہ کیا یہ درست ہے کہ انہیں ایسی میل موصول ہوئی ہے۔ اس طرح کے میل موصول ہونے پر لوگ سائبر کرائم ہیلپ لائن نمبر 1930، انڈین سائبر کرائم کوآرڈینیشن سینٹر کی ویب سائٹ، یا قریبی پولیس اسٹیشن یا پولیس کنٹرول روم پر شکایت کر سکتے ہیں۔ گزشتہ جولائی میں بھی حکومت نے اس سلسلے میں ایک تفصیلی ایڈوائزری جاری کی تھی اور لوگوں سے اپیل کی تھی کہ وہ اس طرح کے جعلی میل اور ای نوٹسز سے ہوشیار رہیں۔

بنگال حکومت خواتین کو محفوظ ماحول فراہم کرنے کیلئے فاسٹ ٹریک عدالتیں قائم کرے/ اناپورنا دیوی

نئی دہلی// مرکزی خواتین اور اطفال کی ترقی کی وزیر اناپورنا دیوی نے مغربی بنگال میں بچوں کے تحفظ سے متعلق جنسی جرائم کے قانون (پوکسو) کے تحت مختص تیز رفتار خصوصی عدالت کے قیام پر زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ ریاستی حکومت کو چاہیے کہ وہ جنسی جرائم سے بچاؤ کے قانون کے تحت جلد از جلد خصوصی عدالت قائم کرے اور خواتین اور بچوں کو انصاف فراہم کرنے پر خصوصی توجہ دی جائے۔ مرکزی وزیر نے اتوار کو مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کو لکھے ایک خط میں کہا کہ سال 2019 میں ریاست کو 123 فاسٹ ٹریک خصوصی عدالتیں الاٹ کی گئیں، لیکن جون 2023 تک ایک بھی عدالت شروع نہیں ہو سکی۔ ریاست میں عصمت دری اور پوکسو سے متعلق 48 ہزار 600 سے زیادہ معاملے زیر التوا ہیں۔ بعد میں ریاستی حکومت کی درخواست پر 17 فاسٹ ٹریک خصوصی عدالتیں الاٹ کی گئیں، جن میں سے صرف چھ پوکسو عدالتیں شروع کی گئی ہیں۔ ریاستی حکومت نے ابھی تک باقی 11 فاسٹ ٹریک خصوصی عدالتوں کے قیام کے لیے کوئی قدم نہیں اٹھایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت کو اس سمت میں فوری اقدامات کرنے چاہئیں تاکہ بچوں اور خواتین کو محفوظ ماحول فراہم کیا جا سکے۔ اس خط کی ایک کاپی پیر کو یہاں جاری کی گئی۔ اس سے پہلے محترمہ بنرجی نے خواتین کی حفاظت کے حوالے سے وزیر اعظم نریندر مودی کو خط لکھ کر خواتین کے خلاف جرائم کو روکنے کے لیے سخت مرکزی قانون بنانے کا مطالبہ کیا تھا۔ خط میں محترمہ اناپورنا دیوی نے کہا کہ 30 جون 2024 تک 30 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں 752 فاسٹ ٹریک خصوصی عدالتیں کام کر رہی ہیں، جن میں سے 409 عدالتیں پوکسو کے لیے مختص ہیں، جن میں سے دو لاکھ 53 ہزار سے زائد کیس نمٹائے جا چکے ہیں۔ مرکزی وزیر نے کہا کہ پریشان حال خواتین اور بچوں کے لیے ہیلپ لائن نمبر 181، 112، 1098 اور 1930 پچھلے کچھ سالوں میں شروع کیے گئے ہیں، لیکن مغربی بنگال کے باشندوں کو ان کے فوائد نہیں مل رہے ہیں کیونکہ ریاستی حکومت نے متعلقہ اسکیموں کو نافذ نہیں کیا ہے۔

انڈین کوسٹ گارڈ نے ڈوبنے والے کارگو جہاز کے 11 ارکان کو بچایا

نئی دہلی//

ہندوستانی کوسٹ گارڈ (آئی سی جی) نے رات کے وقت ڈوبنے والے کارگو جہاز ایم وی آئی ٹی ٹی پوما پر موجود 11 ارکان کو بچانے کے لیے رات کی تاریکی میں ایک انتہائی مشکل ریسکیو آپریشن کو کامیابی کے ساتھ مکمل کیا۔ ایک سرکاری بیان کے مطابق ممبئی میں رجسٹرڈ جنرل کارگو جہاز کولکتہ سے پورٹ بلیئر جا رہا تھا۔ دریں اثنا یہ مغربی بنگال کے ساگر جزیرے سے تقریباً 90 سمندری میل جنوب میں ڈوب گیا۔

خاندان کا ادارہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار کیوں؟۔

تحریر۔شاہنواز فاروقی

ایک وقت تھا کہ خاندان ایک مذہبی کائنات تھا۔ایک تہذیبی واردات تھا۔محبت کا قلعہ تھا۔نفسیاتی حصار تھا۔جذباتی اور سماجی زندگی کی ڈھال تھا...... ایک وقت یہ ہے کہ خاندان افراد کا مجموعہ ہے۔چنانچہ جون ایلیا نے شکایت کی ہے۔

مجھ کو تو کوئی ٹوکتا بھی نہیں
یہی ہوتا ہے خاندان میں کیا

ٹوکنے کا عمل اپنی نہاد میں ایک منفی عمل ہے۔مگر آدمی کسی کو ٹوکتا بھی اسی وقت ہے جب اُس سے اس کا ''تعلق'' ہوتا ہے۔جون ایلیا کی شکایت یہ ہے کہ اب خاندان سے ٹوکنے کا عمل بھی رخصت ہوگیا ہے۔یہی خاندان کے افراد کا مجموعہ بن جانے کا عمل ہے۔لیکن خاندان کا یہ ''نمونہ'' بھی بڑی نعمت ہے۔ اس لیے کہ بہت سی صورتوں میں اب خاندان افراد کا مجموعہ بھی نہیں رہا۔ اسی لیے شاعر نے شکایت کی ہے۔

اک زمانہ تھا کہ سب ایک جگہ رہتے تھے
اور اب کوئی کہیں کوئی کہیں رہتا ہے

بعض لوگ اس طرح کی باتوں کو مشترکہ خاندانی نظام کے ٹوٹ جانے کا سانحہ سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسلام مشترکہ خاندانی نظام پر نہیں صرف خاندان پر اصرار کرتا ہے۔ مشترکہ خاندانی نظام ٹوٹ رہا ہے تو اپنی خرابیوں کی وجہ سے ٹوٹ رہا ہے اور اسے ٹوٹ ہی جانا چاہیے۔اور اب اگر لوگ الگ گھر بنا کر رہ رہے ہیں تو اس میں اعتراض کی کون سی بات ہے! لیکن مسئلہ یہ نہیں ہے کہ اب کوئی کہیں، کوئی کہیں رہتا ہے، بلکہ یہ ہے کہ جو جہاں بھی رہتا ہے محبت کے ساتھ دوسرے سے نہیں ملنا چاہتا۔ایک وقت تھا کہ لوگ کسی ضرورت کے تحت خاندان سے سیکڑوں بلکہ ہزاروں میل دور جا کر آباد ہوجاتے تھے، مگر یہ فاصلہ صرف جغرافیائی ہوتا تھا...... نفسیاتی، ذہنی اور جذباتی نہیں ہوتا تھا۔ اب لوگ ایک گھر میں رہتے ہیں تو ان کے درمیان ہزاروں میل کا نفسیاتی، جذباتی اور ذہنی فاصلہ ہوتا ہے...... اور یہی فاصلہ اصل خرابی ہے، یہی فاصلہ خاندان کی ٹوٹ پھوٹ کی علامت ہے، یہی ہمارے عہد کا ایک بڑا انسانی المیہ ہے۔لیکن سوال یہ ہے کہ اس المیے کی وجہ کیا ہے؟ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ خاندان اپنی اصل میں ایک مذہبی تصور ہے۔کائناتی سطح کے مفہوم میں مرد اللہ تعالیٰ کی ذات اور عورت اللہ تعالیٰ کی صفت کا مظہر ہے، چنانچہ شادی کا ادارہ ذات اور صفت کے وصال کی علامت ہے۔یہی وجہ ہے کہ اسلام میں شادی کی غیر معمولی اہمیت ہے اور رسول اکرم صلوسلم علی نے نکاح کو نصف دین کہا ہے۔مرد اور عورت کے تعلق کی اسی نوعیت کی وجہ سے اسلام طلاق کو سخت ناپسند کرتا ہے، کیونکہ اس سے انسانی سطح پر ذات اور صفت میں علیحدگی ہوجاتی ہے۔لیکن مرد اور عورت کے اس تعلق کا مرکز اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اسی ذات نے انسانوں کو ''جوڑے'' کی صورت میں پیدا کیا۔ اسی ذات نے زوجین کے درمیان محبت پیدا کی۔ اسی ذات نے بچوں کی پیدائش کو عظیم نعمت اور رحمت میں تبدیل کیا اور اسی ذات نے بچوں کی پرورش پر بے پناہ اجر رکھا۔ مذہبی معاشروں میں خاندان کا یہ تصور انسانوں کے شعور میں پوری طرح راسخ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ خاندان کا ادارہ لاکھوں یا ہزاروں سال کا سفر طے کرنے کے باوجود بھی نہ صرف یہ کہ باقی اور مستحکم رہا بلکہ اس میں کروڑوں انسان ایک حسن و جمال اور ایک گہری رغبت بھی محسوس کرتے رہے۔لیکن جیسے ہی خدا انسانوں کے باہمی تعلق سے غائب ہوا خاندان کا ادارہ اضمحلال، انتشار اور انہدام کا شکار ہوگیا۔

مذہب کی وجہ سے خاندان کے ادارے کی ایک تقدیس تھی۔اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سایہ تھا۔اس میں کائناتی سطح کی معنویت تھی جس کا کچھ نہ کچھ ابلاغ بہت کم پڑھے لکھے لوگوں تک بھی کچھ نہ کچھ ضرور ہوتا تھا۔مذہبی بنیادوں کی وجہ سے خاندان میں ایک برکت تھی اور اس کے ساتھ اجر وثواب کے درجنوں تصورات وابستہ تھے۔لیکن خدا کے تصور کے منہا ہوتے ہی اور مذہب سے رشتہ توڑتے ہی خاندان اچانک صرف ایک حیاتیاتی، سماجی اور معاشی حقیقت بن گیا۔یعنی انسان محسوس کرنے لگے کہ خاندان انسانی نسل کی بقا اور تسلسل کے لیے ضروری ہے۔ خاندان نہیں ہوگا تو انسانی نسل فنا ہوجائے گی۔ خاندان کے خالص حیاتیاتی تصور نے مرد اور عورت کے باہمی تعلق کو صرف جسمانی تعلق تک محدود کردیا۔ اس تعلق کی اہمیت تو بہت تھی مگر اس میں معنی کا فقدان تھا، اور اس سے کوئی تقدیس وابستہ نہ تھی۔ خدا اور مذہب سے بے نیاز ہوتے ہی انسان کو محسوس ہونے لگا کہ خاندان صرف ہماری سماجی ضرورت ہے۔ انسان ایسی حالت میں پیدا ہوتا ہے کہ اسے طویل عرصے تک ماں باپ اور دوسرے خاندانی رشتوں کی ''ضرورت'' ہوتی ہے، لیکن ضرورت ایک ''مجبوری'' اور ایک ''جبر'' ہے اور اس کی کوئی اخلاقیات نہیں۔ چنانچہ مغربی دنیا میں کروڑوں انسانوں نے اس مجبوری اور جبر کے طوق کو گلے سے اتار پھینکا۔ انسان صرف سماجی نفسیات کا اسیر ہوجاتا ہے تو اس سے ''معاشی ضرورت'' کے نمودار ہونے میں دیر نہیں لگتی، اور معاشی ضرورت دیکھتے ہی دیکھتے سماجی ضرورت کو بھی ''ثانوی ضرورت'' بنادیتی ہے۔ خاندان کے ادارے کے حوالے سے یہی ہوا۔ خاندان کے سماجی ضرورت ہونے کے تصور سے معاشی ضرورت کا تصور نمودار ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے خاندان کے ادارے کے تشخص کا نمایاں ترین پہلو بن گیا۔

خاندان کے ادارے کے حوالے سے خدا اور مذہب کے بعد سب سے زیادہ اہمیت محبت کے تصور کو حاصل ہے۔ محبت انسانی زندگی میں کتنی اہم ہے اس کا اظہار میر تقی میر نے اس سطح پر کیا ہے جس سے بلند سطح کا تصور ذرا مشکل ہے۔میر نے کہا ہے۔

محبت نے کاڑھا ہے ظلمت سے نور
نہ ہوتی محبت نہ ہوتا ظہور

میر نے اس شعر میں محبت کو پوری کائنات کی تخلیق کا سبب قرار دیا ہے۔محبت نہ ہوتی تو یہ کائنات ہی وجود میں نہ آتی۔محبت کے حوالے سے میر کا ایک اور شعر بے مثال ہے۔انہوں نے کہا ہے۔

محبت مسبب محبت سبب
محبت سے ہوتے ہیں کارِ عجب

محبت کے ''کارِ عجب'' کرنے کی صلاحیت کا اندازہ اس بات سے کیا جاسکتا ہے کہ ہر انسان ایک دوسرے سے مختلف کائنات ہوتا ہے، لیکن محبت شادی کی صورت میں دو کائناتوں کو اس طرح ایک کردیتی ہے کہ ان کے درمیان کوئی تضاد اور کوئی کشمکش باقی نہیں رہتی۔ یہ عمل معجزے سے کم نہیں، مگر محبت نے اس معجزے کو تاریخ وتہذیب کے سفر میں اتنا عام کیا ہے کہ یہ معجزہ کسی کو معجزہ ہی نظر نہیں آتا۔ بچوں کو پالنا دنیا کا مشکل ترین کام ہے۔اس میں ماں باپ کی شخصیت کی اس طرح نفی ہوتی ہے کہ اس کا بوجھ اٹھانا آسان نہیں۔ بچوں کی پرورش ماں باپ کی نیندیں حرام کردیتی ہے، ان کا آرام چھین لیتی ہے، ان کی ترجیحات کو تبدیل کردیتی ہے۔لیکن ماں باپ کی محبت ہر قربانی کو سہل کردیتی ہے۔ ماں باپ کے دل میں بچوں کے لیے محبت نہ ہو تو وہ بچوں کو پالنے سے انکار کردیں، یا ان کو ہلاک کر ڈالیں۔لیکن محبت، بے پناہ مشقت کو بھی خوشگوار بنادیتی ہے اور انسان کو تکلیف میں بھی ''راحت'' محسوس ہونے لگتی ہے، پریشانی بھی بھلی معلوم ہوتی ہے، قربانی میں بھی بے پناہ لطف کا احساس ہوتا ہے۔ بچوں کو ماں باپ کی محبت کا جو تجربہ ہوتا ہے وہ ان کی شخصیت کو ایسا بنادیتا ہے کہ جب ماں باپ بوڑھے ہوجاتے ہیں تو اکثر بچے اسے لوٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ محبت ہی ہے جو بچوں ہی نہیں بڑوں کو بھی اس لائق بناتی ہے کہ وہ اپنے وقت، خوشیوں اور وسائل میں دوسروں کو شریک کریں۔ لیکن مغرب میں انسان خدا اور مذہب سے دور ہوا تو اس کے دل میں محبت کا کال پڑگیا، اور محبت کے قحط نے والدین کے لیے بچوں اور بچوں کے لیے والدین کو بوجھ بنادیا۔ یہاں تک کہ شوہر اور بیوی بھی ایک دوسرے کو ایک وقت کے بعد ''اضافی'' نظر آنے لگے۔ مغرب کا یہ ہولناک تجربہ اب مشرق میں بھی عام ہے، یہاں تک کہ اسلامی معاشرے بھی اس سے محفوظ نہیں۔اس سلسلے میں اسلامی اور غیر اسلامی معاشروں میں فرق یہ ہے کہ غیر اسلامی معاشروں میں خدا اور مذہب لوگوں کی زندگی سے یکسر خارج ہوچکے ہیں، جبکہ اسلامی معاشروں میں مذہب آج بھی اکثر لوگوں کے لیے ایک زندہ تجربہ ہے۔ البتہ جدید دنیا کے رجحانات کا دباؤ اتنا شدید ہے کہ مسلم معاشروں میں بھی مذہب پیش منظر سے پس منظر میں چلا گیا ہے۔ چنانچہ مسلم معاشروں میں بھی خاندان کا ادارہ اضمحلال، انتشار اور انہدام کا شکار ہو رہا ہے۔

مادی دنیا حقیقی خدا کے انکار تک محدود نہ رہی بلکہ اس نے دولت کی صورت میں اپنا خدا پیدا کرکے دکھایا، اور وہ معاشرے جو کبھی ''خدا مرکز'' یا God Centric تھے وہ دولت مرکز یا Money entric بنتے چلے گئے۔ ان معاشروں میں دولت ہر چیز کا نعم البدل بن گئی۔ اس نے حسب نسب کی صورت اختیار کرلی۔ وہی شرافت اور نجابت کا معیار ٹھیری۔ اسی سے علم وہنر منسوب ہوگئے، اسی سے انسانوں کی اہمیت کا تعین ہونے لگا، اسی نے خوشی اور غم کی صورت اختیار کرلی۔ یہاں تک کہ دولت ہی ''تعلق'' بن کر رہ گئی۔ دولت کی اس بالادستی اور مرکزیت نے معاشروں میں قیامت برپا کردی۔ مغرب کی تو بات ہی اور ہے، ہم نے اپنے معاشرے میں دیکھا ہے کہ والدین تک معاشی اعتبار سے کامیاب بچوں کو اپنے اُن بچوں پر ترجیح دینے لگتے ہیں جو معاشی اعتبار سے نسبتاً کم کامیاب ہوتے ہیں، خواہ معاشی اعتبار سے کمزور بچوں میں کیسی ہی انسانی خوبیاں کیوں نہ ہوں۔ پاکستان اور دوسرے ملکوں میں مشرق وسطیٰ جانے کا رجحان پیدا ہوا تو کروڑوں لوگ اپنے خاندانوں کو چھوڑ کر بہتر معاشی مستقبل کے لیے عرب ملکوں میں جا آباد ہوئے۔ یہ لوگ دس پندرہ اور بیس سال کے بعد لوٹے تو ان کے پاس دولت تو بہت تھی مگر وہ اپنے بچوں کے لیے تقریباً اجنبی تھے۔ یہاں تک کہ ان کی بیویوں اور ان کے درمیان بھی ''نیم اجنبی'' کا تعلق استوار ہوچکا تھا۔

انسانوں کی شخصیتوں کی جڑیں معاشیات میں اتنی گہری پیوست ہوئیں کہ ہم نے متوسط طبقے کے بہت سے بچوں کو یہ کہتے سنا کہ ہمیں ہمارے باپ نے دیا ہی کیا ہے؟ حالانکہ ان کے پاس شرافت کی دولت تھی، ایمان داری کا سرمایہ تھا، علم کی میراث تھی، تخلیقی رجحانات کا ورثہ تھا۔لیکن انہیں ان میں سے کسی چیز کی موجودگی کا شعور نہ تھا، کسی چیز کی موجودگی کا احساس نہ تھا۔ انہیں شعور اور احساس تھا تو صرف اس چیز کا کہ ان کے پاس دولت نہیں ہے۔ کار اور کوٹھی نہیں ہے۔ بینک بیلنس نہیں ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ شادی بیاہ کے معاملات میں دولت تقریباً واحد معیار بن چکی ہے۔ اس سلسلے میں مذہبی اور سیکولر کی کوئی تخصیص نہیں۔ دولت کے حمام میں سب ننگے ہیں۔ اس کے بعد بھی لوگ سوال کرتے ہیں کہ خاندان کا ادارہ کیوں کمزور پڑ رہا ہے!

کیوں مسلمان ہوئے

-ڈاکٹر عبدالغنی فاروق-

حسین رؤف (انگلستان)۔

جب کوئی شخص اپنے آبائی اور نسلی مذہب کو چھوڑ کر نیا دین اختیار کرتا ہے تو اس کے پس پردہ عموماً جذباتی، فکری یا سماجی عوامل کارفرما ہوتے ہیں' لیکن جہاں تم میری افتادِ طبع کا تعلق ہے' میں اس معاملے میں کبھی جذباتیت کا شکار نہیں ہوا' بلکہ خالص فکری اور سماجی بنیادیں تھیں جنہوں نے بالآخر مجھے اسلام کی آغوش میں لا ڈالا جب کہ اس سے قبل میں نے دنیا بھر کے تمام مذاہب کے دعاویٰ' الہامی کتب اور نتائج فکر کا ایک ایک پہلو کھنگال ڈالا تھا۔

میرے والد رومن کیتھولک تھے جب کہ والدہ یہودی تھیں۔تعلیم اور تربیت چرچ آف انگلینڈ کے اصولوں کے مطابق ہوئی' یوں بیک وقت تین مذاہب سے میرا تعارف ہوگیا۔ میری تشکیک کا آغاز اس وقت ہوا جب میں نے یہودیت اور عیسائیت کے عقائد کا موازنہ کیا۔ میرے وجدان نے مقدس اوتار کے تصور اور کفارے کے عقیدے کو ماننے سے صاف انکار کردیا' بلکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی ذہین انسان نہ تو بائبل کے بلند آہنگ اور تہہ در تہہ دعاوی سے مطمئن ہوسکتا ہے نہ وہ خدا کے روایتی تصور پر مبنی چرچ آف انگلینڈ کے ان تعلیمات کو قبول کرسکتا ہے جن میں عقل وشعور پر مبنی کسی زندہ نظریہ عبادت کا وجود نہیں۔

جہاں تک یہودیت کا تعلق ہے اگرچہ بائبل کی مختلف کتابوں میں اس کا تناسب گھٹتا بڑھتا رہتا ہے تاہم یہاں میں نے خدا کا خاصا باوقار تصور پایا ہے اور اس کی قدیم اصلیت ابھی برقرار ہے' چنانچہ میں نے یہودیت کے کئی اجزا کو قبول کرلیا مگر بعض کو یکسر مسترد کردیا۔ مثال کے طور پر اگر اس کے تمام اصولوں اور سفارشوں کو قبول کرلیا جائے تو دنیاوی و مادی زندگی کی لیے بہت کم گنجائش رہ جاتی ہے۔ ثانیاً ذہن کو رسوم و روایات اور مصنوعی تصورات کے ایک لمبے سلسلے کا پابند بنانا پڑتا ہے اور سب سے بڑی قباحت تو یہ ہے کہ یہودیت ایک نسلی مذہب ہے اور محدود طبقے سے تعلق رکھتا ہے۔ مختلف انسانی گروہوں کے درمیان اختلافات کی خلیج وسیع کرتا ہے۔

میں نے چرچ آف انگلینڈ کے طریق عبادت اور تصورات کو قریب سے دیکھا تھا اور یہودیت کی مذہبی رسوم کا بغور مشاہدہ کیا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ میرے ذہن نے دونوں میں سے کسی کو قبول نہ کیا۔ رومن کیتھولک میں' میں نے پُراسراریت کا غلبہ پایا اور انسانی وقار واحترام کو توہمات تلے کراہتے دیکھا۔ یہاں ایک طرف تو انسان کو پیدائشی گناہ گار کہا جاتا ہے مگر دوسری طرف پوپ اور اس کے حواری معصوم عن الخطا قرار دیے گئے ہیں۔

اکتا کر میں نے ہندو فلاسفی کا مطالعہ شروع کیا اور اپنشد اور وید کو بنیاد بنایا' مگر نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات یعنی کچھ چیزوں میں نے احترام کی نظر سے دیکھا مگر اکثر باتوں کو رد کردیا۔ معاشرتی برائیوں کا ہندو تعلیمات کوئی حل پیش نہیں کرتیں۔ برہمن کو غیر معمولی تقدس اور ان گنت سہولتوں کا مستحق ٹھہرایا گیا مگر اچھوت کو زندہ درگور کردیا گیا ہے' کسی مذہب میں بھی انسانی توہین کی وہ مثال نہیں ملتی جس کا نمونہ ہندومت میں نظر آتا ہے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ سارا الزام خدا کے سر تھوپا جاتا ہے کہ یہ سب کچھ اس کی مرضی کے مطابق ہورہا ہے۔

بدھ مت نے مجھے انسانی ذہن اور اس کے طریق کار کو سمجھنے میں مدد دی۔ میں نے اندازہ کیا کہ ضروری قسم کی قربانیاں دی جائیں تو مظاہر فطرت کا ادراک بالکل کسی کیمیائی تجربے کی طرح حاصل ہوسکتا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ بدھ مت ذات پات کے نظیرے کا محض ردعمل ہے۔ لیکن اس میں ان اخلاقی تعلیمات کا فقدان ہے جو ہندومت میں پائی جاتی ہیں۔ بدھ مت میں مافوق الانسان قوتیں تو حاصل ہوسکتی ہیں مگر مجھے بہت جلد پتا چل گیا کہ ان قوتوں کا روحانیت سے کوئی تعلق نہیں بلکہ سائنس کا ایک شعبہ ہے جو اخلاقیات کو سہارا تو نہیں دیتا محض اعلیٰ درجے کی تفریح کا باعث بنتا ہے۔ جذبات کو دبا دینا اور تمام خواہشات کو تابع کرلینا یہ کام تو زینو (زینو یونان کا ایک فلسفی (265-336 قبل مسیح) جس کا نقطہ نظریہ ہے کہ سب انسان برابر ہیں اور مثالی زندگی یہ ہے کہ کسی شخص کو کوئی پریشانی لاحق نہ ہو۔) کے پیروکار بھی کرتے تھے۔ پھر بدھ ازم میں خالق کائنات کا کہیں تصور نہیں ملتا محض ذاتی نجات کی خاطر تگ ودو کی جاتی ہے اور اس کا انداز بھی سراسر غیر فطری اور مصنوعی ہے۔ ٹالسٹائی کی عیسائیت کی مانند کم از کم نظریاتی اعتبار سے بدھ ازم دنیا کی رہنمائی کرسکتا تھا' مگر جس طرح عیسائیت مسیح علیہ السلام کے اقوال تک محدود ہو کے رہ گئی' اسی طرح بدھ ازم محض زبانی جمع خرچ کا ایک نمونہ بن گیا اور بس۔

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب کچھ مذاہب نظریاتی اعتبار سے دنیا کے لیے باعث نجات ہوسکتے تھے تو عملی میدان میں وہ ایسا کرنے سے کیوں قاصر رہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ مذاہب ایک محدود طبقے کے لیے تھے' عوام تک ان کی رسائی نہیں تھی۔ عیسائیت اور بدھ ازم کے مطالعے سے پتا چلتا ہے کہ ان مذاہب کے بانیوں نے سماجی مسائل کو چھوا تک نہیں' وجہ یہ ہے کہ وہ انہیں اہمیت ہی نہیں دیتے تھے۔ مسیح اور بدھ دونوں نے ترک دنیا کی تعلیم دی ہے اور خدا کو پانے کے لیے بھی ذات کو پسندیدہ اور لازمی قرار دیا ہے۔ ''وائرا گیام یعنی برائی کی مزاحمت نہ کرو' کل کی فکر نہ کرو' یا بھیک کے کشکول کی عظمت'' جیسے خیالات کتنے ہی بلند کیوں نہ ہوں اور جو لوگ ان پر کاربند ہوتے ہیں ان کی کتنی ہی تعظیم کیوں نہ کی جائے مگر ان تعلیمات کی کوئی سماجی حیثیت یا اہمیت نہیں ہے کہ نہ تو ایک عام آدمی ان پر عمل پیرا ہوسکتا ہے نہ ان سے کسی غریب کسان یا مزدور کے دکھوں میں کوئی کمی ہوسکتی ہے' ان میں شاید روحانی تسکین کا کوئی پہلو تو موجود ہو' مگر سماجی فوائد کے اعتبار سے یہ بے کار محض ہیں۔

یہ بات آپ کو خاصی عجیب لگے گی کہ عرب ممالک میں رہنے کے باوجود اسلام سے میرا تعارف بس سرسری اور سطحی نوعیت کا تھا اور میں نے جتنی گہری توجہ دوسرے مذاہب پر صرف کی اسلام کا حصہ اس میں صفر کے برابر ہے۔ میں نے اس وقت تک صرف راڈویل کا ترجمہ' قرآن مجید پڑھا تھا اور اس سے کوئی خاص تاثر نہیں لیا تھا۔ معاملہ تو اُس وقت آگے بڑھا جب لندن میں میری ایک بہت اچھے مسلمان مبلغ سے ملاقات ہوئی۔ اس وقت مجھے احساس ہوا کہ غیر مسلموں کو اسلام کے قریب لانے کے لیے عرب ملکوں میں کچھ نہیں ہوا حالانکہ اگر اس سمت میں کام ہوتا تو اس کے بڑے خوش گوار نتائج سامنے آسکتے تھے۔

بہرحال میں نے مسلمان مصنفین کی کتابوں کا مطالعہ کیا اور ایک مسلمان کا ترجمہ قرآن پڑھا تو مجھ پر انکشاف ہوا کہ مجھے میری منزل مل گئی ہے اور میں سالہا سال سے اسی گوہر مقصود کا متلاشی تھا۔ 1945ء کی ایک عید کے موقع پر مجھے دعوت دی گئی کہ میں مسلمانوں کے طریق عبادت کا مشاہدہ کروں اور بعد میں کے کھانے میں بھی شرکت کروں۔ میں نے دیکھا کہ دنیا بھر سے مختلف رنگوں' زبانوں اور تہذیبوں کے مسلمان بھائیوں کی طرح یکجا ہیں اور ایک ہی زبان میں ایک ہی طریقے سے عبادت کررہے ہیں۔ یہاں کسی کو کسی پر فوقیت نہیں۔ یہاں میں نے ایک ترک شہزادے کو بالکل عام لوگوں سے گھلے ملے ہوئے دیکھا۔ یہاں کسی امیر میں نہ دولت کا نشہ نظر آیا نہ اس نخوت کا مشاہدہ ہوا جو ایک انگریز اپنے سیاہ فام پڑوسی سے عموماً روا رکھتا ہے۔ یہاں مجھے کسی میں مضحکہ خیز قسم کا غرور نظر آیا نہ ریاکارانہ زہد وتقویٰ کی کوئی جھلک دیکھی۔ ساری فضا وقار' توازن اور اعتدال کا حسین امتزاج پیش کررہی تھی۔ میں بیان نہیں کرسکتا کہ اسلام سے اس باقاعدہ اور عملی تعارف نے میرے دل ودماغ پر کیا تاثرات چھوڑے۔ یہاں مجھے وہ سب کچھ نظر آیا جو کسی بھی دوسرے مذہب میں نہیں تھا۔ آپ میری سوچوں کا اندازہ اس امر سے لگا سکتے ہیں کہ میں نے دنیا بھر کے مذاہب کا تفصیلی مطالعہ کیا مگر کسی میں کشش نظر نہ آئی مگر اسلام نے بہت تھوڑے عرصے میں مجھے اپنی طرف کھینچ لیا اور میں مسلمانوں کی عظیم عالمی برادری کا باقاعدہ رکن بن گیا۔

متذکرہ بالا تصریحات سے یہ بات تو سامنے آگئی کہ میں مسلمان کیوں ہوا مگر یہ وضاحت نہیں ہوئی کہ مجھے مسلمان ہونے پر فخر کیوں ہے؟ دراصل فخر وناز کا احساس مجھے وقت اور تجربے نے عطا کیا۔ میں نے اسلامی تہذیب وثقافت کی تعلیم ایک انگریزی یونیورسٹی میں حاصل کی۔ یہاں مجھے پتا چلا کہ یورپ کو قرون مظلمہ (Dark Age) سے نکالنے والا اسلام تھا۔ تاریخ نے مجھے بتایا کہ دنیا میں مسلمانوں نے کتنی عظیم و پرشوکت سلطنتیں قائم کیں اور آج کے سائنسی علوم اور ایجادات دراصل اسلام کی مرہون منت ہیں چنانچہ اب جب کوئی اظہار افسوس کرتا ہے کہ تم پیچھے کی طرف لڑھک گئے ہو تو میں اس کی جہالت پر مسکرا دیتا ہوں۔ میں اکثر سوچتا ہوں کہ یہ لوگ اسباب وعلل کو کس طرح غلط ملط کرتے ہیں۔ آخر یہ اسلام کو ان عوامل کے حوالے سے کیوں دیکھتے ہیں جنہوں نے باہر سے نفوذ کیا اور غیر فطری طریقے سے اسلام کی صورت کو مسخ کرنے کی کوشش کی۔ اگر چیزوں کو جانچنے کا یہی معیار ہے تو پھر یہ لوگ نشاۃ ثانیہ کے دور کی مصوری کو کیوں دریا برد نہیں کردیتے۔ پھر عیسائیت کو قرون مظلمہ اور اسپین کے حوالے سے خون آشامی اور تباہی و بربریت کا سمبل کیوں نہ مان لیا جائے۔ یورپ کے لوگوں کو یہ بات نہیں بھولنی چاہیے کہ ہر دور کی منصف مزاج عظیم شخصیتوں نے اسلامی تہذیب کو بنظر تحسین دیکھا ہے اور اس سمندر میں ایسے موتی پنہاں ہیں جو اب بھی سارے زمانے کی تاریکیوں کو روشنیوں سے بدل سکتے ہیں۔

روزنامہ
وطن
سرینگر

سنڈے مارکیٹ میں بچہ مزدوری عروج پر

متعلقہ محکمہ بچہ مزدوری روکنے میں مکمل طور ناکام

ہر اتوار کو سرینگر کے لالچوک اور اس کے گرد و نواح کے علاقوں میں لگنے والا سنڈے مارکیٹ میں اگرچہ ہزاروں کی تعداد میں مختلف قسم کا ساز و سامان بیچ کر اپنے اور اپنے بال بچوں کے لئے دو وقت کی روٹی کما لیتے ہیں وہیں اس مارکیٹ کا ایک تاریک پہلو یہ بھی ہے کہ یہاں بچہ مزدوری عروج پر ہے اور اپنا ساز و سامان بیچنے کی لالچ میں امیر لوگ غریب بچوں کا استحصال کرتے ہیں۔ جن ہاتھوں میں قلم، کاغذ اور کتاب ہونا چاہیے تھی اُن ہاتھوں میں مختلف نوعیت کا ساز و سامان تھما کر ان سے کمائی کروائی جاتی ہے اور ان معصوم بچوں کو مشتِ از نمونے چند پیسے دیے جاتے ہیں۔ گزشتہ تین سال کے دوران حکومت کی جانب سے عائد کئے گئے لاک ڈاؤن اور بعد از اں کورونا وائرس کی وجہ سے پیدا ہونے والی صورتحال کے نتیجہ میں لگنے والے لاک ڈاؤن کے نتیجہ میں سنڈے مارکیٹ بھی بڑی طرح سے متاثر ہوا اور یہاں کاروباری سرگرمیاں اکثر اوقات بند ہی رہیں۔ رواں برس کورونا وائرس کے پھیلاؤ کا دائرہ محدود ہو جانے اور یومیہ بنیادوں پر سامنے آنے والے کورونا وائرس معاملات کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہو جانے کے بعد سے سنڈے مارکیٹ میں کاروباری سرگرمیاں ایک مرتبہ پھر بحال ہو گئی ہیں اور ہر اتوار کو جہانگیر چوک سے ٹی آر سی گراؤنڈ تک لگنے والے سنڈے مارکیٹ میں ایک مرتبہ پھر چہل پہل لوٹ آئی ہے۔ اس مارکیٹ میں ہزاروں کی تعداد میں چھاپڑی فروش چھاپڑیاں لگا کر اپنے اور اپنے بال بچوں کے لئے روزی روٹی کما لیتے ہیں۔ سنڈے مارکیٹ نے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پوری وادی کے اندر زبردست شہرت پائی ہے اور اس کے نتیجہ میں اتوار کے روز وادی کے دور دراز علاقوں سے بڑی تعداد میں لوگ سنڈے مارکیٹ آ کر ملبوسات، کچن کا ساز و سامان اور دیگر ضرورت کی چیزیں خرید لیتے ہیں۔ اس دوران کچھ عرصہ سے یہ بات بھی دیکھنے میں آئی ہے کہ غیر مقامی لوگ حتیٰ کہ سیاح تک سنڈے مارکیٹ میں خریداری میں مصروف دکھائی دیتے ہیں اور اس طرح سے اس سستا بازار میں ہر اتوار کو کروڑوں روپے کی خرید و فروخت ہوتی ہے۔ اس دوران سنڈے مارکیٹ میں ہو رہے کاروبار کا ایک تاریک پہلو ابھر کر سامنے آیا ہے کہ یہاں بڑی تعداد میں مقامی اور غیر مقامی بچے مزدوری کرتے ہوئے دیکھے جاتے ہیں اور اس طرح سے سنڈے مارکیٹ بچہ مزدوری کو پروان چڑھانے کا باعث بن رہا ہے۔ مذکورہ مارکیٹ کے اندر کئی چھاپڑیاں لگانے والے لوگ غریب اور مفلوک الحال گھرانوں کے بچوں کو ہاڑی پر چھاپڑیاں حوالے کر دیتے ہیں اور ان سے طرح طرح کا ساز و سامان بیچنے کا کام لیا جاتا ہے۔ اس دوران ستم ظریفی کی بات یہ ہے کہ ان غریب گھرانوں کے بچوں کو محض ایک یا دو سو بطور دہاڑی ادا کیا جاتا ہے جبکہ کمائی کا اکثر حصہ آسودہ حال ٹھیکہ دار لے جاتے ہیں۔ بچہ مزدوری پر پوری دنیا کے ساتھ ساتھ جموں و کشمیر میں بھی مکمل پابندی ہے مگر اس کے باوجود بھی سنڈے مارکیٹ میں بچوں سے مزدوری کروائی جاتی ہے۔ جن بچوں کے ہاتھ میں قلم، کاغذ اور کتابیں ہونی چاہئیں تھیں انہیں پیسہ کمانے کے لئے معمولی سی دہاڑی پر لگایا جاتا ہے۔ جموں و کشمیر حکومت کے ماتحت "محکمہ لیبر اینڈ ایمپلائمنٹ" کے نام سے باضابطہ طور ایک محکمہ کام کر رہا ہے مگر اس محکمہ کے حکام سنڈے مارکیٹ میں بچہ مزدوری کو روکنے میں مکمل طور ناکام ہوئے ہیں۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ یہ حکام بچہ مزدوری کو روکنے کے حوالے سے کوئی بھی اقدامات نہیں کر رہے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومت سنڈے مارکیٹ میں بچہ مزدوری کو روکنے کے حوالے سے موثر اقدامات کر کے یہاں کام کر رہے بچوں کے مستقبل کو تاریک ہونے سے بچائیں۔

پہلے پڑھائی پھر کام

تحریر
الطاف حسین جنجوعہ

دنیا بھر میں ترقی یافتہ اقوام کی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اُن کی ترقی کا راز تعلیم، بہتر نظم و نسق اور اصول پسندی ہے۔ ان سب میں تعلیم ابتدائی اور لازمی جز ہے جس کے بعد دیگر چیزوں کی حصولی ممکن ہے۔ دنیا کے نقشے پر اسرائیل ملک ایک نقطہ اتنا دکھائی دیتا ہے۔ بحیرہ روم کے جنوب مشرقی کنارے پر واقع اسرائیل ملک کا کل رقبہ 21,937 مربع کلومیٹر ہے۔ رقبے کے لحاظ سے دنیا کا 9 4 1 واں ملک ہے۔ آبادی 9,0 5 4,0 0 0 لاکھ ہے۔ مجموعی گھریلو پیداوار فی کس 41,948 ڈالر اور مجموعی جی ڈی پی 395 بلین ڈالر ہے۔ سینکڑوں کے حساب سے ملٹی نیشنل کمپنیاں ہیں، جو دنیا کے مختلف ممالک میں اربوں کھربوں کا منافع کما رہی ہیں۔ بینکنگ، سائنس و ریسرچ، اقتصادیات، تعلیم ہر میدان میں اسرائیلی آگے ہیں۔ عالمی سطح کے اہم اداروں کی پالیسیوں، منصوبوں میں اُن کا غلبہ ہے، بڑے بڑے سپر پاور ممالک کو اتنی جرات نہیں کہ وہ اسرائیل کو آنکھیں دکھا سکیں۔ یہ سب ممکن ہوا تعلیم سے۔ اسرائیل کے لوگوں نے تعلیمی طور خود کو اتنا تیار کیا ہے کہ وہ کسی سے بھی کسی بھی شعبہ میں مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہیں، بلکہ مقابلے کی دوڑ میں آگے ہیں۔

جموں و کشمیر کی بات کریں تو یہاں پر کشمیری پنڈت طبقہ صدیوں سے تعلیم یافتہ قوم سمجھی جاتی ہے اور آج بھی ہے۔ 1990 کے ناساعد حالات کی وجہ سے کشمیری پنڈت گھرانوں نے وادی کشمیر سے نقل مکانی کی اور جموں، ادھم پور کے علاوہ انڈیا کی مختلف ریاستوں اور شہروں میں پناہ لی۔ آپ کو اپنی مال و جائیداد، مکانات وغیرہ چھوڑ کر ایک یا دو کمروں میں پورے کنبہ کے ساتھ رہنا پڑے، کتنا مشکل ہوگا، یہ بس وہی بتا سکتا ہے جو ان حالات سے گذرا ہو۔ کشمیری پنڈتوں نے حالات سے سمجھوتہ کر لیا مگر اپنے بچوں کی پڑھائی کو ذرا بھر متاثر نہیں ہونے دیا۔ جہاں رہائش اختیار کی، وہیں اپنے بچوں کو بہتر سے بہتر تعلیم دلانے کے مواقعے تلاش کئے۔ اگرچہ مرکزی وزارت داخلہ کی طرف سے انہیں دی جانے والی ماہانہ مالی امداد، مفت راشن، مفت بجلی وغیرہ سہولیات نے اہم رول بھی ادا کیا مگر وہ اتنی زیادہ بھی نہیں تھی کہ وہ کھل کر اپنے پر یا اپنی اولاد پر خرچ کرتے۔ بہترین نظم و نسق اور سلیقہ سے کم کھایا، اپنے اوپر اخراجات کم کئے مگر پڑھائی کو جاری و ساری رکھا۔ حکومت سے ملنے والی امداد پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اڑوس پڑوس نجی سیکٹر میں کام کے مواقعے تلاش کئے، کئی دکان پر کام کیا۔ کچھ نے نجی دفاتر، اداروں اور ہوٹلوں میں کلریکل کام انتہائی کم اُجرت پر بھی شروع کئے، کئی جگہوں پر تو ایسا بھی ہوا ہے کہ کشمیری پنڈتوں نے کہا کہ ہمیں بس کام کرنا ہے، کام پر رکھ لو، اُجرت اپنی مرضی سے جو چاہیے دے دیں۔ جب کام ملا تو اپنی صلاحیتوں کا ایسا مظاہرہ کیا کہ اُس دفتر، اُس ہوٹل یا پرائیویٹ اسکول کے مرکزی کردار بن گئے۔ محنت، ایمانداری، دیانتداری کی ایسی مثال قائم کی کہ چند سالوں میں کشمیری پنڈتوں کے لیے نجی سیکٹر میں روزگار کے مواقعے کھل گئے۔ بینکنگ، دواساز کمپنیوں (فارماسیوٹیکل)، انشورنس کمپنیوں، پرائیویٹ اسکولوں، پرائیویٹ کلنک، اسپتالوں، وکلاء کے چیمبرز حتیٰ کہ ہر جگہ وہ آپ کو دکھائی دیں گے۔ آج اگر آپ مشاہدہ کریں تو معلوم ہوگا کہ جموں صوبہ کے اندر سرکاری و نجی سطح پر ہر شعبہ میں آپ کو کلریکل کیڈر سے لیکر اعلیٰ عہدوں پر کشمیری پنڈت نظر آئیں گے۔ سول و پولیس انتظامیہ، عدلیہ، اسپورٹس، میڈیا، ہوٹل مینجمنٹ، انڈسٹری، کاروبار میں نمایاں رول ادا کر رہے ہیں۔

آج دنیا بہت تیزی سے آگے جا رہی ہے، جو اس کے ساتھ نہیں چل پاتا، وہ بہت پیچھے رہ جاتا ہے۔ ایسے میں تعلیمی میدان میں اصلاحات کے عمل کو تیز کرنے کے ساتھ ساتھ اس بات کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے کہ ہر کوئی پڑھے۔ ملک میں نا صرف معیار تعلیم بہتر ہو بلکہ خواندگی کی شرح میں بھی اضافہ ہو۔ تعلیم انسانی زندگی کا احاطہ کرتی ہے، ساتھ ہی معاشرے میں شعور اجاگر کرنے اور بچوں کی اچھی تربیت میں بھی معاون ہوتی ہے۔ کسی بھی ملک کی ترقی کا اندازہ اس کی شرح خواندگی سے لگایا جا سکتا ہے۔

تعلیم وہ روشنی ہے، جو اندھیرے کو مٹا دیتی ہے۔ کسی بھی معاشرے میں اس بات کی اہمیت بڑھ جاتی ہے کہ شعبہ تعلیم میں صنفی مساوات کا لازمی خیال رکھا جائے تاکہ مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین بھی باشعور اور پڑھی لکھی ہوں تاکہ وہ عملی زندگی میں کچھ کر سکیں اور نسلوں کی بھی بہتر پرورش ہو سکے۔

اگر ہم اپنی قوم و طبقہ کے تئیں مخلص ہیں، اس کی صحیح معنوں میں ترقی، فلاح و بہبودی چاہتے ہیں تو ہمیں سب سے زیادہ توجہ اس بات پر دینی چاہیے کہ آپ کے گھر، اڑوس پڑوس، محلہ اور گاؤں میں زیادہ سے زیادہ بچے پڑھے لکھے ہوں، معیاری تعلیم حاصل کریں۔ زیر تعلیم طلبا کی ذہنی صلاحیتوں کو جانچ کر موثر ان کی رہنمائی کریں تاکہ وہ ایک بہترین کیریئر کا انتخاب کر سکیں۔ مزہ تو تب ہے کہ ہمارے گاؤں محلہ سے ڈاکٹر بھی پیدا ہو، انجینئر بھی ہو، سول و پولیس انتظامیہ کے اعلیٰ افسران، جج، ماہرین تعلیم، دانشور، شاعر و ادیب، کامیاب تاجر، تعلیم یافتہ سیاستدان بھی ہوں، تبھی جا کر ہم ترقی کے اس تیز رفتار دور کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ آج جسمانی طاقت، تلوار اور ہتھیار کی کوئی اہمیت نہیں۔ آج ذہنی طاقت اور قلم کا دور ہے۔ تعلیم وہ طاقتور ہتھیار ہے جس کا استعمال کر کے آپ ہر میدان فتح کر سکتے ہیں اور یہ ایسا ہتھیار ہے جس کو کوئی چھین نہیں سکتا۔

گاؤں دیہات کے اسکولوں میں طلبا کے اندراج کی شرح اگرچہ زیادہ ہے مگر آٹھویں، دسویں یا بارہویں کے بعد اسکول چھوڑنے کی شرح بہت زیادہ ہے۔ اچھا مکان بنانے، گاڑی خریدنے اور شادی کے لیے مالی اخراجات کا بندوبست کرنے کے لیے نوجوان جلد ہی تعلیم چھوڑ کر محنت مزدوری کرنا شروع کر دیتے ہیں، جب اُن سے اس کی وجہ پوچھی جائے تو یہ جواب ملتا ہے کہ پڑھ لکھ کر نوکری تو ملتی نہیں، پھر کیوں اپنے سال برباد کریں، اس سے بہتر ہے کہ آج ہی کام کاج سنبھال لیں۔ پھر بعد ازاں ایسا وقت آتا ہے کہ کاروبار اور محنت مزدوری کا دائرہ بھی تنگ ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ کئی تلخ تجربات سے گذرنا پڑتا ہے، ایک چپڑاسی کی منت و سماجت کرنی پڑتی ہے تو احساس ہوتا کہ کاش مزید پڑھائی حاصل کی ہوتی۔

اسکول چھوڑنے کی شرح کو روکنے اور نوجوانوں کو اپنی پڑھائی مکمل کرنے کی ترغیب دینے کے لیے سول سوسائٹی، علاقے کے معززین، سیاسی و سماجی شخصیات اور غیر سرکاری رضاکار تنظیموں کا اہم رول بنتا ہے کہ تعلیم کے شعبہ پر خاص توجہ دی جائے۔ نوجوان کی ذہن سازی کی جائے کہ 'پہلے پڑھائی مکمل کرو، پھر چاہیے جو مرضی کاروبار کرو'۔ ہر شخص میں خداداد صلاحیتیں ہوتی ہیں، جو ہر دوسرے شخص سے مختلف ہوتی ہیں اور ان صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کا طریقہ صرف تعلیم ہی ہے۔ دنیا میں آنے کا مقصد صرف 'روٹی، کپڑا، مکان' ہی نہیں۔ 'ہمارے پاس اچھا مکان ہو، اچھی گاڑی ہو، اچھی شادی ہو...... کی سوچ سے باہر نکل کر خود سے یہ سوال کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم دنیا میں کس مقصد کے لیے آئے اور ہم نے اپنی قوم، علاقہ یا ملک کے لیے کیا خدمات انجام دیں، میری کنٹری بیوشن کیا رہی............؟۔ مفکر قوم سر سید احمد خان نے علی گڑھ تحریک سے مسلمانان ہند کی تعلیم و تربیت کے لیے جو تحریک شروع کی تھی، اسی طرز پر ہر گاؤں میں سر سید احمد خان پیدا کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ ان کا خواب ابھی بھی ادھورا ہے۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ گھر کے حالات یا مالی مسائل کی وجہ سے کوئی نوجوان تعلیم سے محروم نہ رہے۔ سب سے بہترین 'سرمایہ کاری اور خدمت خلق' پڑھائی کے لیے بچے بچیوں کی بہتر رہنمائی اور ضروری مالی امداد ہے۔ وقت کی اہم ضرورت ہے کہ 'پہلے پڑھائی مکمل کرو' کے نعرے کو عام کیا جائے اور اس سوچ کو فروغ دیا جائے کہ اگر آپ کو بھوک سے بھی سمجھوتہ کرنا پڑے تو کریں مگر تعلیم سے نہیں۔

پھانسی کی سزا اور عالمی قوانین

تحریر
ایڈووکیٹ ابوبکر سباق

حالیہ دنوں میں احمد آباد گجرات کی ایک عدالت نے سیریل بلاسٹ کے مقدمے کا فیصلہ سناتے ہوئے 38 ملزمین کو پھانسی کی سزا سنائی ہے، ان بلاسٹ کے دوران تقریباً 56 افراد جان بحق ہوئے تھے جب کہ 200 سے زائد افراد شدید زخمی ہوئے تھے، لگ بھگ 15 سال کے طویل عرصے کے بعد یہ فیصلہ آیا، اس فیصلے کے بعد کئی سوال موضوع بحث رہے جن میں ایک اہم موضوع ہمارے ملک میں پھانسی کی سزا اور عالمی سطح پر پھانسی یا موت کی سزا کو لے کر ہوئے بدلاؤ کے تئیں رہا۔ دنیا کے اکثر و بیشتر ممالک اپنے دستور و قوانین میں تبدیلی کر کے موت کی سزا خصوصاً پھانسی کی سزا کو مکمل طور سے ختم کر چکے ہیں۔ لیکن کیا ہمارے ملک میں پھانسی یا موت کی سزا ہی انصاف کا واحد طریقہ ہے؟ وہیں دوسری طرف ملک کے ایک مخصوص اقلیتی طبقے کا خیال ہے کہ ہمارے ملک میں پھانسی کی سزا صرف اسی ایک اقلیتی طبقے کے لیے ہی مختص ہے۔

1980 میں سپریم کورٹ آف انڈیا نے "بچن سنگھ بنام اسٹیٹ آف پنجاب" کا تاریخی فیصلہ سناتے ہوئے کہا تھا کہ سزائے موت صرف اور صرف بہت ہی مخصوص مقدمات (Rarest of rare cases) میں ہی دی جا سکتی ہے، لیکن چونکہ عدالتوں کو اپنی سمجھ اور صوابدید کے لحاظ سے تشریح و توضیح کا اختیار حاصل ہے اس وجہ سے اس کی کوئی اصولی تعریف موجود نہیں ہے، سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد رحم کرنے کا اختیار صرف صدر جمہوریہ کے پاس ہوتا ہے لیکن ماضی میں ہم دیکھ چکے ہیں کہ ہمارے ملک کے صدر جمہوریہ "مرسی پٹیشن" کو زیر التوا رکھنے کی پالیسی پر ہی عمل کرتے رہے ہیں۔

عالمی سطح پر پھانسی کی سزا یا سزائے موت پر ہمارے ملک کا نظریہ ابھی تک دگرگوں رہا ہے، اقوام متحدہ نے عالمی کنونشن برائے شہری و سیاسی حقوق کو پیش کیا تو دیگر ممالک کے ساتھ بھارت بھی اس کنونشن کے مطابق اپنے ملک سے پھانسی کی سزا کو ختم کرنے اور اس سمت میں پیش رفت کرنے کے لیے اصولاً پابند تھا لیکن اس کو ریٹیفائی کرنے کے بجائے بعد میں چین اور سعودی عرب کے ساتھ مل کر اقوام متحدہ کی اس ریزولوشن کی مخالفت میں ووٹ دیا جس کے تحت سزائے موت پر کلی پابندی کی تجویز پیش کی گئی تھی۔

اٹھارہویں صدی عیسوی کے اواخر میں سزائے موت کے خلاف یورپ میں پہلی بار تحریک شروع ہوتی ہے، اس سے پہلے سزائے موت کسی بھی جرم کی پاداش میں سنا دی جاتی تھی حتیٰ کہ چوری کے الزام میں بھی سزائے موت کی سزا سنائے جانے کے واقعات موجود ہیں۔ 1794 میں امریکہ کی ایک ریاست پنسلوانیہ نے پہلی بار سزائے موت کو لے کر سخت پالیسی بنائی جس کے مطابق صرف بہیمانہ قتل کے واقعات میں ہی سزائے موت دی جا سکے گی۔

نصف صدی کا عرصہ بیت جانے کے بعد انیسویں صدی کے دوران بھی بہت سے ممالک سزائے موت کے قوانین سے دست بردار ہوتے رہے، 1846 میں امریکہ کی ایک دوسری ریاست میچیگان نے سزائے موت کو قتل کے مقدمات میں بھی کلی طور پر ختم کرنے کا فیصلہ لیا۔ 1863 میں وینیزویلا تاریخ کا پہلا ملک ہے جس نے قتل کے ساتھ دیگر خطرناک نوعیت کے الزامات میں بھی پھانسی کی سزا کو پوری طرح سے ختم کیا، ان الزامات میں ملک سے غداری اور جنگی جرائم بھی شامل ہیں۔ یوروپین ممالک میں سین میرینو پہلا یوروپین ملک ہے جس نے 1865 میں پھانسی کی سزا کو قانونی طور پر پوری طرح سے ختم کرنے کا اعلان کیا۔

بیسویں صدی کے دوران سیاسی و سماجی بدلاؤ زیادہ رہے، نیدرلینڈ، ناروے، سویڈن، ڈنمارک اور اٹلی نے صدی کے اوائل میں ہی سزائے موت اپنے ممالک میں ختم کر دی تھیں، مسولینی نے اپنے دور میں دوبارہ اٹلی میں پھانسی کی سزا کو شروع کر دیا تھا۔ 1960 کی دہائی میں تقریباً 25 دیگر ممالک نے پھانسی کی سزا کے ساتھ ہی سزائے موت کو ختم کر دیا تھا، جب کہ ان میں سے کچھ ممالک نے "ملک سے غداری" کی سزا کے طور پر پھانسی یا سزائے موت کو باقی رکھا تھا۔ انگلینڈ نے 1965 میں ہی قتل کی سزا کے طور پر تو پھانسی کو ختم کر دیا تھا تاہم ملک سے غداری، جنگی جرائم جیسے جرائم کی سزا میں پھانسی کو برقرار رکھا گیا تھا جس کو 1998 میں پوری طرح ختم کرنے کا فیصلہ لیا گیا۔

پھانسی کی سزا کے خلاف آج پوری دنیا میں ایک بڑی تحریک کام کر رہی ہے، حقوق انسانی کے لیے کام کرنے والی ملکی و عالمی تنظیمیں پھانسی کی سزا کو حقوق انسانی کے خلاف تسلیم کرتے ہیں، چونکہ یہ سزا بہت زیادہ اذیتناک ہوتی ہے اس وجہ سے اس کو غیر انسانی بھی کہا جاتا ہے۔

1971 میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے ایک رزولوشن پاس کیا کہ "حق برائے زندگی کی ضمانت کو پوری طرح سے یقینی بنانے کے لیے یونیورسل ڈکلیریشن آف ہیومن رائٹس کے ذریعے ان جرائم کو مزید محدود کیا جاتا ہے جن کی سزا کے طور پر پھانسی کی اجازت ہوگی، ہمارا ارادہ و مقصد ہے کہ ہم پھانسی کی سزا کو پوری طرح سے ختم کرنے کی کوشش کریں۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے اس ریزولوشن کی 1977 میں ایک بار پھر توثیق کی۔

1983 میں یوروپین یونین نے حقوق انسانی پر کنونشن کیا، نیز 1989 میں انٹرنیشنل کووننٹ برائے شہری و سیاسی حقوق کا انعقاد ہوا، جس کے تحت تمام ہی متفقہ ممالک سے یہ معاہدہ لیا گیا کہ وہ اپنے ممالک میں کسی بھی مجرم کو پھانسی کے تخت پر نہیں چڑھائیں گے، یعنی عملاً اس پر پابندی لگانے کو لے کر تجویز پاس کی گئیں۔ کونسل آف یوروپ نے 1994 میں اور پھر یوروپین یونین نے 1998 میں اپنی ممبرشپ کے لیے یہ شرط بنا دی کہ اگر کسی ملک میں ان کی تنظیمی ممبرشپ لینی ہو تو پہلے وہ اپنے ملک میں پھانسی کی سزا کو عملی طور روکیں گے نیز اس کے خاتمے کے لیے سنجیدہ کوشش کریں گے۔

نوٹ: مضمون نگار کی لکھی گئی آراء سے ادارہ کو کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ انکی اپنی ذاتی رائے ہے۔

باقیات

101

ہے۔اس کے علاوہ بی ایس ایف کے دو ہزار اہلکار بھی دہشت گردوں کی دراندازی کو روکنے کیلئے جموں، سانبہ اور کٹھوعہ اضلاع میں بین الاقوامی سرحد پر تعینات کیے گئے ہیں۔آسام رائفلز کے تقریباً 1500 سے 2000 جوانوں کو بھی تعینات کیا جارہا ہے۔اس سال اپریل مئی میں ہونے والے پارلیمانی انتخابات جیسے ہموار انتخابی عمل کے بارے میں اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے، عہدیداروں نے کہا کہ اسمبلی انتخابات کے لیے نیم فوجی دستوں اور جموں وکشمیر پولیس کی مناسب تعیناتی کی گئی ہے۔جموں صوبے میں، بالائی علاقوں میں سیکورٹی فورسز کی زیادہ تعیناتی کی گئی ہے جہاں غیر ملکی دہشت گردوں کے چھپے ہونے کا شبہ ہے۔فوج باقاعدہ گشت بھی کر رہی ہے اور دہشت گردوں کا سراغ لگانے اور اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ وہ حملہ کرنے میں کامیاب نہ ہوں، پہاڑی علاقوں میں پکٹس قائم کیے ہیں۔

102

تاریخ 5 ستمبر جبکہ جانچ پڑتال 6 ستمبر کو ہوگی۔نوٹیفکیشن میں کہا گیا ہے کہ امیدوار 9 ستمبر تک اپنے نامزدگی فارم واپس لے سکتے ہیں۔دوسرے مرحلے کے لیے پولنگ 25 ستمبر کو صبح 7 بجے سے شام 6 بجے تک ہوگی، جب کہ تمام مراحل کے نتائج کا اعلان 4 اکتوبر کو کیا جائے گا۔اس مرحلے میں کنگن (ایس ٹی)، گاندربل، حضرت بل، خانیار، حبہ کدل، لال چوک، چھانہ پورہ، زیڈی بل، عیدگاہ، سنٹرل شالٹینگ، بڈگام، بیرواہ، خانصاحب، چرار شریف، چاڈورہ، گلاب گڑھ، ریاسی، ماتا ویشنو دیوی، کالاکوٹ سندربنی، نوشہرہ راجوری (ایس ٹی)، بدھل (ایس ٹی)، تھانہ منڈی (ایس ٹی)، سورنکوٹ (ایس ٹی)، پونچھ حویلی اور مینڈھر (ایس ٹی) شامل ہے۔خیال رہے کہ اس سے قبل پہلے مرحلہ کیلئے نوٹیفکیشن جاری کیا گیا تھا جس کیلئے کاغذات نامزدگی دائر کرنے کا عمل مکمل ہوچکا ہے۔

103

طرح زلزلہ آئے جن میں زیادہ تر بارہمولہ کے حصوں میں محسوس کیا گیا تھا۔ادھر افغانستان میں جمعرات کو 5.7 شدت کا زلزلہ آیا۔اس کے جھٹکے ہندوستان میں بھی محسوس کیے گئے۔دہلی-این سی آر اور راجستھان کے کچھ علاقوں میں زلزلے نے لوگوں کو خوفزدہ کردیا۔قومی زلزلہ پیما مرکز کے مطابق جمعرات کی صبح 11 بج کر 26 منٹ پر 5.7 شدت کا زلزلہ کابل سے 277 کلومیٹر شمال مشرق میں 255 کلومیٹر کی گہرائی میں تھا۔افغانستان میں آج صبح آنے والے زلزلے کے اثرات پاکستان میں بھی مرتب ہوئے۔جموں و کشمیر اور پاکستان کے کچھ حصوں میں بھی زلزلے کے جھٹکے محسوس کیے گئے۔اس کے ساتھ ہی پاکستان کے اسلام آباد، پشاور، راولپنڈی، سرگودھا، فیصل آباد اور گردونواح میں بھی زمین لرز گئی۔پاکستان میں زلزلے کی شدت 5.4 بتائی گئی ہے۔پاکستان کے پنجاب اور خیبر پختونخوا کے بعض علاقوں میں زلزلے کے جھٹکے محسوس کیے گئے ہیں۔زمین ہلتے ہی لوگ گھروں سے باہر نکلنے لگے۔تاہم ابھی تک کسی نقصان کی اطلاع نہیں ملی ہے۔دہلی، نوئیڈا اور غازی آباد میں زلزلے کے جھٹکے محسوس کیے گئے۔پاکستان اور ہندوستان کے پڑوسی علاقوں میں بھی زلزلے کے جھٹکے محسوس کیے گئے۔پاکستان میں اسلام آباد، پنجاب اور خیبر پختونخوا کے کچھ حصوں میں زلزلے کے جھٹکے محسوس کیے گئے۔جس کے حوالے سے لوگوں نے ایکس پر بھی پوسٹ کیا ہے۔

104

فٹ پر ہیں۔نیشنل کانفرنس نے اپنے 18 امیدواروں میں سے دو خواتین سابق وزیر سکینہ ایتو (ڈی ایچ پورہ) اور ڈسٹرکٹ ڈیولپمنٹ کونسل (ڈی ڈی سی) کشتواڑ کی چیئرپرسن پوجا ٹھاکر (پڈر ناگسینی) کو میدان میں اتارا ہے۔دوسری طرف، پی ڈی پی، پارٹی امور کی سربراہی ایک خاتون ہونے کے باوجود، التجا مفتی (سریگفوارہ بجبہاڑہ) میں 22 امیدواروں میں سے صرف ایک خاتون امیدوار کو کھڑا کر پائی ہے۔اس کے علاوہ بی جے پی کی 16 کی فہرست میں واحد خاتون امیدوار شگن پریہار (کشتواڑ) ہیں، اجیت پریہار کی بیٹی، جو ایک دہشت گردانہ حملے میں ماری گئی تھی۔دوسری طرف کانگریس اپنی نونشستوں پر کوئی خاتون امیدوار کھڑا کرنے میں ناکام رہی ہے۔دیگر مرکزی دھارے کی سیاسی جماعتوں کی حالت اس سے بہتر نہیں ہے، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جموں وکشمیر اسمبلی میں خواتین کو گزشتہ برسوں میں کم سے کم نمائندگی کیوں ملی ہے۔غلام نبی آزاد کی ڈیموکریٹک پروگریسو آزاد پارٹی، الطاف بخاری کی اپنی پارٹی، اور سجاد لون کی پیپلز کانفرنس نے پہلے مرحلے میں بالترتیب 11، 13، اور ایک امیدوار میدان میں اتارا ہے۔اس کے باوجود، ان 5 2 امیدواروں میں سے صرف ایک خاتون ہے۔الیکشن کمیشن آف انڈیا کے اعداد وشمار کے مطابق، اندروال، فاطمہ بیگم کو ڈی پی اے پی نے میدان میں اتارا۔پہلے مرحلے کیلئے شوپیان، کولگام، اننت ناگ، پلوامہ، ڈوڈہ، کشتواڑ اور رام بن سمیت سات اضلاع کی کل 24 سیٹوں کیلئے 18 ستمبر کو ووٹنگ ہونے والی ہے۔جموں کشمیر کے باقی حصوں میں 2 5 ستمبر اور 1 اکتوبر کو ووٹ ڈالے جائیں گے، اس سے پہلے کہ گنتی 4 اکتوبر کو ہوگی۔

105

آئندہ 24 گھنٹوں میں بارشوں میں کمی آنے کا امکان ظاہر کرتے ہوئے مجموعی طور پر 30 اگست تک موسم خراب رہنے کی پیشگوئی کی ہے۔سی این آئی کے مطابق گزشتہ دنوں سے ٹنل کے آر پار موسلادار بارشوں نے وادی کے اطراف و اکناف میں جاری بارشوں کے نتیجے میں سردی کی لہر میں کافی اضافہ ہوگیا ہے۔خراب موسمی صورتحال کے چلتے بالائی علاقوں میں ہلکی اور تازہ برفباری سے موسم سرد ہوا۔سرینگر سمیت وادی کے دیگر علاقوں میں رم جھم بارشوں کے بیچ سونہ مرگ میں سمیت وادی کشمیر کے بالائی علاقوں میں رات بھر ہلکی ہلکی برفباری ہوئی جس کے نتیجے میں درجہ حرارت میں کمی واقع ہوئی۔محکمہ موسمیات نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ وادی میں جمعرات کو مسلسل تیسرے روز بھی شہر سرینگر سمیت وادی کے دیگر علاقوں میں صبح سے ہی رک رک کر بارشوں کا سلسلہ جاری رہا جبکہ سونہ مرگ کے بالائی علاقوں میں ہلکی برف باری بھی ہوئی۔ادھر محکمہ موسمیات کی پیش گوئی کے مطابق وادی کشمیر میں اگلے کچھ دنوں کے دوران موسمی صورتحال دگرگوں رہنے کا امکان ہے جس دوران میدانی علاقوں میں بارشیں جبکہ پہاڑی علاقوں میں کہیں کہیں ہلکی برف باری متوقع ہے۔متعلقہ محکمے کے ایک ترجمان نے کہا کہ وادی میں 30 اگست تک میدانی علاقوں میں رک رک کر بارشیں جبکہ پہاڑی علاقوں میں کہیں کہیں برف باری ہوسکتی ہے۔انہوں نے کہا کہ اس کے بعد موسم میں بتدریج بہتری واقع ہونے کا امکان ہے۔انہوں نے کہا کہ بارشوں سے چٹانیں کھسکنے کے خطرات بھی لاحق ہیں جس کے پیش نظر ڈرائیور حضرات کو

احتیاط برتنے کی ضرورت ہے۔

106

نے مزید کہا کہ دورے کے دوران شمالی کمان کے فوجی کمانڈر نے فوجیوں کی حوصلہ افزائی کی اور انہیں کسی بھی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کیلئے تیار رہنے کو کہا۔اس دوران انہوں نے سرحدوں پر کسی بھی ہم جوئی کا بھرپور انداز میں جواب دینے کی ہدایت دیتے ہوئے فوجیوں کے حوصلے اور جذبے کو سراہا۔

107

واقعہ پیش آیا جس کے بعد سیکورٹی فورسز کی اضافی کمک علاقے کی جانب روانہ کی گئی اور وہاں بڑے پیمانے پر تلاشی آپریشن شروع کردیا گیا ہے۔ذرائع نے بتایا کہ مژحل سیکٹر میں پاکستانی زیر انتظام کشمیر سے دو عسکریت پسندوں کے ایک گروپ نے بھارتی حدود میں گھسنے کی کوشش کی لیکن ان کی نقل و حرکت کو الرٹ فوجیوں نے فوری طور پر دیکھا جنہوں نے انہیں چیلنج کیا۔جس کے بعد فائرنگ کی گئی اور فائرنگ واقعہ کے دوران دو درانداز مارے گئے۔ذرائع نے بتایا کہ دراندازوں کی ہلاکت کے بعد اس کے باقی ساتھیوں کو ڈھونڈ نکالنے کیلئے علاقے میں بڑے پیمانے پر تلاشی آپریشن چلایا گیا۔اسی طرح کی ایک اور کوشش میں تنگڈار کمگنڈ علاقے میں فوج نے دراندازی کی ایک اور کوشش کو ناکام بناتے ہوئے ایک درانداز کو ہلاک کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔اسی طرح دراندازی کی دو کوششوں کا ناکام بناتے ہوئے تین ملی ٹنٹوں کو ہلاک کیا گیا۔سرینگر میں مقیم دفاعی ترجمان نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ کپواڑہ کے مژحل اور تنگڈار سیکٹروں میں دراندازی کی دو بڑی کوشش کے دوران تین ملی ٹنٹ مارے گئے جن کے قبضے سے بھاری مقدار میں اسلحہ و گولہ بارود ضبط کرلیا گیا۔انہوں نے کہا کہ متحرک فوجیوں نے دراندازوں کی نقل وحرکت کو مسلسل نگرانی میں رکھا اور جب ملی ٹنٹ لائن آف کنٹرول کے اپنے اطراف میں تقریباً 300 میٹر اندر تھے تو انہیں چیلنج کیا گیا اور فائرنگ کا تبادلہ شروع ہوا۔جس میں تین ملی ٹنٹ مارے گئے۔بیان میں کہا گیا ہے کہ برآمد ہونے والے بڑے جنگی سامان بھی برآمد کرلیا گیا ہے۔انہوں نے کہا کہ علاقے میں آپریشن جاری ہے۔ادھر راجوری کے تھی علاقے میں فوج وفورسز اور ملی ٹنٹوں کے مابین فائرنگ کا مختصر تبادلہ ہونے کے بعد تلاشی آپریشن بڑے پیمانے پر جاری ہے۔دفاعی ذرائع نے بتایا کہ علاقے میں ملی ٹنٹوں کی موجودگی کی اطلاع ملنے کے بعد فوج وفورسز اور جموں کشمیر پولیس نے پورے علاقے کو محاصرے میں لیا اور تلاشی آپریشن شروع کردیا جس دوران وہاں چھپے بیٹھے ملی ٹنٹوں نے فائرنگ کی اور اس کے ساتھ ہی جھڑپ شروع ہوئی۔انہوں نے کہا کہ علاقے میں ملی ٹنٹوں کیخلاف آپریشن جاری ہے۔

108

سورنکوٹ منتقل کیا گیا جہاں سے تین شدید زخمیوں کو مزید علاج کیلئے میڈیکل کالج راجوری ریفر کیا گیا۔ان کی شناخت 2 3 سالہ لال حسین ولد خدام حسین، 1 8 سالہ شاہد احمد ولد عبدالحق اور طارق (ڈرائیور) ولد محمد رشید کے نام سے ہوئی ہے۔انہوں نے کہا کہ حادثے میں مرنے والے شہری کی شناخت یاسر احمد ولد منظور احمد کے نام سے ہوئی ہے اور ایس ڈی ایچ سورنکوٹ میں زیر علاج افراد میں 23 سالہ ظفر اقبال، 2 5 سالہ شہنواز احمد، 22 سالہ نثار احمد، 24 سالہ مقصود احمد اور مختار احمد، تمام مرہوٹ گاؤں کے رہنے والے شامل ہیں۔پولیس کے ایک سینئر آفیسر نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ سڑک حادثے میں ایک شہری لقمہ اجل بن گیا جبکہ آٹھ دیگر زخمی ہو گئے۔انہوں نے کہا کہ معاملے کی نسبت کیس درج کرکے تحقیقات شروع کردی گئی ہے۔

109

ورنہ حوالات' جملے کا استعمال کیا ہے۔انہوں نے ڈیجیٹل میڈیا پالیسی اور اساتذہ کی بھرتی جیسے مسائل پر اتر پردیش کی یوگی حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔پرینکا گاندھی نے جمعرات کو ایکس پر لکھا، ''جو تم کو ہو پسند، وہی بات کہیں گے۔تم دن کو اگر رات کہو رات کہیں گے۔اتر پردیش کی سوشل میڈیا پالیسی میں انصاف مانگ رہی خواتین کی آوازیں کس زمرے میں آئیں گی؟ 69000 ٹیچر بھرتی ریزرویشن گھوٹالہ میں اٹھنے والے سوال کس زمرے میں آئیں گے؟'' بھارتیہ جنتا پارٹی میں اندرونی خلفشار پر بھی پرینکا گاندھی نے طنز کیا ہے۔انہوں نے لکھا، ''بی جے پی لیڈران-ارکان اسمبلی کی جانب سے بی جے پی حکومت کی پول پٹی کھولنا کس زمرے میں آئے گا؟ تم دن کو کہو رات تو رات، ورنہ حوالات' پالیسی سچائی کو دبانے کا ایک اور طریقہ ہے۔' کیا بی جے پی جمہوریت اور آئین کو روندنے سے زیادہ کچھ سوچ ہی نہیں سکتی؟'' خیال رہے کہ اتر پردیش کی یوگی حکومت نے نئی ڈیجیٹل میڈیا پالیسی متعارف کی ہے، جس کے تحت کسی بھی قابل اعتراض مواد' کو آن لائن پوسٹ کرنے کے قانونی کارروائی کرنے کا التزام کیا گیا ہے۔حکومت نے کہا ہے کہ قابل اعتراض مواد' اپ لوڈ کرنے کی صورت میں متعلقہ سوشل میڈیا آپریٹرز، باثر افراد، فرم یا ایجنسی کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔یوگی حکومت کی اس نئی پالیسی کے تحت ریاستی حکومت کی اسکیموں اور کامیابیوں پر مبنی مواد کے ویڈیوز، ٹویٹس، پوسٹس، ریلز کو دکھانے کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔اگر آپ کو ان سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر اچھے فالوورز اور ویوز ملتے ہیں تو اس کے ذریعے گھر بیٹھے 2 سے 8 لاکھ روپے کمائے جاسکتے ہیں۔نئی ڈیجیٹل میڈیا پالیسی کے تحت فیس بک، انسٹا گرام اور یوٹیوب کو سبسکرائبرز اور فالوورز کی بنیاد پر 4 کیٹیگریز میں تقسیم کیا گیا ہے۔جس میں ایکس، فیس بک اور انسٹا گرام ہولڈرز ماہانہ 5 لاکھ، 4 لاکھ، 3 لاکھ اور 2 لاکھ روپے کماسکیں گے۔جبکہ یوٹیوب پر ویڈیوز، شارٹس، پوڈ کاسٹس کے لیے بالترتیب 8 لاکھ روپے، 7 لاکھ روپے، 6 لاکھ روپے اور 4 لاکھ روپے کا معاوضہ فراہم کیا جائے گا۔

110

کرنے دیں کہ دفعہ 370 کی منسوخی کے بعد کیا تبدیلی آئی ہے۔انہوں نے کہا'' ہمارے پاس 5 اگست 2019 سے پہلے اور 5 اگست کے بعد دہشت گردی کے واقعات، شہری ہلاکتوں، سیکورٹی فورسز کی ہلاکتوں اور پتھراؤ کے واقعات کے سرکاری اعداد وشمار موجود ہیں''۔انہوں نے کہا کہ 2018 میں 55 شہری قتل ہوئے اور 2023 میں صرف 23 اور 2024 میں اب تک صرف 1 4 ہوئے۔چگ نے ڈاکٹر فاروق عبداللہ پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ این سی کے سربراہ جیل میں بند لیڈروں کو رہا کرنے کی بات کرتے ہیں۔انہوں نے کہا'' میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ کس کو رہا کرنے جارہے ہیں، وہ لوگ جو پتھر بازی اور دہشت گردی کو فروغ دے رہے تھے۔کیا وہ کشمیر میں پتھر بازی اور بندوق کی ثقافت کو بحال کرنا چاہتے ہیں۔چگ نے کہا کہ بی جے پی زمینی سطح کے کارکنوں کی نظم وضبط والی پارٹی ہے، جو ایک خاندان کی طرح مل کر کام کرتے ہیں۔

111

ہوئے کہا کہ سالہا سال سے جمہوریت کے فقدان نے عوام کو زبردست مسائل ومشکلات سے دوچار کردیا ہے اور یہ سلسلہ ہر گزرتے دن کیساتھ بڑھتا جارہا ہے۔اُمید ہے کہ اسمبلی انتخابات میں جموں وکشمیر کے عوام نیشنل کانفرنس کو اپنی بھرپور حمایت دیں گے اور ہمیں اپنی خدمات اور راحت کاری کا موقعہ فراہم کریں گے۔انہوں نے کہا کہ میرا سیاسی سفر گاندربل سے ہی شروع ہوا ہے اور مجھے خوشی ہے کہ مجھے یہاں کے عوام کی ایک بار پھر نمائندگی کرنے کا موقع ملا ہے، میں آپ کی خدمت کرنے کیلئے پُرعزم ہوں۔

112

عازمین کو سفر حج کی اجازت دی جائے گی۔ترجمان مذہبی امور کے مطابق گردہ، دل، پھیپھڑے، جگر اور کینسر کے پیچیدہ مریضوں کو سفر حج کی اجازت نہیں ہوگی جب کہ ڈیمنشیا اور متعدی امراض مثلاً ٹی بی، تپ دق، کالی کھانسی کے حامل افراد کو سفر حج کی اجازت نہیں ہوگی۔ترجمان کا کہنا ہے کہ 12 سال سے کم عمر بچوں اور حاملہ خواتین کو سفر حج کی اجازت نہیں ہوگی۔عازمین حج کیلئے گردن توڑ بخار، کرونا، موسمی انفلوئنزا، پولیو ویکسین لگوانا لازم ہوگا۔

113

خارجہ کے مطابق یہ سسٹم اپ گریڈیشن کا معمول کا طریقہ کار ہے، جس سے پاسپورٹ سیوا کیندروں جیسی عوامی مرکز کی خدمات کے ہموار آپریشن کو یقینی بنایا جاتا ہے۔خیال رہے کہ پاسپورٹ سیوا پورٹل کو ہندوستان بھر میں نئے پاسپورٹ کی درخواستوں یا تجدید کیلئے نامزد مراکز پر تقرریوں کے شیڈول کے لیے وسیع پیمانے پر استعمال کیا جاتا ہے۔اپوائنٹمنٹ کے بعد، درخواست دہندگان کو اپنا پاسپورٹ حاصل کرنے سے پہلے دستاویزات کی تصدیق سے گزرنا ہوتا ہے جس کے بعد پولیس کی تصدیق ہوتی ہے اور بعد میں کچھ عرصہ کے دوران درخواست گزار کا اپا سپورٹ ان کے گھر کی دہلیز پر بذریعہ ڈاک پہنچ جاتا ہے۔

114

انتخاب بانہال سجاد شاہین، ڈی ڈی سی چیئر پرسن رام بن ڈاکٹر شمشاد بیگم موجود تھے۔ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے اپنا خطاب جاری رکھتے ہوئے کہا کہ جن طاقتوں نے ملک میں فرقہ پرست کو عام کرکے نفرت کی دیواریں کھڑی کردیں وہ لوگ اور اُن کے مقامی آلہ کار جموں وکشمیر کو بھی اسی سمت میں لے جانا چاہتے ہیں۔یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے ہمارے حقوق سلب کردیے اور اب ہماری شناخت، ہماری انفرادیت، ہماری وحدت اور کشمیری کو پارہ پارہ کرنے کے منصوبے پر عمل پیرا ہے۔یہ لوگ یہاں کے عوام کو سیاسی، جمہوری، اقتصادی اور معیشی بدحالی کے بھنور میں ڈال کر پوری طرح محتاج بنانے کے ناپاک عزائم رکھتے ہیں اور جموں وکشمیر کے عوام کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ وقت رہتے، دشمن عناصر اور اُن کے ناپاک ارادوں اور عزائم کو سمجھ کران کی ناکامی میں اپنا رول بنائیں۔انہوں نے کہا کہ اتحاد و اتفاق اور پُرعزم رہ کر دشمن عناصر کو ناکام بنایا جاسکتا ہے اور مجھے اُمید ہے کہ لوگ نیشنل کانفرنس کے پرچم تلے اتحاد اور یکجہتی کا مظاہرہ کرکے اپنی اس آبائی جماعت کو مضبوط کریں گے تاکہ جموں وکشمیر کے مظلوم اور محکوم عوام کو راحت پہنچائی جائے۔ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ پسماندہ اور پچھڑے طبقوں کیلئے نیشنل کانفرنس نے جو کام کیا ہے اُس کا کوئی ثانی نہیں ہے اور جو لوگ آج کل ریزرویشن کے معاملے پر گمراہ کن پروپیگنڈا پھیلا رہے ہیں انہوں نے یہاں کے غریب اور پسماندہ طبقوں کے جذبات اور احساسات کا استحصال کیا۔انہوں نے کہا کہ نیشنل کانفرنس کا انتخابی منشور غریب عوام کو راحت پہنچانے کیلئے مرتب کیا گیا اور ہمارے جماعت سے وابستہ ہر ایک فرد کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ پارٹی کی طرف سے راحت کاری کے ایجنڈا کو گھر گھر پہنچائیں اور لوگوں کو اپنے منشور سے آگاہ کریں۔پارٹی صدر نے پارٹی عہدیداروں، کارکنوں اور بے لوث حامیوں سے اپیل کی کہ وہ نیشنل کانفرنس کے اُمیدواروں کو کامیاب بنانے کیلئے مل کر کام کریں اور پارٹی کی شاندار و بھاری اکثریت سے کامیابی میں اپنا کردار ادا کریں۔تقریب پر DAPA اور اپنی پارٹی کے تمام مقامی عہدیداروں اور کارکنوں نے نیشنل کانفرنس میں شمولیت اختیار کی۔اس موقعے پر پارٹی میں شمولیت اختیار کرنے والوں کا خیر مقدم کیا گیا۔

ازنیابت چواری تحصیل خانصاحب باجلاس محمد یاسین صاحب نائب تحصیلدار
عنوان: درخواست ازجانب غلام محمد بٹ ولد عبدالخالق بٹ ساکنہ فرستوار تحصیل خانصاحب اجرائی RBA سرٹیفکیٹ تحت ایس آر او ۲۹۴

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں ہر خاص وعام کو بذریعہ اشتہار آگاہ کیا جاتا ہے کہ سائل نے ایک درخواست نسبت اجرائی RBA پیش کی ہے۔جو کہ فترخطہ امیں زیر کارروائی ہے۔پٹواری حلقہ سے رپورٹ اور ریونیو ریکارڈ طلب کیا گیا ہے جس کے مطابق سائل کے تمام جائیداد منقولہ وغیر منقولہ موضع فرستوار میں موجود ہے اور تاحال کبھی بھی وہ خطہ سے ترک سکونت نہیں کی ہے۔کنبے کی زرعی وغیر زرعی آمدنی سالانہ 75000 روپے تک ہے۔اور کنبہ ۶ افراد پر مشتمل ہے۔اور تفصیل افراد کنبہ بذیل درج ہے۔

نام افراد کنبہ	عمر	پیشہ	رشتہ	آمدنی سالانہ
عبدالخالق بٹ	۷۰	عمر رسیدہ	سربراہ	
راجہ بیگم زوجہ عبدالخالق بٹ	۶۵	گھریلو کام	زوجہ	
غلام محمد بٹ ولد عبدالخالق بٹ	۳۰	مزدوری	پسر	60000
گلشنہ بانو زوجہ غلام محمد بٹ	۲۸	گھریلو کام		
محمد آذان پسر غلام محمد بٹ	۲	نوزائد		
رفیقہ اختر دختر عبدالخالق بٹ	۱۷	گھریلو کام		

قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔تحریر الصدر
نائب تحصیلدار چواری

ازنیابت چواری تحصیل خانصاحب باجلاس محمد یاسین صاحب نائب تحصیلدار
عنوان: درخواست ازجانب سبرینہ یعقوب دختر محمد یعقوب بٹ ساکنہ گروسٹھ کلان تحصیل خانصاحب اجرائی RBA سرٹیفکیٹ تحت ایس آر او ۲۹۴

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں ہر خاص وعام کو بذریعہ اشتہار آگاہ کیا جاتا ہے کہ سائل نے ایک درخواست نسبت اجرائی RBA پیش کی ہے۔جو کہ فترخطہ امیں زیر کارروائی ہے۔پٹواری حلقہ سے رپورٹ اور ریونیو ریکارڈ طلب کیا گیا ہے جس کے مطابق سائل کے تمام جائیداد منقولہ وغیر منقولہ موضع گروسٹھ کلان میں موجود ہے اور تاحال کبھی بھی وہ خطہ سے ترک سکونت نہیں کی ہے۔کنبے کی زرعی وغیر زرعی آمدنی ماہانہ 58466 روپے تک ہے۔اور کنبہ ۶ افراد پر مشتمل ہے۔اور تفصیل افراد کنبہ بذیل درج ہے۔

نام افراد کنبہ	عمر	پیشہ	رشتہ	آمدنی ماہوار
محمد یعقوب بٹ	۴۰	سرکاری ملازم	سربراہ	57216
رفیقہ بانو زوجہ محمد یعقوب	۳۸	گھریلو کام		
سبرینہ یعقوب دختر۔۔۔	۱۷	زیر تعلیم		
ساقب یعقوب پسر۔۔۔	۱۵	۔۔۔۔		
مراتب یعقوب پسر۔۔۔	۱۳	۔۔۔		
عارب یعقوب پسر۔۔۔	۱۱	۔۔۔۔		

قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔تحریر الصدر
نائب تحصیلدار چواری

ازدفتر نائب تحصیلدار صفاکدل تحصیل عیدگاہ سرینگر
عنوان: درخواست منجانب ماجد بشیر ولد مرحوم بشیر احمد وانی ساکنہ سید پورہ اچھن سرینگر بغرض اجرائی لیگل ہیر سرٹیفکیٹ

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں درخواست سائل ہے کہ اس کا والد بشیر احمد وانی ولد عبدالعزیز وانی مورخہ 21/06/2024 کو فوت ہوچکا ہے۔اس نسبت سائل خواہاں ہے کہ اسکے حق میں لیگل ہیر سرٹیفکیٹ اجرا فرمایا جائے مطابق رپورٹ پٹواری متوفی کا کنبہ بذیل افراد پر مشتمل ہیں۔

نام افراد کنبہ	عمر	رشتہ	پیشہ	آمدنی
مسماۃ وزیرہ	۴۶	دختر متوفی	شادی شدہ از خانہ بیرون	
سجاد احمد وانی	۴۴	پسر متوفی	پشمینہ کام	10000
مسماۃ شبینہ	۴۲	دختر۔۔۔	شادی شدہ از خانہ بیرون	
ماجد بشیر	۴۰	پسر۔۔۔	ملازم سرکاری	
مسماۃ منیبہ	۷۳	بیوہ متوفی	عمر رسیدہ	

اسکے علاوہ کوئی وارثان جائز نہیں ہے۔قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے ہر خاص وعام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔تحریر الصدر
نائب تحصیلدار صفاکدل

ازدفتر نائب تحصیلدار صفاکدل تحصیل عیدگاہ سرینگر
عنوان: درخواست منجانب فاروق احمد حجام ولد محمد مقبول حجام ساکنہ گوری پورہ نور باغ سرینگر نسبت اجرائی OBC سرٹیفکیٹ بذمرۃ ''حجام''

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں درخواست منجانب فاروق احمد حجام ولد محمد مقبول حجام ساکنہ گوری پورہ بغرض اجرائی OBC سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا خواہاں ہے۔معاملہ زیر بحث کے نسبت پٹواری حلقہ سے رپورٹ طلب کی گئی ہے جس کے مطابق سائل طبقہ حجام سے تعلق رکھتے ہیں اور اس نسبت سائل خواہاں ہے کہ اسکے حق میں OBC سرٹیفکیٹ بذمرۃ حجام اجرا فرمائی جائے۔بروئے رپورٹ پٹواری حلقہ سائل کا کنبہ بذیل درج ہے۔

نام افراد کنبہ	عمر	رشتہ	پیشہ	آمدنی
فاروق احمد حجام	38	سائل خود	پرائیوٹ ملازم	
مسماۃ یاسمینہ	33	زوجہ سائل	گھریلو کام	
اوتان فاروق	۳	پسر سائل	زیر پرورش	

قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔تحریر الصدر
نائب تحصیلدار عیدگاہ

PUBLIC NOTICE

I RAZIYA AKHTER D/O SHEIR DIN KHATANA R/O ASTANMARG FAQIR GUJRI DARA HARWAN SGR HAS APPLYING FOR PARA GLIDING LICENCE IN TOURISM DEPATMENT. IF ANY BODY HAVING ANY OBJECTION INTHIS REGARD HE/ SHE MAY CONTACT CONERNED AUTHORITY WITHIN 7 DAYS AFTER THAT NO OBJECTION SHALL BE ENTERTAINED.

FROM THE OFFICE OF ADVOCATE MUDASSIR BANO

In the case of
1. HALIMA BEGUM W/O NOOR MOHAMMAD WANI R/O MADIBAL NOWSHERA SGR NOWSHARA J&K
Versus
Public at Large

...Non-Caveator's

In the matter of : Publication for Caveat.
The caveators apprehend that the non-caveator may file any suit or writ or any apeal at the back of the caveators and may manage to get ex parte order , therefore the caveators submit in case of any Writ Petition/Appeal/Suit or such proceedings are filed before this Hon'ble court by the non-Caveator's against the Caveators the Caveator's or the counsel for the Caveator's may be provided an reasonable opportunity of being heard before passing any of the order in the said Writ Petition/Appeal/Suit or any Proceeding otherwise the Caveator's may suffer such an irreparable loss and injury which cannot be compensated later on in any manner and same would be an abuse of the process of the court.

FROM THE OFFICE OF ADVOCATE SHARIF HUSSAIN & ASSOCIATES

In the case of
1. MOHAMMAD ATIQULLAH DAR S/O MOHAMMAD RAMZAN DAR
2.SARFARAZ AHMAD DAR S/O MOHAMMAD ATIQULLAH DAR
BOTH R/OS BAGHAT ,KANNIPORA SGR
Versus
Public at Large

...Non-Caveator's

In the matter of : Publication for Caveat.
The caveators apprehend that the non-caveator may file any suit or writ or any apeal at the back of the caveators and may manage to get ex parte order , therefore the caveators submit in case of any Writ Petition/Appeal/Suit or such proceedings are filed before this Hon'ble court by the non-Caveator's against the Caveators the Caveator's or the counsel for the Caveator's may be provided an reasonable opportunity of being heard before passing any of the order in the said Writ Petition/Appeal/Suit or any Proceeding otherwise the Caveator's may suffer such an irreparable loss and injury which cannot be compensated later on in any manner and same would be an abuse of the process of the court.

انسانی ترقی ہی ملکی ترقی کی کنجی ہے

تحریر: یاسر چغتائی

قدیم زمانوں میں کسی سلطنت کے خطرات و ترجیحات جنگوں سے لے کر فتوحات تک محدود ہوا کرتے تھے، جہاں آباد انسانوں کو فقط جنگی ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا، پھر وقت گزرتا گیا اور دنیا میں روایتی جنگوں سے ہٹ کر نئے خطرات اور چیلنجز نے جنم لیا۔

عالمی جنگوں کی تباہ کاریوں کے بعد دنیا نے جب اپنی ترجیحات کو تبدیل کرتے ہوئے ترقی کا نیا سفر شروع کیا تو ملکوں کی معاشی وسماجی ترقی کو انسانی ترقی ہیومن ڈویلپمنٹ کیساتھ منسوب کیا گیا۔

معاشی وسماجی ترقی انسانی ترقی سے مشروط ہے جس کیلئے سنجیدہ کوششیں کرنا ہونگی ہمارے ہاں انسانی سرمائے کا مثبت استعمال نہ ہونے کے برابر ہے اس حوالے سے پاکستان 159 ویں نمبر پر ہے اور انسانوں پر سرمایہ کاری کرنے کی سنجیدہ کوشش شروع ہوئیں، کینیڈین معیشت دان پروفیسر کین گیلبر تھ کے مطابق کسی ملک کی معیشت میں بہتری انسانی ترقی اور انسانوں پر خرچ کرنے میں ہی پنہاں ہے اور بہتر انسانوں سے ہم بہتر معیشت حاصل کر سکتے ہیں۔ اسی طرح معروف امریکی معیشت دان فیرڈک نے بھی کہا جو ملک اپنے عوام میں صلاحتیں پیدا کر کے انہیں معاشی ترقی کیلئے استعمال میں نہیں لاتا، وہ ملک کسی اور شعبہ میں ترقی نہیں کرسکتا۔ ان تمام تجاویز اور تلقین کا ثبوت یہ ہے کہ حالیہ دہائیوں میں جن ممالک نے اپنے انسانوں پر زیادہ خرچ کرتے ہوئے انہیں باصلاحیت بنا کر استعمال کیا، انھوں نے ترقی حاصل کی اور جو ممالک اپنے عوام کو کارآمد نہ بنا سکے، گویا وہاں ناکارہ انسانوں کا جم غفیر ملکی وسائل پر بوجھ بن گیا ہے۔

ہم اکثر سوچتے ہونگے کہ پاکستان ترقی پذیر ملک کیوں کہلاتا ہے؟ تو ہمارے ترقی پذیر کہلانے کی بنیادی وجہ انسانی ترقی کا نہ ہونا ہے، درحقیقت ترقی پذیر اور ترقی یافتہ ممالک میں بنیادی فرق انسانی سرمائے کی ترقی اور انکے بہتر استعمال کا ہی ہوتا ہے۔ مگر ہمارا یہ عالم ہے کہ آج Human Develpment Index میں پاکستان 188 ممالک کی فہرست میں 159 نمبر پر ہے، انسانی سرمائے کا مثبت استعمال نہ ہونے کے برابر ہے، اسی باعث ملک معاشی مشکلات کا شکار ہے، صنعتیں اور شعبہ جات تباہی کے دہانے پر کھڑے ہیں، قومی ترقی کا پہیہ جام ہے اور غربت میں ہر گزرتے دن کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے، ہمارے لوگ غیر یقینی کا شکار ہیں۔ دراصل وہ اہم تقاضے جو انسانی ترقی لانے کیلئے ضروری سمجھے جاتے ہیں، ہم انہیں پورا نہ کر سکے۔

آج انہی ٹھوس وجوہات کو جاننا بیحد ضروری ہے جو پاکستان میں انسانی ترقی کی راہ میں بڑی رکاوٹیں بنی ہوئی ہیں، اور جن کے حل سے ہی پاکستان انسانی ترقی حاصل کر سکتا ہے، ان بنیادی عوامل میں: غیر معیاری تعلیم و تربیت، صحت وخوراک کا ناقص نظام، روزگار کے کم مواقع، بڑھتی آبادی اور عدم بہبود شمار ہوتے ہیں۔

جدید اور معیاری ''تعلیم و تربیت'' کی کمی

تعلیم و تربیت وہ سب سے بنیادی سرمایہ کاری ہے جو انسانوں میں ترقی لانے کیلئے ضروری سمجھی جاتی ہے، یہ ایسا خزانہ ہے جو انسان کے مستقبل کو اسکے حال سے بہتر بنا سکتا ہے، اور ملک وقوم کو تقدیر سنوار سکتا ہے، کامن ویلتھ گلوبل یوتھ ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ظاہر کرتی ہے کہ جن ممالک نے اپنے نوجوانوں کی تعلیم و تربیت پر خاص توجہ دی وہی ممالک ترقی یافتہ قرار پائے۔ مگر تعلیم صرف برائے نام تعلیم نہیں ہونی چاہیے بلکہ معیاری بھی ہونی چاہیے۔ تعلیم ایسی ہو جس میں جدت کے تمام تقاضے پورے ہو رہے ہوں، اور ایسا مثالی تعلیمی نظام انقلابی تبدیلیوں اور تعلیم کو تحقیق کے ساتھ مربوط کر کے ہی لانا ممکن ہے۔ مگر بدقسمتی سے پاکستان میں پہلے تو تعلیم کی سہولت ہر بچے کو میسر ہی نہیں، جبکہ یہاں تعلیم پر جو تھوڑی بہت سرمایہ کاری ہوئی وہ بھی انتہائی غلط ہوئی ہے۔ ہمارے ہاں ہمیشہ تعلیم کی رسائی پر زیادہ توجہ دی گئی جبکہ معیار کی فکر ہی نہ کی گئی، جسکا نتیجہ یہ نکلا کہ ہمارے انسانوں نے نہ گھروں سے کچھ سیکھا اور نہ تعلیمی اداروں سے۔ آج بھی ہمارے تعلیمی اداروں سے پڑھنے والے بیشتر گریجویٹس قابلیت اور صلاحیت سے محروم نظر آتے ہیں۔ لمحہ فکریہ ہے کہ ہمارے نوجوان ان ڈگریوں کے ساتھ عالمی سطح پر کوئی مقابلہ نہیں کر سکتے، بلکہ احساس محرومی کا شکار رہتے ہیں، نوجوان کسی بھی ملک کا قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں اور جب وہ ہی ناکارہ ہونے لگیں تو ملک کیسے ترقی کرے گا؟ بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ پہلے لیول میں ہمارا تعلیمی نظام دو بڑے حصوں میں بٹا ہوا ہے، یعنی کہ دینی مدارس اور دوسرا دنیاوی تعلیم کی درس گاہیں، اس سے اگلے لیول میں پھر تقسیم ہے جہاں امیر کیلئے تعلیم الگ اور غریب کیلئے الگ ہے۔ چنانچہ نصاب میں انقلاب تو دور ہم ملک میں یکساں نظام تعلیم تک نہیں لا سکے، جو کہ تعلیم کو ٹھوس اور معیاری بنانے کیلئے بے حد ضروری ہے۔

جب تک ہماری تعلیم کا نظام ونصاب معیاری نہیں ہوگا ہم اپنے انسانوں کو کوئی علم نہیں دے سکیں گے، ہم ایک اور غلطی یہ ہے کہ ہم تعلیم کے ساتھ تربیت کو بھول بیٹھے ہیں، ہم چاہیں تو انسانوں کے سرمائے کو تربیت یافتہ بنا کر انہیں استعمال میں لا سکتے ہیں، اور اپنی بہت سی محرومیوں کو پورا کر سکتے ہیں۔ سکاٹش اکانومسٹ اور فلاسفر ایڈم سمتھ کے بقول کسی بھی ملک کی خوشحالی کا انحصار وہاں موجود لیبر کی صلاحیت اور مہارت پر ہوتا ہے۔ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک بالخصوص چین نے اپنے اس سرمائے کا بروقت اور برمحل استعمال کیا اور کامیاب ٹھہرے۔ آج دیکھا جائے تو تعمیراتی شعبہ میں چین کی لیبر، آئی ٹی کے شعبہ میں بھارت کی لیبر دنیا کی مجبوری بن چکے ہیں۔ مگر ہماری لیبر جدید تربیت، سہولیات اور رواج سے ہم آہنگ ہی نہیں۔ اور ملک کیلئے سرمایہ اکٹھا کرنے سے قاصر ہیں۔ جنہیں آئی ٹی بیسڈ اسکلز اور دیگر تربیت دینے کی اشد ضرروت ہے، جس کے لیے ہمارے اداروں کو خاص توجہ دینی چاہیے۔

صحت وخوراک کا ناقص نظام

کہتے ہیں جان ہے تو جہاں ہے، مگر جب ہمارے انسانوں میں جان ہی نہ ہوگی تو جہاں کیسے بہتر بنائیں گے؟ پاکستان میں انسانوں کی صحت پر سرمایہ کاری بھی ترجیح نہیں رہی، اس کا ثبوت ہم اپنے سالانہ کھربوں کے قومی بجٹ سے حاصل کر سکتے ہیں جس میں صحت کیلئے تھوڑا سا حصہ مختص ہوتا ہے۔ آج ہمارے پاس 1300 افراد کیلئے صرف ایک ڈاکٹر موجود ہے، ہسپتالوں میں بنیادی سہولیات نایاب ہیں۔ سندھ کے ہسپتالوں میں بنیادی ویکسین، پنجاب میں بنیادی ادویات اور خیبر پختونخوا کے ہسپتالوں میں آکسیجن تک موجود نہیں۔ اسی طرح غذائی محرومی بھی ہر گزرتے دن بڑھ رہی ہے۔ ہمارے 60 سے 70 فیصد بچے محدود جسمانی اور دماغی گروتھ کا شکار ہیں کیونکہ انہیں صحت بخش خوراک میسر ہی نہیں، Global Hunger Index میں پاکستان کا 117 ممالک میں سے 94 واں نمبر ہے۔ UNICEF کی رپورٹ کے مطابق صوبہ سندھ میں 5 سال سے کم عمر 50 فیصد سے زائد بچے غذائی قلت کا شکار ہیں۔

اسی طرح خوراک کا سب سے بڑا ذریعہ یعنی زراعت کا تیز رفتاری سے زوال پذیر ہونا بھی خطرے کی گھنٹیاں بجا رہا ہے، ہماری زرعی ترقی کی شرح 1 فیصد سے بھی کم ہے، ملک میں گندم کی پیداوار 40 سے 50 من فی ایکڑ ہے، جبکہ ماہرین کا ماننا ہے کہ آئندہ چند سالوں تک یہ پیداوار 2 گنا نہ بڑھائی گئی تو بدترین غذائی بحران سر اٹھا سکتا ہے، جبکہ گذشتہ 60 سالوں میں زیر کاشت آراضی میں صرف 40 فیصد اضافہ ہوا جبکہ آبادی میں پانچ گناہ اضافہ ہوا ہے۔ چنانچہ جب صحت پر ایسی سرمایہ کاری ہو رہی ہو اور خوراک جیسی بنیادی ضرورت کا کوئی پرسان حال نہ ہو وہاں انسان کیا اور کیسے ترقی کریں گے؟

روزگار کے محدود مواقع

اس وقت پاکستان کی 13 کروڑ سے زائد آبادی نوجوانوں پر مشتمل ہے جو ملکی آبادی کا 60 فیصد سے زائد بنتا ہے، تاریخ کی یہ بلند ترین سطح ہمارے لیے خوش قسمتی بھی ہے اور ایک بڑا چیلنج بھی، خوش قسمتی اس طرح کہ یہ نوجوان پاکستان کو آگے بڑھانے کیلئے کافی ہیں، اور اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں، اور چیلنج اس طرح کہ فی الوقت پاکستان میں نوجوانوں کیلئے روزگار، انکی شخصیت سازی اور پروفیشنل صلاحیت کو بڑھانے کیلئے خاطر خواہ اقدامات نظر نہیں آتے۔ روزگار کے حوالے سے پاکستان کو 2040 تک 12 کروڑ نوکریاں پیدا کرنے کی ضرروت ہے جن کا حصول ناممکن لگتا ہے۔ پاکستان بیورو آف سٹیٹس کی رپورٹ کے مطابق ملک کے تقریبا 20 فیصد گریجوایٹ طلبا بیروزگار ہیں، جن میں سے طالبات کی بیروزگاری کی شرح 41 فیصد تک ہے جبکہ مرد طلبا کی شرح 7 فیصد تک بڑھ گئی ہے جو محض ایک دہائی پہلے 4 فیصد تھی۔ اسی طرح انٹرمیڈیٹ پاس طلبا میں بیروزگاری کی شرح 11 فیصد ہوگئی ہے جو ایک دہائی پہلے 6.5 فیصد تھی۔ اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق 77 فیصد پاکستانی طلبا روزگار کی خاطر اعلیٰ تعلیم تک نہیں پہنچ پاتے، جبکہ ڈگری حاصل کرنے والے 36 فیصد پاکستانی نوجوان اپنے مستقبل سے ناامید ہیں۔ لہذا جب ہمارے نوجوان ایسی خستہ حالی سے گزر رہے ہوں تو ان کا ملک کیلئے سرمایہ بننا مشکل نظر آتا ہے۔

بڑھتی آبادی

پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک میں انسانی ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ آبادی کا بڑھتا ہوا دباؤ ہے۔ جو دیگر تمام رکاوٹوں کو جنم دے رہا ہے، کیونکہ بے لگام آبادی کسی بھی ملک کے وسائل پر بوجھ بن جاتی ہے، اور کمزور حکومتیں تمام انسانوں پر سرمایہ کاری کی سکت نہیں رکھتیں جو نہ ہی سب کو معیاری خوراک، تعلیم، ہسپتال، روزگار و دیگر سہولیات مہیا کرنے کی ضمانت نہیں دے سکتی ہیں۔ آج صورتحال یہ ہے کہ ہماری آبادی 23 کروڑ کے لگ بھگ ہے، ملک میں ہر 1 منٹ بعد ایک بچہ پیدا ہو رہا ہے، جبکہ فی جوڑا شرح پیدائش 3.6 ہے، جس حساب سے 2050 تک ہماری کل آبادی 45 کروڑ تک پہنچ جانے کا خدشہ ہے۔ اس کی مرکزی وجہ شہریوں میں بنیادی سماجی شعور اور آگاہی کی فقدان ہے۔ 60 کی دہائی میں صدر ایوب خان نے جامع وسائل کیساتھ ملک میں فیملی پلاننگ (FP) پروگرام شروع کیا تھا۔ جس میں عوام کو کم بچے پیدا کرنے کی تلقین کی گئی، مگر یہ پروگرام قدامت پسند طبقات کا شکار ہو گیا اور تسلسل کیساتھ نہ چل سکا، اور ملک کا عام آدمی آگاہی سے محروم ہی رہا جو کہ اس مہم کا اصل ہدف تھا۔ اسکے بعد جیسے ملک میں آبادی کا سیلاب امڈ آیا، جبکہ انسانی ترقی لانے کیلئے آبادی کا کنٹرول کرنا بے حد ضروری ہے، اس کی بڑی مثال چین کی لی جا سکتی ہے، جو آبادی کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے،

جب اس نے اپنے انسانی وسائل کا بہتر استعمال کرنے اور ان کی کام کرنے کی صلاحیت بڑھانے کا فیصلہ کیا تو سب سے پہلے بڑھتی ہوئی آبادی کو کنٹرول کیا، 70 کی دہائی میں وہاں One Couple One Child پالیسی متعارف کروائی گئی، جس کو اپنانے والوں کو سہولیات، انعامات اور مراعات دی گئیں جبکہ نہ اپنانے والوں کو جرمانے کیے گئے، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ شرح پیدائش کم ہوگئی اور 1970 تا 1991 260 ملین بچوں کی کم پیدائش نوٹ کی گئی۔ جس سے دستیاب آبادی کو قدرتی وسائل کو استعمال کرنے کا بہتر موقع ملا۔ حکومت کی معاشی پالیسیز کی وجہ سے نوجوانوں کو روزگار ملے، انہیں جدید تقاضوں کے مطابق باصلاحیت بنایا گیا اور پھر انسانوں نے ملک کو معاشی طور پر مضبوط بنانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ وہیں سے چین نے اپنی ترقی کی راہ متعین کی۔ چنانچہ پاکستان میں بھی آبادی کو

عدم برداشت۔۔ سائنسی تحقیق کی راہ میں رکاوٹ

تحریر: مہر محمد طفیل لوہانچ

کبھی کبھی معمولی باتوں سے شروع ہونے والی دشمنیاں نسل در نسل تباہی کا باعث بن جاتی ہیں

عدم برداشت کے خاتمے کیلئے مکالمے کی افادیت اور اہمیت اجاگر کرنے کی ضرورت ہے

بعض لوگوں کے نزدیک سر اٹھا کر جینے کا طریقہ یہی ہے کہ دوسرے کی عزت پیروں تلے روندی جائے

نت نئی ایجادات کی مخالفت کرنے والے معاشرے پسماندہ رہ گئے لوگ آئزک نیوٹن پر ہنستے تھے کہ اگر زمین میں کشش ثقل تو پھر پرندے ہوا میں کیسے اڑتے ہیں؟، کوپرنیکس کی حمایت کرنے پر گلیلیو کو سزا ملی

ذہنی انقلاب ایک عظیم پیش رفت تھی جس نے انسان کو دیگر جانداروں سے اعلیٰ ہونے کا درجہ دیا۔ اور ذہنی انقلاب کے بعد معاشرے اور زبانیں سامنے آئیں۔ انسانوں نے ڈھانچے تیار کئے اور اتحاد بنائے۔ انسان سوچ سکتے ہیں جس نے انسان کو دیگر جانداروں پر برتری حاصل کرنے میں مدد دی۔ عظیم تہذیبیں انسانی فراست اور نئے تصورات کے جنم لینے کی صلاحیت کا نتیجہ تھیں۔ اگرچہ زمین پر انسانوں کی کامیاب بقاء کی ایک وجہ ترقی کے عمل اور نئے خیالات ابھارنے کی صلاحیت ہے لیکن بعض اوقات انسانوں نے نئے خیالات اور نئی سوچ کو سخت ہاتھوں سے نمٹنے کی کوشش کی ہے۔ انسان نے مخالف رائے کو ہمیشہ مسترد کیا۔ لیکن کچھ نظریات کی افادیت کو جاننے کے بعد انہیں قبول کیا۔

بعض معاشرے نئی ایجادات کی مخالفت کرتے ہیں۔ اسی لئے وہاں نئی سوچ پیش کرنے والوں نے ہر قسم کے حالات کا سامنا کیا۔ نئے خیالات جب عوام الناس کے منظور شدہ خیالات کے برعکس نکلے تو پھر انہیں زبردست مخالفت کا سامنا کرنا پڑا انہیں کو دھمکیاں بھی ملیں اور کچھ نے تو اپنی جان بھی گنوائی۔ گلیلیو گلیلی کو صرف اس لئے قید کیا گیا کیونکہ اس نے کوپرنیکس تھیوری کی حمایت کی تھی۔ کوپرنیکس نے کہا تھا کہ نظام شمسی کا مرکز سورج ہے اس نظریے کی حمایت کرنے پر گلیلیو کو نظر بند کیا گیا۔ گلیلیو کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ اس کے نزدیک یہ نظریہ ان کی قدیم سوچ کے منافی تھا۔ وہ یہ سمجھتے تھے کہ زمین نظام شمسی کا مرکز ہے۔ آج یہ سائنسی طور پر ثابت شدہ حقیقت ہے کہ نظام شمسی کا مرکز سورج ہے اور گلیلیو کو ایک حقیقت کی حمایت کرنے کی سزا دی گئی۔ آئزک نیوٹن نے جب زمین کی کشش ثقل دریافت کی تو لوگوں نے سختی سے مخالفت کی۔ اس پر ہنستے، اور کہتے تھے کہ اگر زمین میں کشش ثقل ہیں جو ہر چیز کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے تو پھر پرندے ہوا میں کیسے اڑتے ہیں۔ وہ کیوں گرتے نہیں؟

یونانی فلسفی سقراط کو محض اس لئے موت کی سزا دی گئی کیونکہ وہ اپنے دور کے لوگوں سے مختلف سوچتا تھا۔ اس پہ الزام لگایا گیا کہ وہ نوجوانوں کے ذہنوں کو خراب کرتا ہے۔ سقراط کے خیالات عام انسانوں کی سمجھ کی سطح سے آگے تھے۔ لوگوں نے اسے برداشت نہیں کیا اور اس کے خلاف مہم چلائی لیکن آج ہم انہیں انسانی تاریخ کے ذہین ترین افراد میں سے ایک مانتے ہیں۔ انہیں فلسفہ میں ایک عظیم اہمیت حاصل ہے۔ نہ صرف عظیم مفکرین لیکن بہت سے سائنس دانوں اور صوفیا کرام کو بھی اپنے خیالات اور نظریات کی وجہ سے مشکلات کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ ان کے نظریات عوام الناس کے نظریات کے ساتھ تصادم میں تھے۔ پرنٹنگ پریس یوہانس گوٹن برگ کی طرف سے ایجاد کیا گیا تھا۔ یورپی ممالک نے اس ایجاد سے کافی فائدہ اٹھایا۔ لیکن ایک طبقے نے اسے مسترد کرتے ہوئے لوگوں کو اس سے دور رہنے کی ہدایت کی، خاص طور پر مذہبی کتابوں کے لیے اس کے استعمال سے گریز کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

مولانا جلال الدین رومی عظیم ولی تھے۔ ان کی تخلیقات ایک سو سے زائد ممالک میں نصاب کا حصہ ہیں۔ اپنے استاد شمس تبریز کے ساتھ اپنے صوفیانہ سفر کا آغاز کرتے وقت انہیں بھی سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ محبت کی علامت مانے جانے والے رومیؒ کو دانش کی بلند ترین چوٹیوں تک پہنچنے کے لیے مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ برصغیر کے صوفیا کرام اور مشہور شعراء کو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ صوفی شاعر بابا بلھے شاہ اور شاہ عبداللطیف بھٹائی کو اپنے فلسفیانہ سفر میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ علامہ محمد اقبالؒ کو بھی ان کی مشہور نظم 'شکوہ' کے لیے مخالفت کا سامنا کرنا پڑا تھا اور انہوں نے پھر 'جواب شکوہ' لکھی۔

کہا جاتا ہے کہ جب امیر تیمور نے فارس پر حملہ کیا، تو فارس کے دانش ور اور علماء کو اس کے سامنے لانے کے لیے کہا گیا۔ فارس کے دانش ور مسلم دنیا میں مشہور تھے، اس لیے امیر تیمور ان کے ساتھ ایک مکالمہ کرنا چاہتا تھا۔ ان کے ساتھ مکالمہ کرنے کے بعد امیر تیمور رنجیدہ ہوئے۔ ان کے مطابق ان لوگوں میں حکمت کا فقدان تھا۔ پھر کسی نے انہیں بتایا کہ فارس کے بعض دانشوروں کی مزاحمت کی گئی تھی، وہ اپنی سلامتی کے لیے چھپے ہوئے ہیں۔ امیر تیمور نے انہیں تلاش کرنے کا حکم دیا۔ فارس کے عظیم شاعر اور دانش بشمول حافظ شیرازی کو پیش کیا گیا۔ امیر تیمور ان کے دانش سے متاثر ہوئے۔ پھر امیر تیمور نے دریافت کیا کہ ایسے عظیم دانش وروں پہ کیوں الزامات جاری ہوئے۔ حافظ شیرازی نے جواب میں بتایا کہ جب یہ دانش ور اپنے طریقے سے کائنات اور خدا کی تخلیقات کے بارے میں بات کرتے ہیں تو لوگ بجائے ان کی بات سمجھنے کے، الزام دیتے ہیں۔

اب دنیا ایک ایسی شکل میں ہمارے سامنے ہے جہاں ہر شخص اپنے اختیار کے مطابق ظالم ہے جس کی واضح مثالیں ہمیں ہر ملک میں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ صبح آنکھ کھولتے ہی کوئی نیا واقعہ ہمیں خوش آمدید کہتا ہے

یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ ایسے واقعات کے پیچھے معاشرے میں بڑھتی ہوئی عدم برداشت اور انتہا پسندی کی شدت اختیار کرنے والی لہر ہے جو آہستہ آہستہ شدت پسندی کے دامن کو چھوتی ہے اور تشدد کی سرگرمیوں کو جنم دیتی ہے۔ جس معاشرے میں ہم رہ رہے ہیں یہاں کسی پر تشدد کرنا، جائیداد کے تنازعے یا غیرت کے نام پر قتل کرنا ایک روایت بن چکی ہے جو بظاہر عدم تشدد یا برداشت سے لاعلمی دکھائی دیتی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا یہ شدت پسندی یا عدم برداشت ہمیں وراثت میں ملی ہے یا یہ موجود حالات اور وقت کی دین ہے؟ اگر ہم ماضی پر نظر دوڑائیں تو چونکا دینے والے مناظر سامنے آ جائیں گے جس کے پیچھے کم علمی اور غیروں کی خوشامد کا بھی ہاتھ ہے۔

لفظ دشمنی بذات خود ایک فتنہ فساد کا حصہ ہے اسے سنتے ہی نفرت، قتل وغارت فتنہ فساد برائی جیسے عکس ذہن میں گردش کرنے لگتے ہیں۔ خاندانی دشمنی جس طرز انداز میں بھی ہو یہ نفرت کو جنم دیتی ہے اور رشتوں میں فاصلے پیدا کرتی ہے اور جہاں تک اسلام کا تعلق ہے تو اسلام نے نفرت قتل وغارت فتنہ فساد پھیلانے سے منع کیا ہے اور اسلامی بھائی چارے اور امن کا درس دیا ہے۔ جب خاندانی دشمنی کا ذکر آتا ہے تو یہ وہ فساد ہے جو نسل در نسل چلتا رہتا ہے اور نفرت اور قتل وغارت کا سبب بنتا جاتا ہے، خاندانی دشمنی کی بڑی وجوہات جہالت اور شعور کی کمی ہے۔ خاندانی دشمنی پر اگر تحقیق کی جائے تو اس کے آغاز کی وجہ عام معمولی سی بات ہوتی ہے جیسا کہ کسی زمین میں پانی کی ترسیل پر دو خاندانوں کا آپس میں جوں توں ہو جائے یا پھر زمین کی مٹی پر جھگڑا ہو جاتا ہے کہ یہ میری زمین کی مٹی ہے اس کو نہ اٹھایا کرو۔ اس طرح پیسوں کے لین دین کی وجہ سے بھی تنازعات سامنے آجاتے ہیں یا پھر بچپن کے رشتوں سے انکار کی وجہ بھی خاندانی دشمنی کا باعث بن جاتی ہے، مطلب خاندانی دشمنی کا آغاز معمولی باتوں سے ہو جاتا ہے مگر بگڑتے بگڑتے یہ خطرناک صورت اختیار کر لیتا ہے اور پھر نسل در نسل تباہی کا باعث بنتا جاتا ہے۔

خاندانی دشمنی ہر جگہ ہوتی ہے مگر قبائلی علاقوں میں اس وجہ سے خاندان صفحہ ہستی سے مٹ جاتے ہیں اس دشمنی میں پہلے عام سی بات کو لے کر ضد اور انا کا مسئلہ بنا لیا جاتا ہے اور پھر اس ضد اور انا کی وجہ سے بات قتل وغارت تک پہنچ جاتی ہے اور ایک فریق نے کسی کو اگر قتل کر دیا تو دوسرا فریق پہلے خاندان والوں کو قتل کر دیتے ہیں اور پھر پہلے خاندان والے دوسرے خاندان والوں کو قتل کر دیتے ہیں یوں نسل در نسل یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ خاندانی دشمنی میں حریف خاندان کو کمزور کرنے کے لیے جو زیادہ طاقتور بندہ ہو اسی کو ہی ہدف بنایا جاتا ہے، اسی کو قتل کر دیا جاتا ہے۔

بعض معاشروں میں بچوں کو جنگجوؤں کے طور طریقے دکھاتے ہیں۔ ان کے ذہن میں یہ بات بٹھا دی جاتی ہے کہ تم ایک بہادر اور بندوق سے محبت کرنیوالے فرد ہو۔ ان کے ہاتھوں میں کھلونا نما اسلحہ تھما دیا جاتا ہے۔ بچے کو اسلحہ سے محبت ہونے لگتی ہے اور جب وہ بڑا ہو جاتا ہے تو وہ اسی اسلحہ سے اپنی نام نہاد بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے معمولی باتوں پر آدم زاد کی جان لے لیتا ہے۔ ایسے معاشرے میں عدم برداشت کے بڑھتے رجحان کے پیچھے جھوٹی انا کی آبیاری کے اصول کارفرما ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ ہر فرد کو اس کی ذات، ہنر اور رنگ کے حساب سے اہمیت دیتے ہیں اور اس کے ساتھ ان کی حیثیت کے حساب سے برتاؤ کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر کسی ہوٹل میں خدمات انجام دینے والے افراد ہوں یا کسی ورکشاپ میں کام کرنے والا بچہ، کوئی سکیورٹی گارڈ ہو یا کسی سٹور کا سیلز مین، ان میں سے ہر شخص روزانہ کئی بار اپنے معاشرے کے دیگر نام نہاد مہذب افراد کی طرف سے برے رویے کو سہتا ہے جو یقیناً ان کے اندر بھی منفی جذبات کو جنم دیتا ہے۔

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ عزت سے سر اٹھا کر جینے کا یہی طریقہ ہے کہ دوسرے کی عزت پیروں تلے روند دی جائے۔ ماہرین کے خیال میں عدم برداشت دراصل ہمارے اندر چھپی ہوئی مایوسی سے جنم لیتی ہے اور یہ مایوسی ہمارے ناتمام ارادوں اور ناآسودہ خواہشات کا نتیجہ ہوتی ہے۔ معاشرتی اصولوں یا تربیت کے باعث ہم بہت سے ارادوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے سے قاصر ہوتے ہیں۔۔ عدم تشدد کا فلسفہ انسان کو انسان دوستی، امن، بھائی چارے اور خدا کے مخلوق چاہے اس کا تعلق کسی اور مذہب سے ہی کیوں نہ ہو، اس سے محبت کرنے کا درس دیتا ہے۔ زیادہ تر، لوگ دوسروں کو اس وقت برداشت نہیں کرتے جب ان کی رائے ہماری رائے سے متصادم ہو۔ یہ لوگ اپنے خیالات سے متصادم رائے کا اظہار کرنے والوں کے ساتھ سختی سے نمٹنا چاہتے ہیں۔ منظور شدہ نظریات اور خیالات وقت کے ساتھ مقدس بن جاتے ہیں۔ اگر آپ ان کو چیلنج کرتے ہیں تو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

آج ہم جن کے کام کو سراہتے ہیں لیکن جب وہ زندہ تھے تب کیوں انہیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟ اب بھی کئی معاشروں میں مختلف نظریات رکھنے والے افراد کو برداشت نہیں کیا جاتا۔ لیکن دنیا میں ترقی اور خوش حالی ایسے لوگوں کی وجہ سے بھی ممکن ہوئی ہے جنہوں نے کچھ نیا سوچنے اور کرنے کی ضرورت کو اجاگر کیا۔ ہمیں ایک ایسی دنیا کی تخلیق کرنی چاہیے جہاں ترقیاتی سوچ کو خیر مقدم کیا جائے اور اختلاف رائے کو برداشت کیا جائے نہ کہ کچلا جائے۔ عدم برداشت کی ایک بڑی وجہ تعلیم اور شعور کی کمی ہے۔ آخر کب تک جہالت کی اندھیر نگری میں ہم انسانوں کو تباہ ہوتا ہوا دیکھیں گے؟ ہمیں چاہئے کہ اب اس عمل سے نکل کر آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔

The Urdu Daily
WATTAN
وطن

ٹی 20 ورلڈ کپ کیلئے ہندوستانی ٹیم کا اعلان

نئی دہلی// آئی سی سی خواتین کے ٹی 20 ورلڈ کپ کے لیے ٹیم انڈیا کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ 15 رکنی ٹیم کی کمان ہرمن پریت کور کے ہاتھ میں ہے۔ ہرمن پریت کے علاوہ اسمرتی مندھانا ٹیم کی دوسری تجربہ کار کھلاڑی ہیں۔ شریانکا پاٹل اور وکٹ کیپر بیٹر یاستیکا بھاٹیہ کو بھی ٹیم میں جگہ ملی ہے، جو ابھی تک اپنے زخم سے صحتیاب نہیں ہوئی ہیں۔ اگر یہ دونوں کھلاڑی ٹورنمنٹ شروع ہونے تک فٹ ہو گئے تو وہ ٹیم میں رہیں گے، بصورت دیگر ان کی جگہ لی جا سکتی ہے۔ سلیکشن کمیٹی نے 3 کھلاڑیوں کو ریزرو رکھا ہے۔ یہ کھلاڑی اوپننگ سے لے کر مڈل آرڈر تک کی ذمہ داری نبھانے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ ویمنز ٹی 20 ورلڈ کپ 2024 میں ٹیم انڈیا کی اوپننگ کی ذمہ داری اسمرتی مندھانا اور شیفالی ورما کے سر پر ہوگی۔ ان کے علاوہ جمائمہ روڈریگز، کپتان ہرمن پریت کور اور تجربہ کار آل راؤنڈر دیپتی شرما مڈل آرڈر میں ٹیم کی قیادت کرتی نظر آئیں گے۔ ان کے علاوہ یستیکا بھاٹیہ اور ڈی ہیمالتا میں سے ایک بھی مڈل آرڈر میں پلیئنگ الیون میں جگہ بناتے ہوئے نظر آئیں گی۔ ریچا گھوش ٹیم کی پہلی پسند وکٹ کیپر بننے جا رہی ہیں، جو میچ ختم کرنے کی حیرت انگیز صلاحیت رکھتی ہیں۔ ریچا ہمالیائی شاٹس مارنے میں ماہر ہیں۔ ٹیم کے فاسٹ بولنگ شعبہ کی کمان رینوکا ٹھاکر اور پوجا وستراکر کریں گے، شریانکا پاٹل، آشا شوبھنا اور رادھا یادو اسپن کا شعبہ سنبھالتے ہوئے نظر آئیں گی۔ خواتین کا ٹی 20 ورلڈ کپ 3 اکتوبر کو متحدہ عرب امارات میں ہونا ہے جس میں ہندوستانی ٹیم اپنی مہم کا آغاز 4 اکتوبر کو نیوزی لینڈ کے خلاف کرے گی۔ 6 اکتوبر کو اسے ایک ہائی وولٹیج میچ میں پاکستان کا سامنا کرنا ہے جو اس کا ٹورنمنٹ میں دوسرا میچ ہوگا۔ ہندوستانی ٹیم 9 اکتوبر کو سری لنکا اور 13 اکتوبر کو آسٹریلیا سے ٹکرائے گی۔ ویمنز ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ کے سیمی فائنل میچ 17 اور 18 اکتوبر کو کھیلے جائیں گے۔ جبکہ فائنل 20 اکتوبر کو ہوگا۔ ہرمن پریت کور کو ایک بار پھر ٹیم کی کمان سونپی گئی ہے جبکہ ان کا ساتھ دینے کے لیے اسمرتی مندھانا، شیفالی ورما، دیپتی شرما، جمیمہ روڈریگز، ریچا گھوش، یستیکا بھاٹیہ، رینوکا سنگھ، ہیم لتا، شوبھنا اور رادھا یادو جیسی کھلاڑی پوری طرح تیار ہیں اور مرد ٹیم کی طرح خواتین ٹیم کو بھی عالمی کپ ٹی-20 کا چیمپئن بنا کر ملک کو ایک شاندار تحفہ دینا چاہتی ہیں۔ ہندوستانی ٹیم اپنا پہلا مقابلہ دبئی میں کھیلے گی جبکہ گروپ مقابلہ کراس کے 3 میچ دبئی میں اور ایک میچ شارجہ میں ہونے ہیں۔ عالمی کپ میں جس ایک مقابلے پر پورے ہندوستان کی نظر ہوگی وہ 6 اکتوبر کو روایتی حریف پاکستان کے خلاف ہونے والا میچ ہے جو دبئی اسٹیڈیم میں کھیلا جائے گا۔ اس کے علاوہ ہندوستانی ٹیم کا سب سے سخت مقابلہ آخری گروپ میچ ہے جب اس کا سامنا آسٹریلیا سے ہوگا۔ یہ مقابلہ 13 اکتوبر کو شارجہ میں کھیلا جائے گا۔

وزیراعظم مودی کے دورے کے بعد

پولینڈ کے کبڈی کھلاڑی ہندوستان میں ہونے والے جی کے پی ایل کیلئے تیار

نئی دہلی// پولینڈ کی کھلاڑی، جو بھارت میں ہونے والی گلوبل اوورسیز ویمن کبڈی لیگ (جی پی کے ایل) میں حصہ لینے کے لیے تیار ہیں، نے اپنی شرکت کے لیے بہت پرجوش اظہار کیا ہے۔ گزشتہ ہفتے، وزیراعظم مودی دونوں ممالک کے درمیان سفارتی تعلقات کی 70 ویں سالگرہ منانے کے لیے پولینڈ میں تھے۔ اپنے کلیدی خطاب کے دوران انہوں نے کبڈی کو دونوں ممالک کے درمیان ایک مشترکہ دھاگہ قرار دیا۔ اپنے خطاب میں وزیراعظم مودی نے کہا تھا کہ ہم کبڈی کے کھیل کے ذریعے جڑے ہوئے ہیں۔ یہ کھیل ہندوستان کے راستے پولینڈ پہنچا اور وہ اسے بلندیوں پر لے گئے۔ پولینڈ پہلی بار کبڈی چیمپئن شپ کی میزبانی کرنے جا رہا ہے۔ ان کی ٹیم کو نیک خواہشات۔ ہندوستان جی کے پی ایل کی میزبانی کے لیے پوری طرح تیار ہے، جو کہ قومی دارالحکومت کے علاقے میں منعقد ہونے والا ایک بے مثال ٹورنامنٹ ہے۔ اس ایونٹ میں 15 سے زائد ممالک کی خواتین کبڈی کھلاڑی اپنے پہلے سیزن میں حصہ لیں گی، جس میں پولینڈ کا ایک بڑا حصہ ہے۔ پولینڈ کے علاوہ متنوع پس منظر سے تعلق رکھنے والے کھلاڑیوں نے مقابلے میں حصہ لینے کی خواہش کا اظہار کیا ہے جن میں انگلینڈ، ارجنٹائن، کینیڈا اور اٹلی جیسے ممالک شامل ہیں۔ پولینڈ کے کھلاڑیوں نے اپنے ملک میں کبڈی کو متعارف کروانے کے لیے ہندوستان کا مستقل شکریہ ادا کیا ہے۔ ہولیسٹک انٹرنیشنل اوورسیز اسپورٹس ایسوسی ایشن (ایچ آئی پی ایس ایس اے) کے صدر کانتی ڈی سریش جی کے پی ایل کے انعقاد کے پیچھے مرکزی ادارہ، نے دیگر یورپی ممالک کی خواتین کے ساتھ پولینڈ کی خواتین کھلاڑیوں کی شرکت کی تصدیق کی۔ انہوں نے 40 ممالک کی شرکت تک پہنچنے کے ہدف پر زور دیا، جو اولمپکس میں شمولیت کے لیے لازمی شرط ہے۔

جے شاہ بلا مقابلہ آئی سی سی کے آزاد چیئرمین منتخب ہو گئے

ویب ڈیسک// موجودہ چیئر گریگ بارکلے کے تیسری مدت کے لیے انتخاب نہ کرنے کا فیصلہ کرنے کے بعد شاہ چیئرمین شپ کے لیے واحد امیدوار تھے۔ جے شاہ انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) کے اگلے آزاد چیئرمین کے طور پر بلا مقابلہ منتخب ہو گئے ہیں۔ شاہ، جو اکتوبر 2019 سے بی سی سی آئی کے اعزازی سیکرٹری اور جنوری 2021 سے ایشین کرکٹ کونسل کے چیئرمین کے طور پر خدمات انجام دے چکے ہیں، یکم دسمبر 2024 کو یہ باوقار کردار سنبھالیں گے۔ اپنے انتخاب کے بعد، شاہ نے کرکٹ کی عالمی رسائی اور مقبولیت کو آگے بڑھانے کے اپنے ارادے کا اظہار کیا، خاص طور پر ایل اے 2028 اولمپکس میں اس کی آئندہ شمولیت کے ساتھ- ایک لمحے کو وہ کھیل کی ترقی کے لیے ایک اہم موقع کے طور پر دیکھتے ہیں۔ "میں بین الاقوامی کرکٹ کونسل کے چیئرمین کے طور پر نامزدگی سے عاجز ہوں،" شاہ نے کہا۔ "میں کرکٹ کو مزید عالمگیر بنانے کے لیے آئی سی سی ٹیم اور اپنے رکن ممالک کے ساتھ مل کر کام کرنے کے لیے پرعزم ہوں۔ ہم ایک نازک موڑ پر کھڑے ہیں جہاں متعدد فارمیٹس کے بقائے باہمی میں توازن پیدا کرنا، جدید ٹیکنالوجیز کو اپنانے کو فروغ دینا، اور نئی عالمی منڈیوں میں اپنے مارکی ایونٹس کو متعارف کرانا تیزی سے اہم ہے۔ ہمارا مقصد کرکٹ کو پہلے سے زیادہ جامع اور مقبول بنانا ہے۔ انہوں نے مزید کہا،" جب کہ ہم سیکھے گئے قیمتی اسباق پر استوار کریں گے، ہمیں دنیا بھر میں کرکٹ کے لیے محبت کو بڑھانے کے لیے نئی سوچ اور اختراع کو بھی اپنانا چاہیے۔

چکن گنیا کے اثرات سے ابھرنے کیلئے ایچ ایس پرنے لیا وقفہ

نئی دہلی// تجربہ کار ہندوستانی شٹلر ایچ ایس پرنے نے پیر کو کہا کہ وہ اپنے جسم کو چکن گونیا کے اثرات سے مکمل طور پر صحت یاب ہونے کی اجازت دینے کے لیے کھیل سے وقفہ لے رہے ہیں، جس نے پیرس اولمپکس میں ان کی کارکردگی کو بری طرح متاثر کیا تھا۔ 32 سالہ، 2022 تھامس کپ ٹائٹل جیتنے والے اور ورلڈ اور ایشین گیمز میں کانسہ کا تمغہ جیتنے والے، ایک سخت جدوجہد کرنے کی وجہ سے پیرس اولمپکس میں متاثر ہو گئے تھے اس بیماری میں جوڑوں میں سنگین درد ہوتا ہے۔ پرنے نے ایکس پلیٹ فارم پر لکھا بدقسمتی سے، چکن گنیا کے ساتھ جنگ نے میرے جسم کو نقصان پہنچایا ہے، جس سے مجھے مسلسل تکلیف ہو رہی ہے جس کی وجہ سے اپنی بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنا ناممکن ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا اپنی ٹیم کے ساتھ محتاط غور و فکر کے بعد، میں نے بحالی پر توجہ دینے کے لیے آنے والے کچھ ٹورنامنٹس سے دستبردار ہونے کا فیصلہ کیا ہے اس مشکل وقت کے دوران آپ کی سمجھ اور مدد کے لیے آپ کا شکریہ۔ میں مضبوطی سے واپس آؤں گا۔ تاہم، پرنائے نے اپنی صحت یابی کے لیے کوئی ٹائم لائن نہیں دی اور نہ ہی ان ٹورنامنٹس کا ذکر کیا جن سے وہ دستبردار ہو گئے ہیں۔ کیرالہ کے شٹلر، جس نے 2023 میں عالمی چیمپئن شپ میں کانسی کا تمغہ جیتا تھا، پیٹ کی سنگین بیماری اور کمر کی سنگین چوٹ سمیت کئی بیماریوں سے دوچار تھا۔ پیرس گیمز میں، مکمل طور پر فٹ نہ ہونے کے باوجود، پرنائے اپنے دونوں گروپ میچ جیت کر راؤنڈ آف 16 میں پہنچ گئے۔

سبروتو کپ سب جونیئر بوائز: فائنل میں نونگیری پریسبیٹیرین کا مقابلہ میجر دھیان چند اسپورٹس کالج سے

بنگلورو// نونگیری پریسبیٹیرین سیکنڈری اسکول، میگھالیہ 63 ویں سبروتو کپ سب جونیئر بوائز انٹرنیشنل فٹ بال ٹورنامنٹ کے فائنل میں میجر دھیان چند اسپورٹس کالج، اتر پردیش سے مقابلہ کرے گا۔ یہ میچ 28 اگست کو یہاں آرمی سروس کور سنٹر میں کھیلا جائے گا۔ نونگیری پریسبیٹیرین نے سخت معرکے میں بنگلہ دیش کریرا شکھا پرودشتھان کو اضافی وقت میں 2-1 سے شکست دی، جبکہ میجر دھیان چند اسپورٹس کالج، اتر پردیش نے سینٹ اسٹیفن اسکول، چندی گڑھ کو 3-0 سے شکست دے کر فائنل میں جگہ بنائی۔ پہلے سیمی فائنل میں دونوں ٹیموں نے شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا جس کے باعث پہلا ہاف بغیر کسی گول کے برابر رہا۔ نونگیری پریسبیٹیرین نے دوسرے ہاف میں پنالٹی کے ذریعے برتری حاصل کی، مارک نے گول کیا۔ تاہم 9 منٹ بعد بنگلہ دیش کے شفیق نے گول کر کے اسکور برابر کر دیا جس کے باعث کھیل اضافی وقت میں چلا گیا۔ نامبناٹم نے اضافی وقت میں شاندار گول کر کے میگھالیہ اسکول کو فائنل میں پہنچا دیا۔ میجر دھیان چند اسپورٹس کالج نے دوسرے سیمی فائنل میں شروع ہی سے غلبہ حاصل کیا اور پورے میچ میں اپنی گرفت برقرار رکھی۔ انہوں نے آٹھویں منٹ میں برتری حاصل کی جب ارسلان نے لیفٹ ونگ سے کم کر اس گول پوسٹ میں گول کیا۔ اتر پردیش کی ٹیم نے پہلے ہاف میں ہی اپنی برتری کو دوگنا کر دیا۔ ابھینو، جو باکس کے اندر آزاد تھے، دائیں بازو سے کراس حاصل کرنے کے بعد گیند کو آسانی سے گول پوسٹ میں جا کر اپنی ٹیم کی برتری کو دوگنا کر دیا۔

کیرن ولسن نے ورلڈ اسنوکر ژیان گرانڈ پری ٹائٹل جیت لیا

ژیان// عالمی نمبر تین کیرن ولسن نے اتوار کو ژیان گرانڈ پری میں جوڈ ٹرمپ کو 10-8 سے شکست دے کر ساتویں عالمی اسنوکر رینکنگ ٹائٹل جیتنے کے لیے 7-8 سے پیچھے سے واپسی کی۔ رات کے سیشن سے پہلے ولسن نے ٹرمپ کے خلاف 5-4 کی برتری حاصل کر لی تھی۔ ٹرمپ اور ولسن نے دسویں اور گیارہویں فریم میں کامیابی حاصل کی۔ اس سے پہلے کہ ٹرمپ نے مسلسل دو فریم جیت کر فائنل وقفہ سے پہلے 7-6 کی برتری حاصل کی لیکن 14 ویں فریم میں ولسن کے 76 نے انہیں برابر کر دیا۔ ٹرمپ نے ٹورنامنٹ کی اپنی دوسری سنچری بنانے کے بعد 8-7 کی برتری حاصل کی۔ تاہم ولسن نے اپنی بہترین حملہ آور مہارت دکھائی اور اگلے تین فریمز جیت کر ٹائٹل اپنے نام کیا۔

سائلیسیا ڈائمنڈ لیگ: اویناش سابلے 3000 میٹر اسٹیپل چیس میں 14 ویں نمبر پر رہے

نئی دہلی// ہندوستان کے ٹاپ 3000 میٹر اسٹیپل چیزر اویناش سابلے نے اتوار کو سائلیسیا ڈائمنڈ لیگ میں مایوس کن 14 واں مقام حاصل کیا۔ 29 سالہ دفاعی ایشین گیمز چیمپئن نے 8 منٹ 29.96 سیکنڈ کا فاصلہ طے کیا اور سب سے پیچھے رہے۔ سترہ رنرز نے ریس مکمل کی، جبکہ تین نے ریس مکمل نہیں کی۔ موجودہ اولمپک اور عالمی چیمپئن مراکش کے ایل بکالی سوفیانے (8:04.29) نے ریس جیت لی، جبکہ کینیا کے آموس سیریم (8:04.29) اور ایتھوپیا کے سیموئیل فائرو (8:04.34) بالترتیب دوسرے اور تیسرے نمبر پر رہے۔ اس سال کے شروع میں پیرس اولمپکس میں سرفہرست چھ فائنشرز نے یہاں گزشتہ ماہ پیرس ڈائمنڈ لیگ میں حصہ لیا تھا، سابلے نے 8:09.91 کے وقت کے ساتھ چھٹا مقام حاصل کر کے اپنا ہی قومی ریکارڈ توڑا۔ وہ اس ماہ کے شروع میں پیرس گیمز کے دوران اولمپک 3000 میٹر اسٹیپل چیس فائنل کے لیے کوالیفائی کرنے والے پہلے ہندوستانی شخص بن گئے تھے، جہاں وہ 8:14.18 کے وقت کے ساتھ 11 ویں نمبر پر رہے۔

دبئی میں کھیلا جائے گا بھارت۔ پاک میچ اور فائنل، آئی سی سی نے ویمنز ٹی 20 ورلڈ کپ کا اپڈیٹیڈ شیڈول جاری کیا

دبئی// انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) نے پیر کی رات آئندہ ویمنز ٹی 20 ورلڈ کپ کے اپڈیٹیڈ شیڈول کا اعلان کر دیا ہے۔ دبئی 6 اکتوبر کو ہندوستان اور پاکستان کے درمیان طویل الانتظار مقابلے اور 20 اکتوبر کو 18 روزہ ٹورنامنٹ کے فائنل کی میزبانی بھی کرے گا۔ جاری سیاسی بحران کی وجہ سے بنگلہ دیش کے لیے ٹورنامنٹ کی میزبانی کرنا ناممکن ہو گیا تھا جس کے بعد ٹورنامنٹ کو متحدہ عرب امارات منتقل کر دیا گیا۔ دوسرا میزبان شہر شارجہ، 13 اکتوبر کو بھارت اور آسٹریلیا کے درمیان اہم مقابلے کی میزبانی کرے گا، یہ واحد لیگ میچ ہے جو ہرمن پریت کور کی ٹیم دبئی سے باہر کھیلے گی۔ شارجہ 18 اکتوبر کو دوسرے سیمی فائنل کی میزبانی بھی کرے گا۔ اگر ہندوستان کوالیفائی کرتا ہے تو وہ پہلا سیمی فائنل 17 اکتوبر کو دبئی میں کھیلے گا۔ گروپ پہلے کی طرح برقرار ہیں، چھ بار کی چیمپئن آسٹریلیا، بھارت، نیوزی لینڈ، پاکستان اور سری لنکا کے ساتھ گروپ اے میں ہیں۔

پاکستانی ٹیم کو پی سی بی نے برباد کر دیا / عمران خان

ویب ڈیسک// پاکستان کے سابق وزیراعظم اور عالمی کپ 1992 فاتح ٹیم کے کپتان عمران خان نے راولپنڈی ٹسٹ میں بنگلہ دیش سے پاکستانی ٹیم کو ملی شکست کو شرمناک قرار دیا ہے اور اس کے لیے پی سی بی کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ انہوں نے کھیل کو برباد کرنے کا الزام لگاتے ہوئے پی سی بی کو اپنی شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔ راولپنڈی کی سنٹرل جیل میں صحافیوں کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے عمران خان نے حالیہ دنوں میں پاکستانی مرد کرکٹ ٹیم کے کھیل پر اپنی رائے رکھی اور خراب مظاہرہ کی وجہ سے موجودہ ایڈمنسٹریٹرس پر زبردست حملہ بولا۔ انہوں نے کہا کہ کرکٹ ایسا کھیل ہے جسے ملک میں سبھی گہری دلچسپی کے ساتھ دیکھتے ہیں لیکن پاور فل لوگوں نے اسے بھی برباد کر دیا اور اس پر قابو رکھنے کے لیے اپنے لوگوں کو بٹھا دیا ہے۔ حالیہ مظاہروں پر بات کرتے ہوئے عمران خان نے کہا کہ پہلی بار پاکستانی ٹیم عالمی کپ کے اول 4 میں جگہ نہیں بنا سکی پھر ٹی-20 عالمی کپ کے اول-8 ٹیموں میں بھی نہیں پہنچ سکی۔ اور اب حال میں بنگلہ دیش کے خلاف اتنی بڑی شرمناک شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ ڈھائی سال پہلے اسی ٹیم نے ہندوستان کو 10 وکٹوں سے شکست دی تھی اور یہی ٹیم اپنے گھر میں 10 وکٹ سے شکست کھا رہی ہے۔ اس دوران ایسا کیا ہو گیا ہے کہ یہ ٹیم بنگلہ دیش جیسی ٹیم سے ہار رہی ہے۔ ٹیم کے خراب مظاہرہ کے لیے صرف ایک ہی ادارہ ذمہ دار ہے اور وہ پاکستان کرکٹ بورڈ ہے۔ اس دوران عمران خان نے پی سی بی چیئرمین محسن نقوی پر بدعنوانی کا الزام بھی لگایا۔

شاہین آفریدی نے بیٹے کے ہمراہ پہلی تصویر شیئر کر دی، نام بھی بتا دیا

ویب ڈیسک// پاکستان کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان شاہد آفریدی کے داماد اور قومی ٹیم کے فاسٹ باؤلر شاہین شاہ آفریدی نے اپنے بیٹے کے ہمراہ پہلی تصویر شیئر کر دی اور اپنی پوسٹ میں خوبصورت پیغام کے ساتھ صاحبزادے کا نام بھی بتا دیا۔ پاکستان کرکٹ ٹیم کے فاسٹ باؤلر شاہین آفریدی اور انشا آفریدی کے ہاں دو روز قبل بیٹے کی ولادت ہوئی تھی، اس وقت شاہین بنگلہ دیش کے خلاف راولپنڈی میں پہلا ٹیسٹ کھیلنے میں مصروف تھے تاہم میچ ختم ہوتے ہی وہ اپنی اہلیہ اور بچے کے پاس کراچی پہنچ گئے۔ شاہین شاہ آفریدی نے فوٹو شیئرنگ ایپ انسٹاگرام پر ایک تصویر شیئر کی جس میں انہوں نے نومولود کا ہاتھ تھام رکھا ہے جب کہ بچے نے اپنی ماں کی انگلی پکڑ رکھی ہے اور شاہین نے اہلیہ اور بچے کا ہاتھ تھاما ہوا ہے۔ شاہین آفریدی نے انسٹاگرام پوسٹ کے ذریعے اپنے بیٹے کی آمد کا باضابطہ اعلان کرتے ہوئے ایک خوبصورت پیغام کے ساتھ بیٹے کا نام بھی مداحوں کے ساتھ شیئر کیا۔ انہوں نے انسٹاگرام پر لکھا 'دنیا میں خوش آمدید میرے بیٹے، علی یار آفریدی، یہ لمحہ سب کچھ بدل دیتا ہے، میرا دل بھر گیا ہے اور میری زندگی بہت بہتر ہو گئی ہے۔ 24 اگست 2024 ہمیشہ ہمارے لیے خاص رہے گا۔

قتل کے مقدمے میں نامزدگی پر شکیب خاموش مگر بنگلہ دیشی کھلاڑی حمایت میں پیش پیش

ویب ڈیسک// بنگلہ دیش کرکٹ بورڈ نے کہا ہے کہ شکیب الحسن کے مستقبل کا فیصلہ پاکستان اور بنگلہ دیش کے درمیان جاری پہلے ٹیسٹ کے بعد کیا جائے گا۔ راولپنڈی ٹیسٹ میں پاکستان کو تاریخی شکست دینے والی بنگلہ دیشی کرکٹ ٹیم کے کپتان اور کھلاڑیوں نے ٹیم کے سینیئر رکن اور ڈھاکہ میں قتل کے مقدمے کا سامنا کرنے والے آل راؤنڈر شکیب الحسن کی حمایت میں آواز بلند کی ہے۔ 37 سالہ شکیب الحسن بنگلہ دیش میں شیخ حسینہ کی حکومت کے خاتمے کے بعد تحلیل کی جانے والی اسمبلی کے رکن تھے اور بنگلہ دیش میں فی الوقت برسر اقتدار عبوری حکومت کی اجازت سے ہی پاکستان کے دورے پر آئے ہیں۔ ان کی پاکستان میں موجودگی کے دوران ہی ان کے خلاف 22 اگست کو ڈھاکہ میں قتل کا مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ شکیب الحسن پر رواں ماہ کے آغاز میں بنگلہ دیش میں ہونے والے حکومت مخالف مظاہروں کے دوران ملبوسات کے کارخانے میں کام کرنے والے ایک کارکن محمد روبیل کے قتل کا الزام لگایا گیا ہے۔ شکیب الحسن نے اس مقدمے کے بارے میں تاحال کوئی بیان نہیں دیا لیکن ان کے ٹیم کے ارکان نے ان کی حمایت میں بات کی ہے۔ پاکستان کے خلاف فتح کے بعد ٹیم کے کپتان نجم الحسن شانتو نے جہاں اس جیت کو شیخ حسینہ کی حکومت کے خاتمے کے لیے چلائی گئی تحریک میں ہلاک ہونے والے سینکڑوں بنگلہ دیشیوں کے نام کیا وہیں پیر کو فیس بک پر ایک پیغام میں ان کا کہنا تھا کہ شکیب ہمارے ملک کا اہم اثاثہ ہیں جو 17 برس سے ملک کا نام دنیا بھر میں روشن کر رہے ہیں۔ شکیب الحسن رواں برس کے آغاز میں عوامی لیگ کے ٹکٹ پر رکن اسمبلی منتخب ہوئے تھے۔ مقدمے کے بارے میں نجم الحسن شانتو نے کہا 'شکیب بھائی کے خلاف اس قسم کا مقدمہ غیر متوقع ہے۔ نئے بنگلہ دیش میں ہم سب کچھ نیا دیکھنا چاہتے ہیں۔ میں پرامید ہوں کہ ساری تاریکی چھٹ جائے گی اور نئی روشنی نمودار ہوگی۔ بنگلہ دیشی ٹیم کے سینیئر رکن مشفق الرحیم نے بھی فیس بک پر اپنے پیغام میں کہا کہ 'میں پہلے بھی کئی بار کہہ چکا ہوں اور ایک بار پھر کہوں گا کہ مجھے شکیب جیسے چیمپیئن کے ساتھ کھیلنے پر فخر ہے۔ انھوں نے کہا 'ٹیم کے ساتھی رکن اور ایک بھائی کی حیثیت سے میں ان مشکل حالات میں ان کے ساتھ کھڑا ہوں اور میں ان پر عائد کیے گئے جھوٹے الزامات کی حمایت نہیں کرتا۔

اسمرتی مندھانا نے ایڈیلیڈ اسٹرائیکرز کے ساتھ پری ڈرافٹ اوورسیز کنٹریکٹ پر دستخط کیے

نئی دہلی// اسمرتی مندھانا خواتین کی بگ بیش لیگ (ڈبلیو بی بی ایل) پری ڈرافٹ اوورسیز معاہدے پر دستخط کرنے والی پہلی ہندوستانی بن گئی ہیں اور آئندہ سیزن کے لیے دفاعی چیمپئن ایڈیلیڈ اسٹرائیکرز میں شامل ہوں گی۔ اسٹرائیکرز چوتھی ٹیم ہوگی جس کی نمائندگی مندھانا مقابلے کی 10 سالہ تاریخ میں کریں گی۔ بائیں ہاتھ کی کھلاڑی اس سے قبل برسبین ہیٹ (2016-17)، ہوبارٹ ہریکینز (2018-19) اور سڈنی تھنڈر (2021) کے لیے کھیل چکی ہیں۔ ہندوستانی نائب کپتان نے کام کے بوجھ کے انتظام کی وجہ سے ڈبلیو بی بی ایل 2022 سے باہر ہونے کا متبادل چنا تھا اور پھر 2023 ایڈیشن سے قبل افتتاحی پلیئر ڈرافٹ سے باہر ہو کر ہندوستان کے ڈومیسٹک سیزن میں حصہ لینے کا متبادل منتخب کیا تھا۔ ایلیس پیری کے بعد صرف دوسری کھلاڑی ہیں جنہوں نے دو رائل چیلنج ہیمو فلنٹ ایوارڈز جیتی ہیں، مندھانا رائل چیلنجرز بنگلورو اور اسٹرائیکرز کے ہیڈ کوچ لیوک ولیمز کے ساتھ دوبارہ منسلک ہوں گی۔ اس جوڑی نے اپنے افتتاحی سال میں پانچ ٹیموں کے ٹورنامنٹ میں چوتھے نمبر پر رہنے کے بعد آر سی بی کو ڈبلیو پی ایل 2024 خطاب تک پہنچایا۔ مندھانا نے ایک بیان میں کہا، "میں ہمیشہ آسٹریلیا میں کھیلنے کے لیے پرجوش ہوں اور اسٹرائیکرز جیسی کامیابیوں کی تاریخ رکھنے والی ٹیم میں اپنا حصہ ڈالنے کا موقع دیکھ کر بہت پرجوش ہوں۔ میں لیوک کے ساتھ کام جاری رکھنے پر بہت پرجوش ہوں۔

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,